تسبیح پڑھتا رہا ستر ہزار برس تک۔ ثُمَّ خَلَقَ مِرْآةَ الْحَيَاءِ فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا نَظَرَ
الطَّاوُسُ فِيهَا رَأَى صُورَتَهُ أَحْسَنَ صُورَةٍ وَأَزْيَنَ هَيْئَةٍ فَاسْتَحْيَى مِنْ صُورَتِهِ
فَسَجَدَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَارَتْ تِلْكَ السَّجْدَةُ عَلَيْنَا مَوْقُوتًا فَأَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَمْسَ صَلَوَاتٍ
عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتِهِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى نَظَرَ إِلٰى ذٰلِكَ النُّورِ فَعَرِقَ حَيَاءً
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى پھر پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آئینہ حیا کو اور اُس طاوس کے روبرو
رکھدیا۔ جب دیکھا مور نے اُس آئینہ میں تو اپنی صورت اور شکل کو بہت حسین اور
مزین پایا پھر اپنی صورت سے آپ شرمندہ ہو کر پانچ سجدے کیے پس وہ سجدے
فرض وقتیہ ہو گئے۔ اور حکم کیا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور اُن کی اُمت پر بعد اُس کے خداوند جل شانہ نے نور محمدی کی طرف نظر کی تب
وہ مارے شرم کے عرق عرق ہو گیا خداوند تعالیٰ سے۔ فَمِنْ عَرَقِ رَأْسِهِ
خَلَقَ الْمَلٰئِكَةَ۔ وَمِنْ عَرَقِ وَجْهِهِ خَلَقَ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَاللَّوْحَ وَالْقَلَمَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْحِجَابَ وَالْكَوَاكِبَ وَمَا كَانَ فِي السَّمَاءِ۔ تب پروردگار
پاک نے اُس کے سر کے عرق سے فرشتوں کو پیدا کیا۔ اور چہرے کے عرق سے
عرش و کرسی لوح و قلم سورج اور چاند اور پردے اور ستارے اور جو ہے آسمان میں
وَمِنْ عَرَقِ صَدْرِهِ خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْعُلَمَاءَ وَالشُّهَدَاءَ وَالصَّالِحِيْنَ
وَمِنْ عَرَقِ حَاجِبَيْهِ خَلَقَ أُمَّةً مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَمِنْ عَرَقِ
أُذُنَيْهِ خَلَقَ أَرْوَاحَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَمِنْ عَرَقِ رِجْلَيْهِ خَلَقَ الْأَرْضَ مِنَ الْمَشْرِقِ
إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا فِيْهَا۔ اور سینے کے پسینے سے پیدا کیا انبیا اور مرسلین اور علما اور
شہدا اور صالحین کو اور دونوں ابرو کے عرق سے گروہ مومنین و مومنات اور مسلمین
و مسلمات کو اور دونوں کان کے عرق سے پیدا کیا ارواح یہود و نصاریٰ و مجوس
کو اور جو اُن کے مشابہ ہیں۔ اور اُس کے دونوں پاؤں کے پسینے سے زمین کو

پورب سے پچھم تک اور جو اُسکے بیچ میں سب پیدا کیا ثم قال اللہ تعالی انظر
اماماک نظر نوراً محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرای امامہ نوراً ومن ورائہ نوراً و
عن یمینہ نوراً وعن یسارہ نوراً وھو ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ
تعالی عنہم اجمعین۔ ثم سبح سبعین الف سنۃ پھر فرمایا باری تعالی نے کہ اے
نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے دیکھ تب اُس نے نظر کیا تو دیکھا ایک نور اپنے
روبرو اور ایک پیچھے اور ایک داہنے اور ایک بائین یہ چارون حضرت ابو بکر
صدیق اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب تھے رضی
ہوا اللہ تعالے اُن سب سے پھر تسبیح پڑھتا رہا ستر ہزار برس تک ثم خلق نور
الانبیاء من نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم نظر الی ذالک النور فخلق ارواحہم
فقالوا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ثم خلق قندیلا من العقیق الاحمر یری
ظاہرہ من باطنہ ثم خلق صورۃ محمد کصورتہ فی الدنیا ثم وضع فی بدہ القندیل
واقامہ کقیامہ فی الصلوۃ پھر پیدا کیا نور انبیا کا نور سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھر نظر کیا اُس نور کی طرف پس پیدا کیا اُن کی ارواح کو تو سب کے سب بول
اُٹھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ بعد اُسکے پیدا کیا ایک قندیل عقیق سرخ کی نہایت
صاف جس کا ظاہر و باطن برابر تھا پھر پیدا کیا صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی
صورت اُن کی دنیا میں تھی پھر اُس قندیل کو اُن کے ہاتھ میں رکھدیا اور قیام
نماز کی ہیئت سے اُن کو کھڑا کردیا ثم طاف الارواح حول صورۃ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فسبحوا وھللوا بمقدار مائۃ الف سنۃ ثم امر الارواح لینظروا الیہا
فنظروا الیہا کلہم پھر گھومنے لگی ارواح گرد بگرد صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھر سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتی رہی لاکھ برس کے اندازتک پھر حکم کیا حق تعالی
نے ارواح کو کہ دیکھین اُس کی طرف پس دیکھا سب نے فمنہم من رای راسہ

فصار خلیفۃً وسلطاناً بین الخلائق ومنھم من رای جبھتہ فصار امیراً عادلاً
ومنھم من رای حاجبیہ فصار نقاشاً ومنھم من رای اذنیہ فصار مستمعاً و
مقبلاً ومنھم من رای عینیہ فصار حافظاً بکلام اللہ تعالی پس جنے سر کی
طرف دیکھا وہ خلیفہ اور بادشاہ ہوا۔ اور جس نے پیشانی دیکھی وہ امیر عادل ہوا۔ اور
دونوں بھوین دیکھنے والا نقاش بنا۔ اور دونوں کان جسنے دیکھے وہ ہوا سننے
والا اور سیش آنیوالا۔ اور جس نے دونوں آنکھین دیکھین کلام اللہ کا حافظ ہوا۔
ومنھم من رای خدیہ فصار محسناً وعاقلاً ومنھم من رای انفہ فصار حکیماً
وطبیباً وعطاراً ومنھم من رای شفتیہ فصار حسن الوجوہ من الرجال ووزیراً
ومنھم من رای فمہ فصار صائماً ومنھم من رای سنہ فصار رسولاً بین
السلاطین اور جس نے دونوں گال دیکھے وہ ہوا محسن و عاقل اور جس نے ناک
دیکھی وہ حکیم وطبیب وعطار ہوا اور جس نے دونوں ہونٹھ دیکھے وہ سب مردون
سے بہت حسین اور وزیر ہوا۔ اور جس نے منھ دیکھا وہ روزہ دار بنا۔ اور جسنے دانت
دیکھے وہ بادشاہوں کا رسول ہوا ومنھم من رای حلقہ فصار واعظاً ومؤذناً و
ناصحاً ومنھم من رای عنقہ فصار تاجراً ومنھم من رای عضدیہ فصار
رماحاً وسیافاً ومنھم من رای عضدہ الایمن فصار حجاماً ومنھم من رای
عضدہ الایسر فصار جلاداً اور حلق دیکھنے والا واعظ وموذن وناصح ہوا۔ اور
گردن دیکھنے والا سوداگر بنا۔ اور دونوں بازو دیکھنے والا نیزہ باز اور شمشیر بند ہوا
اور جس نے داہنا بازو دیکھا وہ فصاد ہوا۔ اور بایان بازو دیکھنے والا جلاد
ہوا ومنھم من رای کفہ الایمن فصار صرافاً ومنھم من رای کفہ الایسر
فصار کیالاً ومنھم من رای یدیہ فصار سخیاً وکریماً ومنھم من رای ظھر
کفہ الایمن فصار صباغاً ومنھم من رای ظھر کفہ الایسر فصار بخیلاً

وَلَبِیْبًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای اَنَامِلَهٗ فَصَارَ کَاتِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای ظَهْرَ اَصَابِعِهِ الْیُمْنٰی فَصَارَ حَدَّادًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای ظَهْرَ اَصَابِعِهِ الْیُسْرٰی فَصَارَ خَیَّاطًا اور جس نے داہنی ہتھیلی دیکھی صرّاف ہوا۔ اور جس نے بائیں ہتھیلی دیکھی کیّال بنا۔ اور دونوں ہاتھ دیکھنے والا سخی اور کریم ہوا۔ اور داہنی پشت دست دیکھنے والا رنگریز اور بائیں پشت دست دیکھنے والا بخیل ولئیم ہوا۔ اور انگلیاں دیکھنے والا کاتب ہوا۔ اور داہنی انگلیوں کی پیٹھ دیکھنے والا لہار اور بائیں انگلیوں کی پیٹھ دیکھنے والا درزی ہوا۔ وَمِنْهُمْ مَنْ رَای صَدْرَهٗ فَصَارَ عَالِمًا وَمُکَرَّمًا وَمُجْتَهِدًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای ظَهْرَهٗ فَصَارَ مُتَوَاضِعًا وَمُطِیْعًا بِاَمْرِ الشَّرْعِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَای جَنْبَیْهِ فَصَارَ غَازِیًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای بَطْنَهٗ فَصَارَ قَانِعًا وَزَاهِدًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای رُکْبَتَیْهِ فَصَارَ سَاجِدًا وَرَاکِعًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای رِجْلَیْهِ فَصَارَ صَیَّادًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَصَارَ مَاشِیًا اور انہیں سے جس نے سینہ دیکھا سو عالم اور بزرگ اور مجتہد ہوا۔ اور بعض نے پیٹھ دیکھی تو وہ تواضع کرنے والا اور تابعدار حکم شرع کا ہوا اور دونوں پہلو دیکھنے والا غازی اور پیٹ دیکھنے والا صاحب قناعت اور زاہد ہوا۔ اور دونوں زانو کا دیکھنے والا رکوع سجود کرنے والا ہوا۔ اور دونوں پاؤں کا دیکھنے والا شکاری اور تلووں کا دیکھنے والا پیادہ پا چلنے والا ہوا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای ظِلَّهٗ فَصَارَ مُغَنِّیًا وَصَاحِبَ الطُّنْبُوْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَای وَلَمْ یَنْظُرْ اِلَیْهِ فَصَارَ مُبْتَدِعًا وَیَهُوْدِیًّا وَنَصْرَانِیًّا وَکَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ رَای وَلَمْ یَنْظُرْ فَصَارَ مُدَّعِیًا بِالرُّبُوْبِیَّةِ کَالْفَرَاعِنَةِ وَغَیْرِهَا مِنَ الْکُفَّارِ پھر جس نے سایہ دیکھا وہ گویا اور ربابی ہوا۔ پھر جس نے نظر غور سے نہ دیکھا وہ بدعتی اور یہود و نصاری اور کافر بنا۔ اور بے التفاتی سے دیکھنے والا دعوی خدائی کا کرنے والا ہوا مثل فرعونیان وغیرہ کفار کے اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ

الصَّلٰوةَ عَلٰى صُوْرَةِ اَحْمَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْقِيَامُ كَالْاَلِفِ وَالرُّكُوْعُ كَالْحَاءِ وَالسُّجُوْدُ كَالْمِيْمِ وَالْقُعُوْدُ كَالدَّالِ وَخَلَقَ الْخَلْقَ عَلٰى صُوْرَةِ اِسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّاْسُ مُدَوَّرٌ كَالْمِيْمِ وَالْيَدَانِ كَالْحَاءِ وَالْبَطْنُ كَالْمِيْمِ وَالرِّجْلَانِ كَالدَّالِ وَلَا يَخْلُقُ اَحَدًا مِنَ الْكَفَرَةِ عَلٰى صُوْرَتِهٖ بَلْ يُبَدِّلُ صُوَرَهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْخِنْزِيْرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو لفظ احمد کی صورت پر پیدا کیا قیام کو الف - اور رکوع کو (ح) اور سجود کو (میم) اور قعود کو دال کی شکل پر - اور خلق کو پیدا کیا لفظ محمد صلعم کی شکل سر تو گول میم کا سا - اور دونوں ہاتھ (ح) کے مانند - اور پیٹ دوسرے میم کی صورت اور پاؤں دال کے سے - پر کسی کافر کو اس صورت پر پیدا نہ کیا بلکہ ہیئت خوک کی بنادی آگے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ تَخْلِیْقِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تُرَابِ اَقَالِيْمِ الدُّنْيَا فَرَاْسُهٗ مِنْ تُرَابِ الْكَعْبَةِ وَصَدْرُهٗ مِنْ تُرَابِ الدَّهْنَاءِ وَظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ وَيَدَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْمَشْرِقِ وَرِجْلَيْهِ مِنْ تُرَابِ الْمَغْرِبِ پہلا باب حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بیان میں حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیدا کیا حضرت خالق اکبر نے آدم علیہ السلام کو دنیا کے تمام ملکوں کی مٹی سے سر مبارک کو کعبے کی مٹی سے اور سینے کو دنیا کی مٹی سے - اور پیٹھ اور پیٹ کو ہند کی خاک سے - اور دونوں ہاتھ مشرق کی مٹی سے - اور دونوں پاؤں مغرب کی مٹی سے

وَقَالَ وَهْبٌ رض خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْاَرْضِ السَّبْعِ فَرَاْسُهٗ مِنَ الْاُوْلٰى عُنُقُهٗ مِنَ الثَّانِيَةِ وَصَدْرُهٗ مِنَ الثَّالِثَةِ وَيَدَيْهِ مِنَ الرَّابِعَةِ وَظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ مِنَ الْخَامِسَةِ وَفَخِذَيْهِ مِنَ السَّادِسَةِ وَسَاقَيْهِ وَقَدَمَيْهِ مِنَ السَّابِعَةِ

اور وہب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سات طبق زمین کی مٹی سے پیدا کیا۔ سر پہلے طبق سے۔ اور گردن دوسرے طبق سے اور سینہ تیسرے سے۔ اور دونوں ہاتھ چوتھے سے۔ اور پیٹھ اور پیٹ پانچوین سے۔ اور دونوں ران چھٹے سے اور دونوں پنڈلیان اور دونوں قدم ساتوین طبق سے

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَىٰ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ رَأْسَهُ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَوَجْهَهُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ وَأَسْنَانَهُ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ وَعَظْمَهُ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ وَعُقْدَهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ وَظَهْرَهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ وَقَلْبَهُ مِنْ تُرَابِ الْفِرْدَوْسِ وَلِسَانَهُ مِنْ تُرَابِ الطَّائِفِ وَعَيْنَيْهِ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْكَوْثَرِ

اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک دوسری روایت مین فرماتے ہین کہ اللہ سبحانہ نے سر مبارک کو حضرت آدم علیہ السلام کے بیت المقدس کی خاک سے پیدا کیا اور چہرہ جنت کی خاک سے۔ اور دانت ہند کی خاک سے۔ اور ہڈیان پہاڑ کی خاک سے اور ریڑھ کی ہڈیان بابل کی مٹی سے۔ اور پیٹھ عراق کی مٹی سے۔ اور دل فردوس کی خاک سے۔ اور زبان طائف کی مٹی سے۔ اور دونوں آنکھین حوض کوثر کی خاک سے

وَلَمَّا كَانَ رَأْسُهُ مِنْ تُرَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَا جَرَمَ صَارَ مَوْضِعَ الْعَقْلِ وَالْعَظَمَةِ وَالنُّطْقِ وَلَمَّا كَانَ وَجْهُهُ مِنْ تُرَابِ الْجَنَّةِ صَارَ مَوْضِعَ الزِّيْنَةِ وَلَمَّا كَانَ عَيْنَاهُ مِنْ تُرَابِ حَوْضِ الْكَوْثَرِ صَارَ مَوْضِعَ الْمَلَاحَةِ وَلَمَّا كَانَ أَسْنَانُهُ مِنْ تُرَابِ الْهِنْدِ صَارَ مَوْضِعَ الْحَلَاوَةِ وَلَمَّا كَانَ ظَهْرُهُ مِنْ تُرَابِ الْعِرَاقِ صَارَ مَوْضِعَ الْقُوَّةِ وَلَمَّا كَانَ عُقْدُهُ مِنْ تُرَابِ الْبَابِلِ صَارَ مَوْضِعَ الشَّهْوَةِ وَلَمَّا كَانَ عَظْمُهُ مِنْ تُرَابِ الْجَبَلِ صَارَ مَوْضِعَ الصَّلَابَةِ وَلَمَّا كَانَ قَلْبُهُ مِنَ الْفِرْدَوْسِ صَارَ مَوْضِعَ الْإِيْمَانِ وَلَمَّا كَانَ لِسَانُهُ مِنَ الطَّائِفِ صَارَ مَوْضِعَ الشَّهَادَةِ اور چونکہ سر آدم ؑ کا بیت المقدس کی خاک سے بنا تھا

اس لیے وہ موضع عقل اور بزرگی اور قوت گویائی کا ہوا۔ اور منھ اُن کا خاک جنت سے بنا اسی سبب سے وہ مقام زینت کا ہوا۔ اور دونوں آنکھیں حوض کوثر کی مٹی سے تھیں تو وے محل ملاحت کا ہوئین۔ اور دانت ہند کی خاک سے تھے اسلیے وے موضع حلاوت کا ہے۔ اور تھی پیٹھ خاک عراق سے تو مقام قوت کا ہوئی۔ اور ریڑھ تھی بابل کی مٹی سے پس وہ ہوئی موضع شہوت کا۔ اور ہڈیاں پہاڑ سے تھین اسی سبب سے محل سختی اور مضبوطی کا ہوئین اور جب کہ دل اُنکا فردوس سے بنا تھا تو وہ مقام ایمان کا ہوا۔ اور زبان طائف سے تھی تو وہ مقام کلمہ شہادت کا ہوئی

وَجَعَلَ فِيهِ تِسْعَةَ اَبْوَابٍ سَبْعَةً فِي رَاسِهِ عَيْنَا وَاُذُنَاهُ وَمَنْخِرَاهُ وَفَمَهُ وَاثْنَيْنِ فِي بَدَنِهِ قُبُلَهُ وَدُبُرَهُ اور بنائے اللہ تعالیٰ نے آدم میں نو دروازے یعنی نو سوراخ سات تو سر مین دو آنکھین دو کان دو تھنے ایک منھ اور دو سوراخ بدن مین ایک قبل دوسرا دبر وَجَمِيعُ الْحَوَاسِ خَمْسَةٌ وَقِيلَ سِتَّةٌ فَالْبَصَرُ فِي الْعَيْنِ وَالسَّمْعُ فِي الْاُذُنِ وَالذَّوْقُ فِي الْفَمِ وَالشَّمُّ فِي الْاَنْفِ وَاللَّمْسُ فِي الْيَدَيْنِ وَالْمَشْيُ فِي الرِّجْلَيْنِ اور عطا فرمائے حق سبحانہ وتعالیٰ نے آدم کو پانچ حواس اور بعضوں نے کہا ہے چھ بصارت آنکھ مین اور سماعت کان مین۔ لذت دہن مین سلونا ک مین چھونا دونوں ہاتھ مین۔ اور چال دونوں پاؤں مین وَقَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰے اَنْ يَّنْفُخَ فِي اٰدَمَ الرُّوحَ اَمَرَ الرُّوحَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيهِ وَيُقَالُ مِنْ دِمَاغِهِ فَاسْتَنَّ كَوْ فِيهِ مِقْدَارَ مِائَتَيْ سَنَةٍ ثُمَّ نَزَلَ فِي الْعَيْنَيْنِ فَنَظَرَ اِلٰى نَفْسِ فَرَاٰى كُلَّهَا طِينًا فَلَمَّا بَلَغَ اِلَى اُذُنَيْهِ سَمِعَ تَسْبِيحَ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى خَاشِمِهِ فَعَطَسَ فَقِيلَ اَنْ يُّفْرَغَ مِنْ عُطَاسِهِ لَقَّنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَاَجَابَهُ يَرْحَمُكَ رَبُّكَ يَا اٰدَمُ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى صَدْرِهِ فَتَعَجَّلَ الْقِيَامَ فَلَمْ يُمْكِنْهُ ذٰلِكَ وَتَلِيهِ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا فَلَمَّا وَصَلَ اِلٰى جَوْفِهِ اِشْتَهَى الطَّعَامَ

کہتے ہین کہ جب چاہا حق سبحانہ تعالی نے پھونکنا روح کا جسم مین آدم علیہ السلام کے
پس حکم کیا روح کو تب گھسی روح اُن کے قالب مین۔ اور بعض کہتے ہین کہ دماغ
مین گھسی اور گھومتی رہی وہان دو سے برس تک۔ پھر اتری آنکھون مین تب
اپنے بدن کو دیکھا تو سب گل ہی گل پایا۔ پھر جب پہونچی دونون کانون کی طرف
تو سنی تسبیح ملائکہ کی۔ پھر نتھنے مین آئی اور اُسے چھینک آگئی ہنوز چھینک سے
فارغ نہ ہوئے تھے کہ سکھا دیا اللہ تعالی نے اور کہا آدمؑ نے الحمد للہ پھر جواب دیا
رب العالمین نے رحم کرے تجھ پر رب تیرا اے آدم۔ بعد اس کے سینے مین آئی
اور جھٹ کھڑے ہونے کا ارادہ کیا پر نہو سکا اسی پر فرمایا ہے اللہ تعالی نے
کان الانسان عجولا یعنی بشر بڑا جلدباز ہوا۔ پھر جب پہونچی روح پیٹ مین تب اشتہا
کھانے کی ہوئی ثُمَّ انْتَشَرَ الرُّوحُ فِي الْجَسَدِ كُلِّهٖ فَصَارَ لَحْمًا وَّدَمًا وَّعُرُوْقًا وَّعِصَابَةً
ثُمَّ كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِبَاسًا مِّنْ ظُفُرٍ يَزِيْدُ كُلَّ يَوْمٍ حُسْنًا فَلَمَّا قَارَبَ الذَّنْبَ بُدِّلَ
هٰذَا الظُّفُرُ وَبَقِيَتْ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فِيْ أَنَامِلِهٖ لِيَذْكُرَ بِذٰلِكَ بعد ازان پھیل گئی روح
سارے جسم مین تو بن گیا گوشت اور لہو اور پتلی رگین اور پٹھا یعنی موٹی رگین۔ پھر
پہنایا آدمؑ کو حق جل وعلا نے لباس ناخن کا جو دن بدن حسن بڑھاتا تھا پر جب
گناہ مین مرتکب ہوئے تو بدلا گیا وہ ناخن اور تھوڑا تھوڑا یادگار کے لیے
انگلیون کے سرون پر باقی رہ گیا فَلَمَّا أَتَمَّ اللّٰهُ تَعَالٰى خَلْقَ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ
وَأَلْبَسَهُ مِنْ لِبَاسِ الْجَنَّةِ وَنُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ جَبِيْنَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ ثُمَّ رُفِعَ عَلَى السَّرِيْرِ وَحَمَلَهُ عَلٰى أَعْنَاقِ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ
طُوْفُوْا بِهٖ فِي السَّمٰوَاتِ لِيَرٰى عَجَائِبَهَا وَمَا فِيْهَا لِيَزْدَادَ يَقِيْنًا فَقَالَ الْمَلَائِكَةُ رَبَّنَا
سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَحَمَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَعْنَاقِهَا وَطَافُوْا بِهٖ فِي السَّمٰوَاتِ مِقْدَارَ
مِائَةِ عَامٍ ثُمَّ خَلَقَ فَرَسًا مِّنَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ يُقَالُ لَهُ مَيْمُوْنَةُ وَلَهَا جَنَاحَانِ

مِنَ الدُّرِّ وَالْمَرْجَانِ فَرَكِبَهَا اٰدَمُ وَجِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَاِسْرَافِيْلُ عَنْ يَسَارِهٖ فَطَافُوْا بِهٖ فِي السَّمٰوٰتِ كُلِّهَا وَهُوَ يُسَلِّمُ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب کامل کی اللہ سبحانہ نے خلقت آدمؑ کی اور روح پھونک چکا اور پوشاک جنت کی پہنا دی اور نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا چودھوین کے چاند کا سا اُن کی پیشانی پر چمکا تب اُنکو ایک تخت پر سوار کروایا اور اِس تخت کو فرشتون کے کاندھے پر رکھوایا اور فرمایا کہ لیئے پھرو اِس کو تمام آسمانون مین تاکہ عجائبات وہان کے اور جو جو چیزین وہان ہین سب دیکھ لے اور اپنا اعتقاد بڑھا وے۔ پس کہا فرشتون نے اے رب ہمارے ہمنے سنا اور مان لیا پس اُٹھا لیا فرشتون نے اپنے کاندھو پر اور لیے پھرے اُن کو تمام آسمان مین سَو برس تک۔ پھر پیدا کیا اللہ تعالے نے آدمؑ کے لیے ایک گھوڑا بہت ہی خوشبو مشک کا جس کا نام میمونہ اور اُسکے دو بازو تھے موتی اور مونگے کے تب سوار ہوئے آدمؑ اُس گھوڑے پر اور جبرئیلؑ نے لگام پکڑی اور میکائیلؑ داہنے اور اسرافیلؑ بائین رہے اور سیر کروایا اُن کو تمام آسمانون مین۔ اُسوقت حضرت آدمؑ سلام کرتے تھے ملائکہ کو اور کہتے تھے السلام علیکم اور وے جواب دیتے تھے وعلیکم السلام پھر فرمایا اللہ تعالی نے اے آدم یہ سلام تیرا ہی اور تیری اولاد مومنین کا ہمیشہ روز قیامت تک

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ ذِكْرِ الْمَلٰئِكَةِ

اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَلٰئِكَةَ اَرْبَعَةً اِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَجِبْرَئِيْلَ وَمَلَكَ الْمَوْتِ يَعْنِيْ عِزْرَائِيْلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَجَعَلَ اِلَيْهِمْ اُمُوْرَ الْخَلَائِقِ وَتَدْبِيْرَهُمْ وَتَدْبِيْرَ الْعَالَمِ فَجَعَلَ جِبْرَئِيْلَ صَاحِبَ الرِّسَالَةِ وَمِيْكَائِيْلَ

صاحب الامطار والارزاق وعزرائیل صاحب الارواح واسرافیل صاحب الکون

دوسرا باب فرشتون کے بیانمین

جاننا چاہیے کہ پیدا کیا حق سبحانہ جل شانہ نے چار فرشتے اسرافیل اور میکائیل اور جبرئیل اور ملک الموت یعنی عزرائیل علیہم السلام۔ اور سونپا ان چارون فرشتون کو کام اور بندوبست خلائق کا اور تدبیر سارے جہان کی۔ پس کیا جبرئیل کو مالک پیغام پہونچانے کا انبیا علیہم السلام کے پاس۔ اور میکائیل کو دیا کار بار ان اور بندون کی روزی کا۔ اور عزرائیل کو ارواح کا مالک کیا۔ اور اسرافیل کو سونپی خدمت صور یعنے نرسنگا پھونکنے کی قال ابن عباس رضی اللہ عنہ ان اسرافیل سال اللہ تعالیٰ ان تعطیہ قوۃ سبع سموات وسبع ارضین فاعطاہ وقوۃ الریاح وقوۃ الجبل فاعطاہ وقوۃ الثقلین فاعطاہ وقوۃ السباع فاعطاہ وخلق من قدمیہ الی راسہ شعورا وافواھہ والسنتہ مغطی ویسبح بکل لسان بالف الف لغۃ وخلق من کل نفس ملکا یسبحون اللہ تعالیٰ الی یوم القیامۃ وھم المقربون وحملۃ العرش وکرام کاتبون وھم علی صورۃ اسرافیل علیہ السلام ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مانگی اسرافیل نے اللہ تعالیٰ سے قوت سات آسمانون اور سات زمینون کی پس عنایت کی اُس کو اور طاقت تمام ہوا‌ون اور پہاڑون کی یہ بھی مرحمت کی اُس کو۔ اور قوت جن و انسان کی پس عنایت فرمائی اسکو۔ اور قوت درندون کی یہ بھی عطا فرمائی اُس سے۔ اور پیدا کردیے حق سبحانہ تعالیٰ نے اُسکے دونون قدم سے سر تک رونگٹے اور منہ اور زبانین اُنکی چھپی ہوئین۔ ہر ایک زبان سے ہزار ہزار لغت مین تسبیح باری تعالیٰ کی کرتے ہین۔ اور مخلوق کیا حضرت خالق جل شانہ نے اُسکے ہر ہر دم سے ایک ایک فرشتہ کہ وے سب ملک اللہ سبحانہ کی تسبیح کرتے رہین گے روز قیامت تک اور وے فرشتے مقرب اور عرش کے اُٹھانے والے اور اعمال بندون

کے سکتے والے اور دوسرے سب کے سب ہمشکل اسرافیل ع کے ہین ویَنْظُرُ اِسْرَافِیْلُ
کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلٰی جَہَنَّمَ فَیَذُوْبُ وَیَصِیْرُ کَالْوَتَرِ الْقَوْسِ فَیَبْکِیْ وَیَنْقَطِعُ
وَلَوْلَا اَذِنَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنَعَ بُکَائِہٖ وَدُمُوْعِہٖ لَامْلَأَتِ الْاَرْضَ فَیَصِیْرُ دُمُوْعُہٗ
کَطُوْفَانِ نُوْحٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَمِنْ عَظَمَتِہٖ اَنَّہٗ لَوْصُبَّ مَاءُ جَمِیْعِ الْبِحَارِ وَالْاَنْہَارِ
عَلٰی رَاْسِہٖ مَا وَقَعَتْ قَطْرَۃٌ عَلَی الْاَرْضِ اور نظر کرتا ہے اسرافیل ع ہر روز تین
تین بار دوزخ کی طرف پس گلتا ہے اور چلہ کمان کی طرح جھک جاتا ہے اور رونے
پیٹنے لگتا ہے اگر حکم الہی اسکے رونے اور آنسو بہانے کا مانع نہوتا تو تمام زمین آنسوؤن
سے اُس کے بھر جاتی مانند طوفان نوحؑ کے اور قد وقامت اسرافیل ع کی ایسی عظیم
ہے کہ اگر تمام دریا اور نہرون کا پانی اُن کے سر پر ڈالا جاے تو ایک قطرہ زمین پر
نہ پڑے **فصل** اَمَّا مِیْکَائِیْلُ ع خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بَعْدَ اِسْرَافِیْلَ خَمْسَ مِائَۃِ عَامٍ
وَمِنْ رَاْسِہٖ اِلٰی قَدَمَیْہِ شُعُوْرٌ مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَاَجْنِحَتُہٗ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَعَلٰی کُلِّ
شَعْرٍ اَلْفُ اَلْفِ لِسَانٍ وَعَلٰی کُلِّ لِسَانٍ اَلْفُ اَلْفِ عَیْنٍ یَبْکِیْ بِکُلِّ عَیْنٍ رَحْمَۃً لِلّٰہِ
عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِکُلِّ لِسَانٍ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بِمَطَرٍ مِنْ کُلِّ عَیْنَیْہِ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ قَطْرَۃٍ فَیَخْلُقُ مِنْ کُلِّ قَطْرَۃٍ مَلَکًا عَلٰی صُوْرَۃِ مِیْکَائِیْلَ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی اِلٰی
یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاَسْمَائُہُمْ کَرُّوْبِیُّوْنَ وَہُمْ اَعْوَانُ مِیْکَائِیْلَ وَہُمْ مُوَکَّلُوْنَ
عَلَی الْمَطَرِ وَالنَّبَاتِ وَالْاَرْزَاقِ وَالْاَثْمَارِ فَمَا مِنْ قَطْرَۃٍ فِی الْبِحَارِ وَلَا ثَمْرَۃٍ عَلَی الْاَشْجَارِ
وَلَا نَبَاتٍ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا وَعَلَیْہَا مُوَکَّلٌ **فصل** پیدا کیا اللہ تعالی نے اسرافیل
کے پانسو برس بعد میکائیل ع کو ۔ اور اُن کے سر سے قدم تک بال ہین زعفران کے
اور بازو اُن کے زبرجد کے ۔ اور ہر ہر بال پر ہزار ہزار زبان ہین ۔ اور ہر ایک
زبان پر ہزار ہزار آنکھین ہین کہ روتے ہین ہر ہر آنکھ سے مومنین گنہگار کے حال
پر شفقت کر کے ۔ اور ہر ایک زبان سے مغفرت چاہتے ہین مومنون کے لیے پس

برستے ہین اُن کی ہر ایک آنکھ سے ستر ہزار قطرے پھر پیدا کرتا ہے اللہ سبحانہ ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ میکائیل ع کی صورت کا کہ وے سب کے سب ملک تسبیح اللہ تعالی کی کرتے رہین قیامت تک۔ اور نام اُن کے کرّوبی ہین اور وے مددگار میکائیل کے اور وے متعین ہین باران اور گیاہ اور اناج اور پھلون پر بلکہ ایک ایک قطرہ جو دریاؤن مین اور ہر پھل جو درختون پر اور ہر ایک گھاس جو زمین پر ہے سب پر ایک ایک فرشتہ متعین ہے **فصل** وَاَمَّا جِبْرَئِیلُ فَخَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بَعْدَ مِیکَائِیْلَ خَمْسَ مِائَةِ عَامٍ وَلَهُ اَلْفٌ وَسِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ وَمِنْ رَاْسِهٖ اِلٰی قَدَمَیْهِ شَعْرٌ مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَشَمْسٌ بَیْنَ عَیْنَیْهِ وَعَلٰی کُلِّ شَعْرٍ قَمَرٌ وَکَوْکَبٌ وَهُوَ کُلَّ یَوْمٍ یَدْخُلُ فِیْ بَحْرِ النُّوْرِ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَّسِتِّیْنَ مَرَّةً فَاِذَا خَرَجَ مِنْهُ تَسْقُطُ مِنْ اَجْنِحَتِهٖ قَطَرَاتٌ فَیَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْهَا مَلَکًا عَلٰی صُوْرَةِ جِبْرَئِیْلَ ع یُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاَسْمَاؤُهُمُ الرُّوْحَانِیُّوْنَ وَاَمَّا صُوْرَةُ مَلَکِ الْمَوْتِ فَصُوْرَةُ اِسْرَافِیْلَ ع فِی الْوَجْهِ وَالْاَلْسِنَةِ وَالْاَجْنِحَةِ **فصل** پھر میکائیل ع کے پانسے برس بعد اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اُن کے ایک ہزار چھ سے بازو ہین۔ اور سر سے پانون تک بال زعفران کے ہین۔ اور ایک آفتاب اُنکی دونون آنکھون کے درمیان ہے اور ہر بال مین ایک چاند اور ایک تارا۔ اور جبرئیل ع ہر روز تین سے ساٹھ ۳۶۰ بار نور کے دریا مین پیٹھتے ہین اور جب وہ اُس سے نکلتے ہین تو ان کے بازون سے قطرے ٹپکتے ہین۔ پس خدا تعالی پیدا کرتا ہے ہر ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ جبرئیل ع کی صورت کا تا کہ وے سب اللہ تعالی کی تسبیح کرتے رہین قیامت تک۔ اور نام اُن فرشتون کے روحانی ہین لیکن صورت ملک الموت کی بعینہ صورت اسرافیل ع کی ہے ویسا ہی چہرہ ویسی ہی زبانین ویسی ہی بازو

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ خَلْقِ الْمَوْتِ

جاء في الخبر عن النبي انه لما خلق الله تعالى الموت والف الف حجاب وعظمته اكبر من السموات والارضين وكقد شد بسبعين الف سلسلة وكل سلسلة طولها الف عام لاقرب ملائكة ولا يعلمون مكانه ولا يسمعون صوته ولا يدرون ما هو الى وقت آدم خليفة الله فسلط الله عليه ملك الموت فقال ملك الموت ما الموت فامر الله تعالى الحجب فكشفت حتى رأى الموت

تیسرا باب موت کی پیدائش کے بیان میں

روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب پیدا کیا حق سبحانہ تعالی نے موت کو ہزار ہزار پردون کے اندر۔ اور جثہ اسکا سارے آسمان اور زمین سے بڑا۔ اور تھی وہ بندھی ہوئی ستر ہزار زنجیرون سے جس کی ایک ایک زنجیر ہزار ہزار برس کی راہ کے برابر لمبی تھی۔ تب کوئی فرشتہ اس کے پاس نہ تھا اور کوئی اسکا مکان نہین جانتا اور اسکی آواز نہین سنتا اور آدم خلیفۃ اللہ کے ظہور تک ملائکہ اسکے حال سے کچھ واقف نہ تھے پس مسلط کیا جناب اقدس الٰہی نے ملک الموت یعنی عزرائیل کو اس پر۔ تب پوچھا ملک الموت نے موت کیا ہے اور اس کا کام کیا پس حکم دیا اللہ تعالی نے پردون کو تو اٹھ گئے پردے اور دکھائی دی موت فقال اللہ تعالی للملائکۃ قفوا فانظروا هذا الموت فوقفت الملائکة كلهم اجمعون وقال الله تعالى للموت طر عليهم باجنحتك كلها وافتح اعينك فلما طار الموت نظر الملائكة فخروا مغشيا عليهم بالف علم فلما افاقوا قالوا ربنا اخلقت اعظم من هذا خلقا قال الله تعالى انا خلقته وانا اعظم وقد يذوق منه كل خلق پھر فرمایا اللہ تعالی نے فرشتون کو کھڑے ہو جاؤ اور دیکھو اسے تو سب کے سب کھڑے ہو گئے اور حکم کیا باری تعالی نے کہ اڑ ان کے اوپر اے موت اپنے سارے بازون سے اور کھول دے اپنی آنکھین پس جب اڑی موت اور فرشتون نے اسے

دیکھا تو ہزار برس تک بیہوش پڑے رہے۔ پھر جب ہوش مین آئے تو پوچھا اے رب ہمارے بھلا اس سے بڑی بھی کوئی خلقت تونے پیدا کی ہے۔ فرمایا رب نے ہم بڑے ہین اور ہم نے اُسے پیدا کیا ہے اور ہر ایک خلق اسکا مزا چکھے گی فقال سبحانہ وتعالیٰ یا عزرائیل قد سلطتک علیہ فقال الٰہی بای قوۃ اخذہ فانہ عظیم فاعطاہ اللہ تعالیٰ قوۃ فاخذ الموت فسکن الموت وقال یارب ائذن لی حتی انادی فی السماء مرۃ فاذن لہ فنادی الموت باعلی صوت بعد اس کے فرمایا حق سبحانہ جل وعلی نے اے عزرائیل مین نے مسلط کیا تجھے اُسپر کہا میرے رب مین کس قوت سے اُس کو پکڑونگا اور تابع کرونگا یہ بہت ہی بڑی ہے پس عطا کی اللہ تعالیٰ نے قوت تو پکڑا موت کو اور ٹھہر گئی موت۔ پھر عرض کی موت نے رب میرے حکم ہو تو ایک بار پکارون آسمان مین تب حکم ہوا تو بڑی آواز سے پکارنے لگی انا الموت الذی افرق بین کل حبیب وانا الموت الذی افرق بین المرأۃ والزوج وانا الموت الذی افرق بین الابناء والاباء وانا الموت الذی افرق بین الاخوۃ والاخوات وانا الموت الذی اقہر الاقویاء من بنی ادم وانا الموت الذی اخرب الدور والقصور وانا الموت الذی اقتلکم ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ولم یبق مخلوق الا ویذوقنی مین وہ موت ہون کہ جدائی ڈال دیتی ہون دوستون مین۔ مین وہ موت ہون کہ جدا کردیتی ہون زن اور شوہر کو۔ مین وہ موت ہون کہ جدائی ڈالتی ہون باپ بیٹون مین۔ مین ایسی موت ہون کہ تفرقہ ڈال دیتی ہون بھائی بہنون مین۔ مین وہ موت ہون کہ بڑے بڑے قوی آدمیون کو عاجز کردیتی ہون۔ مین وہ موت ہون کہ ویران کردیتی ہون مکان اور کوٹھون کو۔ مین وہ موت ہون کہ تم کو ہلاک کردون اگرچہ تم مضبوط گنبدون مین رہا کرو۔ اور ایسا کوئی مخلوق نہ ہوگا کہ وہ میرا مزا نہ چکھے گا واذا نزل

الموتُ علیٰ احدٍ قائماً بین یدیہ علیٰ صورتہٖ فیقولُ النفسُ من انتَ وما تریدُ فیقولُ
انا الموتُ الذی اُخرجُکَ من الدنیا واجعلُ اولادَکَ یتیماً وزوجتکَ ایّمۃً و
مالکَ موروثاً بین ورثتکَ الذی لا تحبّہم فی حالِ حیاتِکَ وانّکَ لم تقدّم خیراً المقدّ
لآخرتکَ الیومَ جئتُ الیکَ ولم تفعل خیراً من بعدیہ اور جب کسی کی موت آتی ہے
تو اسی کی صورت بن کر سامنے آکھڑی ہوتی ہے تب اس کی روح پوچھتی ہے تو کون
ہے اور کیا چاہتا ہے پس وہ کہتی ہے میں موت ہوں نکالونگی تجھے دنیا سے اور
کرونگی تیری اولاد کو یتیم اور تیری جورو کو بیوہ اور تیرے مال کو میراث وارثوں کی
جن کو تو اپنی زندگی میں پیار نہیں کرتا تھا۔ اور تو نے اپنے حق میں آخرت کے لیے
کوئی نیکی نہ کی اب آج میں آپہونچی تیرے پاس فاذا سمع النفسُ حوّل وجہہٗ الی
الحائطِ فیری الموتَ قائماً بین یدیہ فحوّل وجہہٗ الی الجانبِ الآخرِ فیریہ الموت
بین یدیہ پس جب سنے گی روح یہ کلمہ تو منھ اپنا دیوار کی طرف پھیرے گی تب
دیکھے گی موت کو اپنے سامنے کھڑی پھر پھیرے گی منھ دوسری طرف پھر دیکھے گی
موت کو سامنے فیقولُ الموتُ الم تعرفنی انا الموتُ الذی قبضتُ روحَ والدکَ
وانتَ تنظرُ ولم تنفعہ الیومَ اخذُ روحکَ حتی ینظرُ اولادکَ ولم ینفعوکَ
وانا الموتُ الذی قد افنیتُ القرونَ الماضیۃَ اکثرَ ماذو قوۃٍ منہُ پھر کہے گی موت
کیا تو نے نہ پہچانا مجھے میں وہی موت ہوں کہ تیرے باپ کی روح قبض کی اور تو
دیکھتا تھا پر کچھ نہ ہو سکا تجھ سے آج تیری روح قبض کرونگی اور تیری اولاد دیکھتی
رہے گی پر کچھ نہ ہو سکے گا اُن سے۔ اور میں وہی موت ہوں کہ عہد پیشین کے
لوگوں کو جو تجھ سے کہیں قوی تر تھے نیست و نابود کر دیا ثم یقولُ لہٗ ملکُ الموتِ
کیفَ رأیتَ الدنیا فیقولُ رأیتُہا مکّارۃً غدّارۃً ثم یخلقُ اللہُ تعالیٰ
الدنیا علیٰ صورۃٍ فیقولُ یا عاصی الا تستحیی انتَ اذنبتَ بی ولم تمتنع عن

ادعاعینی اناك طلبتنی وانا ما طلبتك لا تفرق حلالا من حرام وظننت انك لا تفارق من الدنیا فانی بریٔ منك ومن عملك پھر پوچھے گا اس کو ملک الموت کیون تو نے دنیا کو کیا دیکھا۔ جواب دے گا بڑی مکارہ اور دغا باز ہے۔ تب پیدا کریگا اللہ تعالی دنیا کو ایک شکل سے اس کے روبرو اور کہنے لگے گی دنیا اے گنہگار بے شرم تو نے گناہ کیا مجھ مین اور نہ باز رہا گناہون سے تو نے مجھے ڈھونڈھا زمانہ مین سبنے تجھے تو حلال اور حرام مین کچھ فرق نہین کرتا تھا تجھے گمان غالب تھا کہ ہم دنیا سے جدا نہ ہونگے پر اب ہم الگ ہین تجھ سے اور تیرے اعمال سے وبرائے مالہ قد وقع فی ملك غیرہ فیقول المال یا عاصی کسبتنی بغیر حق ولا تصدقتنی علی الفقراء ولا علی المساکین الیوم وقعت فی ید غیرک وقولہ تعالی یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم فیقول یا رب ارجعنی لعلی اعمل صالحا ترکت فیقول اللہ تعالی اذا جاء اجلھم الایۃ ثم اخذ روحہ ان کان مؤمنا علی السعادۃ وان کان منافقا علی الشقاوۃ لقولہ تعالی کلا ان کتاب الابرار لفی نعیم وکلا ان کتاب الفجار لفی سجین اور دیکھے گا اپنا مال غیر کے ملک مین پس کہیگا مال اسکا اے گنہگار تو نے مجھے ناحق حاصل کیا نہ مجھے فقیرون کو دیا نہ مسکینون کو آج مین پڑ گیا غیر کے ہاتھ مین۔ راست ہے فرمان حق سبحانہ تعالی کا کہ قیامت کے دن نہ مال فائدہ بخشے گا نہ فرزند مگر جسے بخشا ہے اللہ تعالے نے ایمان تب وہ شخص کہے گا یارب پھر بھیج دے مجھے دنیا مین تا کہ مین کرون اعمال نیک جو چھوڑ دیا ہے پس فرماوے گا جناب باریتعالی جب موت آگئی تو ایک پل بھی آگے پیچھے نہین ہوتا۔ بعد اس کے پکڑی جاوے گی روح اس کی اگر مؤمن تھا تو سعادت کے ساتھ اور منافق تھا تو بدبختی کے ساتھ مطابق فرمان اقدس الہی کے کہ بیشک نامہ نیک کا ہون کا بہشت مین اور بیشک نامہ بدکارون کا دوزخ مین ہے

الباب الرابع فی ذکر ملک الموت کیف یأخذ الارواح

ذکر فی کتاب السلوی عن مقاتل ابن سلیمان رض ان ملک الموت کان له سریر فی السماء السابعة ویقال فی السماء الرابعة خلقه الله تعالی من نور وله سبعون الف مائة وله اربعة اجنحة جمیع جسده مملو بالعیون والالسنة ولیس احد من خلقه من الآدمی والطیور وکل ذی روح الا وله فی جسده وجه وعین ویده فیاخذ بذالک الید الروح وینظر بالوجه الذی یحاذیه وبذلک یقبض روح المخلوق فی کل مکان فاذا ماتت النفس فی الدنیا ذهب عین من جسده

چوتھا باب ذکر میں اسکے کہ ملک الموت کیونکر قبض کرتا ہے ارواح کو مذکور ہے کتاب سلوی میں روایت سے مقاتل بن سلیمان رضی اللہ عنہ کی کہ سریر ملک الموت کی ساتوین آسمان پر ہے اور بعضے کہتے ہیں چوتھے آسمان پر پیدا کیا ہے اسکو اللہ تعالی نے نور سے اور اس کے ستر ہزار پانون اور چار بازو ہیں سارا بدن اس کا بھرا ہوا ہے آنکھون اور زبانون سے۔ اور نہیں ہے کوئی مخلوق آدمی اور چڑیا اور ہر ایک جاندار سے مگر اس کے لیے ملک الموت کے جسم مین ایک منھ اور ایک آنکھ اور ایک ہاتھ ہے کہ پکڑتا ہے اسی ہاتھ سے روح کو اور نظر کرتا ہے اس منھ سے جو اسکے سامنے ہے اور اسی سے قبض کرتا ہے روح مخلوق کی جہان ہو۔ پھر جب مرجاتا ہے کوئی شخص دنیا مین تو جاتی رہتی ہے ایک آنکھ اسکے بدن سے ویقال ان له اربعة اوجه احدها من قدامه والثانی علی راسه والثالث علی ظهره والرابع تحت قدمیه فیاخذ ارواح الانبیاء والملائکة علی وجه راسه وارواح المؤمنین علی وجه قدامه وارواح الکافرین علی وجه من وراء ظهره وارواح الجن علی وجه تحت قدمیه واخذی رجلیه علی جسر

جُہَنَّمَا وَالْاُخْرٰی عَلٰی سَرِیْرِ الْجَنَّۃِ اور کہا جاتا ہے کہ اُس کے چار منھ ہین ایک منھ
دوسرا سر پر تیسرا پیچھے پر چوتھا دونون پانون کے نیچے پس پکڑتا ہے ارواح انبیا
اور ملائک کی سامنے کے منھ پر۔ اور ارواح مومنون کی سامنے کے منھ پر اور ارواح کافرون
کی پیچھے کے منھ پر اور ارواح جنون کی دونون پانون کے منھ پر۔ اور ایک پانون
اُس کا دوزخ کے پل پر اور دوسرا بہشت کے تخت پر ہے وَیُقَالُ مِنْ عَظَمَتِہٖ اَنَّہٗ
لَوْ صُبَّ مَاءُ جَمِیْعِ الْبُحُوْرِ وَالْاَنْھَارِ عَلٰی رَاْسِہٖ مَا وَقَعَتْ قَطْرَۃٌ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ
اور اس کی عظمت کا حال یون کہتے ہین کہ اگر تمام دریاؤن اور نہرون کا پانی اُس
کے سر پر ڈالا جاوے تو ایک قطرہ روے زمین پر نہ پڑے وَیُقَالُ اِنَّ الدُّنْیَا بِاَسْرِھَا
فِیْ عَیْنِ مَلَکِ الْمَوْتِ کَخِوَانٍ قَدْ وُضِعَ عَلَیْہِ کُلُّ شَیْءٍ وَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْ رَجُلٍ یَاْکُلُ
مِنْہُ مَا شَاءَ وَکَذٰلِکَ مَلَکُ الْمَوْتِ فِی الْخَلَائِقِ یُقَلِّبُ الدُّنْیَا کَمَا یُقَلِّبُ الْاٰدَمِیُّوْنَ
دِرْھَمًا اور کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا ملک الموت کی آنکھ مین مثل خوان کے ہے
کہ اُس پر سب چیزین دھری ہین اور وہ ایک آدمی کے سامنے رکھا ہوا ہے تاکہ اُس
مین سے جو چاہے سو کھالے اور یون ہی ملک الموت خلائق مین الٹ پلٹ
کرتا ہے دنیا کو جسطرح سے لوگ روپیہ کو اُلٹتے ہین وَیُقَالُ لَا یَنْزِلُ مَلَکُ الْمَوْتِ
اِلَّا عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ وَلَہٗ خُلَفَاءُ عَلٰی اَرْوَاحِ السِّبَاعِ وَالْبَہَائِمِ کہتے ہین کہ
ملک الموت نبیون اور رسولون کے پاس اُترتا ہے اور اُس کے خلیفے درندون
اور چارپایون کی ارواح پر متعین ہین وَیُقَالُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمَّا اَفْنٰی خَلْقَہٗ
کُلَّہٗ مِنَ النَّاسِ وَغَیْرِہٖ تُطْفَی الْعُیُوْنُ الَّتِیْ فِیْ جَسَدِ مَلَکِ الْمَوْتِ کُلُّھَا وَیَبْقٰی
ثَمَانِیَۃٌ وَھِیَ اِسْرَافِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ وَجِبْرَائِیْلُ وَعِزْرَائِیْلُ وَاَرْبَعَۃٌ مِنْ حَمَلَۃِ الْعَرْشِ
وَاِنَّمَا مَعْرِفَۃُ انْتِہَاءِ الْاٰجَالِ اِنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ اِذَا وَقَعَ اِلَیْہِ نُسْخَۃُ الْمَوْتِ وَالْمَرَضِ
یَقُوْلُ اِلٰہِیْ مَتٰی اَقْبِضُ رُوْحَ الْعَبْدِ وَعَلٰی اَیِّ حَالٍ وَھَیْاَۃٍ اَرْفَعُ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی

يَا مَلَكَ الْمَوْتِ هٰذَا عِلْمٌ غَيْبِيٌّ لَا يَطَّلِعُ عَلَيْهِ أَحَدٌ غَيْرِي أَمَّا إِذَا كَانَ وَقْتُهُ أَجْعَلُ لَكَ عَلَامَاتٍ تَقِفُ بِهَا عَلَيْهِ وَأَنَّ الْمَلَكَ الَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ عَلَى الْأَنْفَاسِ يَأْتِي إِلَيْهِ فَيَقُولُ تَمَّتْ نَفَسُ فُلَانٍ وَالَّذِي هُوَ مُوَكَّلٌ عَلَى أَرْزَاقِهِ وَأَعْمَالِهِ يَقُولُ فَاتَ رِزْقُهُ وَعَمَلُهُ وَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَشْقِيَاءِ يَبِينُ خَطَّهُ مِنْ سَوَادٍ ثُمَّ رُفِعَ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ وَإِنْ كَانَ مِنَ السُّعَدَاءِ يَبِينُ عَلَى إِسْمِهِ الَّذِي هُوَ مَكْتُوبٌ فِي الصَّحِيفَةِ الَّتِي عِنْدَ مَلَكِ الْمَوْتِ خَطٌّ مِنْ نُورٍ حَوْلَ ذٰلِكَ الْإِسْمِ حَتَّى تَسْقُطَ عَلَى مَلَكِ الْمَوْتِ وَرَقَةٌ مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَحْتَ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ عَلَى الْوَرَقَةِ اِسْمُهُ فَحِينَئِذٍ يَقْبِضُ رُوحَهُ اور کہا جاتا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی ساری خلقت کو فنا کرے گا انسان ہویا غیر انسان تب خیرہ ہو جائینگی سب آنکھین جو بدن مین ملک الموت کے ہین۔ اور باقی رہینگے آٹھ شخص وہ اسرافیل اور میکائیل اور جبرائیل اور عزرائیل اور چار فرشتے جو حامل عرش ہین اور مدت زندگی کی انتہا کی شناخت یہ ہو گی کہ جب نسخہ موت و مرض کا ملک الموت کے پاس گر پڑیگا بکہے گا بارخدایا کب قبض کرون گا روح بندے کی اور کس حالت اور صورت پر اُٹھا وے گا۔ پس خداوند تعالے فرماوے گا اے ملک الموت یہ علم غیب ہے اس کو میرے سوا اور کوئی نہین جانتا مگر جب اُسکا وقت آوے گا تب مین ایسی علامتین دکھا دونگا کہ تو معلوم کرلیگا۔ اور جو فرشتہ کہ ارواح پر تعین ہے وہ اُس کے پاس آوے گا اور کہے گا کہ تمام ہوئی زندگانی فلانے شخص کی۔ اور جو تعین ہے اُس کی روزی اور عمل پر وہ کہے گا اُس کی روزی اور عمل ختم ہوئی۔ پھر اگر وہ شقیون سے ہوگا تو ایک خط سیاہی کا نمود ہوگا بعد اُس کے وہ پیش کیا جاویگا نزدیک ملک الموت کے اور اگر سعیدون سے ہوگا تو گرد اُس کے نام کے جو صحیفہ ملک الموت مین لکھا ہوگا ایک خط نور کا ظاہر ہوگا تب جو درخت عرش کے نیچے ہے۔ اس مین سے وہ پتا جس مین اُس شخص کا نام لکھا ہوگا

گر پڑے گا پس اُسی وقت میں اُس کی روح قبض کی جائیگی رُوِیَ عَنْ کَعْبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
اَنَّ اللہَ تَعَالٰی خَلَقَ شَجَرَۃً تَحْتَ الْعَرْشِ عَلَیْہَا اَوْرَاقٌ بِعَدَدِ الْخَلْقِ فَاِذَا انْقَطَعَ
عُمْرُ عَبْدٍ وَبَقِیَ مِنْ عُمْرِہٖ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا سَقَطَتْ وَرَقَتُہٗ عَلٰی حَجْرِ عِزْرَائِیْلَ فَیَعْلَمُ
بِذٰلِکَ وَقَامَ یَقْبِضُ رُوْحَ صَاحِبِہَا وَبَعْدَ ذٰلِکَ یُسَمُّوْنَہٗ مَیِّتًا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ حَیٌّ
عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا روایت کی گئی ہے کعب رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک پیدا
کیا ہے اللہ تعالے نے ایک درخت نیچے عرش کے کہ اُس پر پتے ہین مطابق شمار
خلائق کے پھر جب تمام ہوئی ہے مدت زندگانی کسی بندے کی اور چالیس دن اُسکی
عمر سے باقی رہتے ہین تب اُس کے نام کا پتا عزرائیل کی گود مین گر پڑتا ہے پس
حال سے عزرائیل خبردار ہوتا ہے اور مستعد رہتا ہے اُس شخص کی روح کے قبض کرنے
پر کہ جس کے نام کا پتا ہے اور بعد اس واقعہ کے وہ شخص آسمانون مین میت کہلاتا
اور زمین پر چالیس دن زندہ رہتا ہے وَیُقَالُ اِنَّ مَلَکًا مَکْتُوْبًا یَنْزِلُ عَلٰی مَلَکِ الْمَوْتِ
مِنْ عِنْدِ اللہِ تَعَالٰی فِیْہِ اِسْمُ مَنْ یَقْبِضُ رُوْحَہٗ وَالْمَوْضِعُ الَّذِیْ یُقْبَضُ فِیْہِ وَالسَّبَبُ
الَّذِیْ یُقْبَضُ عَلَیْہِ اور کہتے ہین کہ ایک کاغذ لکھا ہوا اُترتا ہے ملک الموت کے
سامنے اللہ تعالی کے حضور سے اُسمین نام اُس شخص کا جس کی روح قبض کی جائیگی
اور ذکر اُس مقام کا جہان روح نکالی جائیگی اور سبب روح کے قبض کیے جانے
کا سب لکھا رہتا ہے وَذَکَرَ اَبُو اللَّیْثِ رَحِمَہُ اللہُ یَنْزِلُ قَطْرَتَانِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ عَلٰی اِسْمِ
صَاحِبِہَا اِحْدٰہُمَا بَیْضَاءُ وَالْاُخْرٰی خَضْرَاءُ فَاِذَا نَزَلَتِ الْبَیْضَاءُ عَلٰی اِسْمِہٖ عُرِفَ
اَنَّہٗ سَعِیْدٌ وَاِذَا نَزَلَتِ الْخَضْرَاءُ عَلٰی اِسْمِہٖ عُلِمَ اَنَّہٗ شَقِیٌّ وَاَمَّا الْمَوْضِعُ الَّذِیْ یَمُوْتُ
فِیْہِ فَیُقَالُ اِنَّ اللہَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَکًا بِکُلِّ مَوْلُوْدٍ یُقَالُ لَہٗ مَلَکُ الْاَرْحَامِ فَاِذَا
سَقَطَتْ نُطْفَۃُ الْاَبِ فِیْ رَحِمِ الْاُمِّ یُخْرِجُہَا فِی الرَّحِمِ مِنْ تُرَابِ الْاَرْضِ الَّتِیْ قُدِّرَ
یَمُوْتُ فِیْہَا فَیَدُوْرُ النُّطْفَۃُ حَیْثُمَا یَدُوْرُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلٰی مَوْضِعِ تُرْبَتِہٖ

وَعَلٰی هٰذَا یَدُلُّ قَوْلُهٗ تَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ اور ذکر کیا ہے ابو اللیث رحمہ اللہ نے کہ اترتے ہین دو قطرے عرش کے نیچے سے ہر شخص کے نام پر ایک قطرہ سفید ہوتا ہے اور دوسرا سبز پس جب سفید قطرہ کسی کے نام پر اترتا ہے تو وہ سعید جانا جاتا ہے۔ اور جب سبز قطرہ گرتا ہے تو وہ شخص شقی معلوم ہوتا ہے لیکن موضع موت کا پس کہا جاتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ایک ایک فرشتہ ہر ہر فرزند آدم کے لیے جس کا نام فرشتہ رحم کا۔ پھر جب گرتا ہے نطفہ باپ کا رحم مین مان کے تب وہ فرشتہ اُس نطفے کو مان کے رحم مین لیتا ہے ساتھ مٹی اُس زمین کے جہان اُس کی موت مقدر ہے پھر وہ بندہ جابجا اور ملک بہ ملک سیر کرتا پھرتا ہے آخر موت کے مقام مین آپہونچتا ہے اور وہین مرجاتا ہے۔ چنانچہ دلالت کرنے والا اس امر پر قول خداوند تعالیٰ کا یہ آیت کریمہ ہے۔ قُلْ لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ یعنی کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منافقون سے کہ اگر رہتے تم اپنے گھرون مین اور معرکہ جہاد مین حاضر نہ ہوتے تو بھی تم مین سے جس کے لیے قتل مقدر کیا گیا ہے اپنے قتل گاہ مین بیشک حاضر ہوتے اور مارے جاتے وَعَلٰی هٰذَا حُکِیَ اَنَّ مَلَکَ الْمَوْتِ کَانَ یَظْهَرُ فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ فَدَخَلَ یَوْمًا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَحَدَّ نَظَرَهٗ اِلٰی شَابٍّ عِنْدَهٗ فَارْتَعَدَ الشَّابُّ مِنْهُ فَلَمَّا غَابَ مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ الشَّابُّ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اُرِیْدُ اَنْ تَاْمُرَ الرِّیْحَ مُحَمِّلَنِیْ اِلَی الصِّیْنِ فَاَمَرَ الرِّیْحَ فَحَمَلَتْهُ اِلَی الصِّیْنِ فَمَاتَ الشَّابُّ فِیْهَا فَعَادَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی سُلَیْمَانَ فَسَاَلَهٗ عَنْ سَبَبِ نَظَرِهٖ اِلَی الشَّابِّ فَقَالَ اِنِّیْ اُمِرْتُ بِقَبْضِ رُوْحِهٖ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِی الصِّیْنِ فَرَاَیْتُهٗ عِنْدَکَ فَعَجِبْتُ مِنْ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَهٗ سُلَیْمَانُ بِقِصَّتِهٖ وَکَیْفِیَّةِ سُؤَالِهٖ بِاَمْرِ الرِّیْحِ لِیَحْمِلَهٗ اِلَی الصِّیْنِ فَقَالَ مَلَکُ الْمَوْتِ قَدْ قَبَضْتُ رُوْحَهٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ فِی الصِّیْنِ

اور اسی پر ایک حکایت ہے کہ اگلے زمانے مین ملک الموت لوگون کے سامنے آتا تھا
چنانچہ ایک دن حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے نزدیک آیا اور ایک جوان
حضرت کے پاس بیٹھا تھا اس کی طرف نظر تیز سے دیکھنے لگا تب وہ جوان مارے
خوف کے کانپنے لگا۔ پھر جب ملک الموت رخصت ہو گیا تب جوان نے عرض کی
اے نبی اللہ کے امیدوار ہون کہ آپ ہوا کو فرما دین تا کہ مجھے چین کے ملک مین پہونچا دے
پس حضرت نے حکم دیا اور ہوا نے اسے چین پہونچایا اور وہ جوان وہین مر گیا پھر
ایک دن ملک الموت سلیمانؑ کے حضور مین حاضر ہوا تب انھون نے سبب گھورنے
کا طرف اس جوان کی اس سے پوچھا۔ ملک الموت نے جواب دیا یا حضرت جناب
باریتعالی جل شانہ سے مجھے حکم ہوا تھا اس کی روح نکالنے کا اسی روز ملک چین مین
جب مین نے اس کو آپ کے پاس دیکھا تو نہایت متعجب ہوا۔ بعد اس کے حضرت سلیمان
نے اس کا قصہ اور ساری کیفیت اسکے چین مین جانے کی ہوا کی مدد سے کہہ سنایا۔
ملک الموت نے کہا کہ مین نے اسی روز اس کی روح کو چین مین قبض کیا وفی
خبرٍ اٰخر یقال اِنَّ لِملکِ الموتِ اعوانا یقومون بقبضِ الارواحِ الا تری انہ روی
اَنَّ رجلا الفی علی لسانہٖ اللّٰھمّ اغفرلی ولملکِ الشمسِ فاستاذن ھذا الملک
ربہ فی زیارتہٖ فاذن اللہ الملک فلما نزل علیہ قال لہ انک تکثر الدعاء فی
فما حاجتک قال حاجتی ان تحملنی الی مکانک وان تسئل ملک الموت ان یخبرنی
یا قترانِ اجلی فحملہ واقعدہ مقعدہ من الشمسِ ثم صعد الی ملکِ الموتِ
وذکر ان رجلا من بنی ادم الفی علی لسانہٖ ان یقول کلما صلی اللّٰھم اغفرلی
ولملکِ الشمسِ وقد طلب منی ان اطلب منک ان تعلم متی قرب اجلہ لیستعدہ
فنظر ملک الموت فی کتابہٖ وقال اِنّ بصاحبک شانا عظیما وانہ لا یموت
حتی یجلس مجلسک من الشمسِ قال وقد جلس مجلسی منھا فقال ملک الموت توفتہ

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت کے مددگار کئی ہین کہ وہ قبض روح کرتے ہین۔ چنانچہ روایت کی گئی ہے کہ ایک شخص کہا کرتا تھا یا اللہ بخش ہم کو اور اُس فرشتے کو جو آفتاب پر متعین ہے بعد اُس کے اجازت چاہی اُس فرشتے نے اپنے رب سے اُس کی ملاقات کی اور اجازت ملی تب وہ گیا اُس کے پاس اور کہنے لگا کہ تو نے دعائین بہت سی ہمارے لیے کین تیری کیا حاجت ہے۔ اُس نے کہا میری حاجت یہی ہے کہ تو ہم کو اپنے مکان مین لیجائے اور اتنی بات ملک الموت سے کہدے کہ وہ مجھے میرے زمان موت کی خبر دیوے۔ تب اُس فرشتے نے جوان کو لیجا کر اپنے مقام مین آفتاب کے نزدیک بٹھا دیا اور خود ملک الموت کے پاس جا کر کہنے لگا کہ ایک شخص بنی آدم مین سے جب نماز پڑھتا تب دعا کرتا الٰہی بخش ہمکو اور آفتاب کے فرشتے کو اب وہ چاہتا ہے کہ ہم کو اُسکے زمان مرگ کی نزدیکی بتا دین تاکہ وہ اپنے مرنے پر مستعد اور تیار رہے یہ سنکر ملک الموت نے اپنی کتاب دیکھی اور کہا اُس شخص کی شان تو بڑی ہے اور وہ جب تلک تیری مجلس مین آفتاب کے نزدیک نہ بیٹھے گا تب تک نہین مریگا۔ تب اُسنے کہا وہ تو میرے مقام مین بیٹھ چکا۔ پس ملک الموت نے جواب دیا کہ میرے رسولون نے اُس کی روح قبض کر لی کیونکہ وہ ہرگز خطا نہین کرتے وَاَمَّا اٰجَالُ الْبَهَائِمِ فَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَلْبَهَائِمُ كُلُّهَا فِي ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا تَرَكُوا ذِكْرَ اللّٰهِ تَقَبَّضَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَرْوَاحَهُمْ وَلَيْسَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ وَقَدْ قِيلَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى هُوَ قَابِضُ الْاَرْوَاحِ وَاِنَّمَا اُضِيفَ ذٰلِكَ اِلٰى مَلَكِ الْمَوْتِ كَمَا اُضِيفَ الْقَتْلُ اِلَى الْقَاتِلِ وَالْمَوْتُ اِلَى الْاَمْرَاضِ وَعَلٰى هٰذَا يَدُلُّ قَوْلُهُ تَعَالٰى يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا اَلْاٰيَةَ اور لیکین موت جانورون کی پس آیا ہے حدیث مین نبی صلعم سے کہ سارے جانور ذکر مین اللہ تعالیٰ کے مصروف رہتے ہین جب ذکر

الآن چھوڑ دیتے ہیں تب اللہ تعالی اُن کی روح قبض کرتا ہے اور ملک الموت کو اس میں دخل نہیں ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالی قابض ارواح کا ہے۔ اور اس کی نسبت ملک السموٰت کی طرف کیسی ہے جیسے نسبت قتل کی قاتل کی طرف اور نسبت موت کی مرض کی طرف۔ اور اسی پر دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالی کا کہ کہ وفات دیے جاتے ہیں سب ذی روح اپنی موت کے وقت میں

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ ذِكْرِ جَوَابِ الرُّوْحِ

وَفِي الْخَبَرِ اَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ اِذَا اَرَادَ قَبْضَ الرُّوْحِ فَيَقُوْلُ الرُّوْحُ لَا اُطِيْعُكَ مَالَمْ يَاْمُرْنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَطْلُبُ مِنْهُ الرُّوْحُ الْعَلَامَةَ وَالْبُرْهَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ خَلَقَنِيْ وَاَدْخَلَنِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَلَمْ تَكُنْ عِنْدَ ذٰلِكَ وَالْاٰنَ تُرِيْدُ اَنْ تَاْخُذَنِيْ فَيَرْجِعُ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ صَدَقَ رُوْحُ عَبْدِيْ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِذْهَبْ اِلَى الْجَنَّةِ وَخُذْ تُفَّاحَةً اَوْ عِنَبًا وَاَرِهٖ رُوْحَ عَبْدِيْ فَيَذْهَبُ مَلَكُ الْمَوْتِ وَيَاْخُذُهَا وَعَلَيْهَا مَكْتُوْبٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاِذَا رَاٰهَا رُوْحُ الْعَبْدِ فَيَخْرُجُ مَعَ النَّشَاطِ

پانچواں باب ذکر میں جواب روح کے

اور آیا ہے حدیث میں کہ جب ملک الموت ارادہ قبض روح کا کرتا ہے تب وہ روح کہتی ہے ہم تیری فرمان برداری نہیں کریں گے جب تک اُس امر پر حکم الٰہی نہوگا پھر ملک الموت کہتا ہے ہمکو اللہ ہی نے حکم دیا ہے تب وہ روح نشان اور دلیل مانگتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھ کو میرے رب نے پیدا کیا اور میرے قالب میں داخل کیا تب تو کہاں تھا جواب مجھے پکڑنے چاہتا ہے یہ سنکر ملک الموت حضور اقدس الٰہی میں پھر جاتا ہے۔ پس حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے صادق ہے روح میرے بندے کی اے ملک الموت تو جنت میں جا اور وہاں سے ایک سیب یا انگور لے اور میرے بندے

کی روح کو دکھاتا تب ملک الموت ایک سیب اس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے لے کر اس روح کو دکھاتا ہے پھر دیکھتے ہی وہ روح بشاشت کے ساتھ قالب سے نکل پڑتی ہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ ذِکْرِ جَوَابِ رُوْحِ الْمُؤْمِنِ

وَفِی الْخَبَرِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْضَ رُوْحِ عَبْدٍ یَجِیْئُ مَلَکُ الْمَوْتِ مِنْ قِبَلِ الْفَمِ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ فَیَخْرُجُ الذِّکْرُ مِنْ فَمِہٖ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ ھٰذِہِ الْجِھَۃِ وَاِنَّمَا اُجْرِیَ فِیْہِ ذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَرْجِعُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ کَیْتَ وَکَیْتَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِقْبِضْ مِنْ جِھَۃٍ اُخْرٰی فَیَجِیْئُ مِنْ قِبَلِ الْیَدِ فَیَخْرُجُ مِنْہُ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ تَصَدَّقَ بِیْ کَثِیْرًا وَمَسَحَ رَاْسَ الْیَتِیْمِ وَکَتَبَ الْعِلْمَ وَضَرَبَ السَّیْفَ عَلٰی عُنُقِ الْکُفَّارِ ثُمَّ یَجِیْئُ اِلَی الرِّجْلِ فَیَقُوْلُ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ مَشٰی بِیْ اِلَی الْجُمُعَۃِ وَالْاَعْیَادِ وَمَجْلِسِ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ ثُمَّ یَجِیْئُ اِلَی الْاُذُنَیْنِ فَتَقُوْلَانِ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ سَمِعَ بِیَ الْقُرْاٰنَ وَالذِّکْرَ فَیَجِیْئُ اِلَی الْعَیْنَیْنِ فَتَقُوْلَانِ لَا سَبِیْلَ لَکَ مِنْ قِبَلِیْ فَاِنَّہٗ نَظَرَ بِیْ اِلَی الْمَصَاحِفِ وَوَجْہِ الْعَالِمِ فَیَنْصَرِفُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ کَذَا وَکَذَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اُکْتُبْ اِسْمِیْ عَلٰی کَفِّکَ وَاَرِہٖ رُوْحَ عَبْدِیْ حَتّٰی یَرٰی رُوْحُ عَبْدِیْ فَیَکْتُبُ مَلَکُ الْمَوْتِ اِسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی کَفِّہٖ وَیُرِیْ رُوْحَ الْمُؤْمِنِ فَیَخْرُجُ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ مَعَ النَّشَاطِ فَمَنْ اَنِسَ اِسْمَہٗ یَنْصَرِفُ عَنْہُ مَرَارَۃُ النَّزْعِ فَکَیْفَ لَا یَنْصَرِفُ عَنْہُ الْعَذَابُ وَالْقَطِیْعَۃُ کَذٰلِکَ اُکْتُبْ عَلٰی صَدْرِہٖ اِسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَیَنْصَرِفُ مِنْہُ الْعَذَابُ وَاَھْوَالُ الدُّنْیَا مِنْہُ

چھٹا باب ذکر میں جواب روح مومن کے

حدیث مین آیا ہے کہ جب حق سبحانہ تعالی کسی بندۂ مومن سے قبض روح کا ارادہ کرتا ہے تب آتا ہے ملک الموت اُسکے منھ کی طرف سے تا کہ اُسکی روح نکالے تب ذکر الٰہی اُس کے منھ سے نکلتا ہے اور کہتا ہی چلا جا اُدھر سے تیری راہ نہین کیونکہ اسنے ذکر الٰہی اُدھر سے جاری رکھا ہے - یہ سنکر ملک الموت چلا جاتا ہے اور یہ سب احوال جناب باری تعالی مین عرض کرتا ہے تب خداوند تعالے فرماتا ہے جا دوسری طرف سے قبض روح کر - تب آتا ہے ہاتھ کی طرف وہ بھی کہتا ہے ادھر رستہ نہین ہے کیونکہ اس نے مجھ سے صدقہ دیا ہے بہت اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا ہے اور علم کی کتابین لکھی ہین اور کافرون کی گردنون پر تیغ زنی کی ہے - پھر آتا ہے پانون کی جانب وہ بھی کہتا ہے اُس طرف راہ نہین اس لیے کہ یہ میرے سبب سے نماز جمعہ اور عیدین اور مجلس مین علم اور علماء کی گیا ہے تب دونون کانون کی سمت آتا ہے وے دونون کہتے ہین کہ ادھر تیری راہ نہین کیونکہ سنا ہم نے قرآن مجید اور ذکر الٰہی سنا گیا ہے پھر دونون آنکھون کی طرف آتا ہے وہ دونون بھی مانع ہوتے ہین کہ اس مرد مومن نے مصحف شریف اور عالم کے چہرے پر نظر ڈالی ہے - تب ملک الموت سب سے مایوس ہو کر جناب اقدس الٰہی مین پھر جاتا ہے اور یہ سب ماجرا عرض کرتا ہے - وہانسے حکم صادر ہوتا ہے کہ اے ملک الموت لکھ لے تو نام میرا اپنی ہتھیلی پر اور میرے بندے کی روح کو دکھلا تا کہ وہ خوب دیکھے - پس وہ لکھ لیتا ہے نام اللہ پاک کا اپنی ہتھیلی پر اور اُس روح کو دکھاتا ہے - تب وہ روح خوشی کے ساتھ قلب سے نکل پڑتی ہے - پس جس کا نام دیکھنے سے صعوبت نزع کی زائل ہوتی ہے کیا عجب کہ اُس سے عقوبت آخرت دور ہو - لکھ میت کے سینے پر نام اللہ تعالی کا مطابق اس قول الٰہی کے یعنی جس کا سینا حق سبحانہ تعالے نے دین اسلام کے لیے کھول دیا وہ شخص اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے پس

نزع ہوجائیگا اُس سے عذاب آخرت کا اور ہول قیامت کی زائل ہوگی وَفِی الْخَبَرِ اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِی النَّزْعِ یُنَادِیْ مُنَادٍ دَعُوْهُ حَتّٰی یَسْتَرِیْحَ وَکَذٰلِکَ اِذَا بَلَغَ اِلَی الرُّکْبَتَیْنِ وَالسُّرَّۃِ وَاِذَا بَلَغَ اِلَی الْحَلْقِ جَاءَ نِدَاءٌ دَعُوْهُ حَتّٰی یُوَدِّعَ الْاَعْضَاءُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَیُوَدِّعُ الْعَیْنُ فَیَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَکَذٰلِکَ الْاُذُنَانِ وَالْیَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَوَدَّعَ رُوْحٌ مِّنَ النَّفْسِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ وَدَاعِ الْاِیْمَانِ مِنَ اللِّسَانِ وَوَدَاعِ الْمَعْرِفَةِ مِنَ الْجَسَدِ فَیَبْقَی الْیَدَانِ الرِّجْلَانِ لَا حَرَکَةَ لَهُمَا وَالْحَدَقَتَانِ لَا نَظَرَ لَهُمَا وَالْاُذُنَانِ لَا سَمْعَ لَهُمَا وَالْجَسَدُ لَا رُوْحَ لَهٗ وَلَوْ بَقِیَ اللِّسَانُ بِلَا اِیْمَانٍ وَالْقَلْبُ بِلَا مَعْرِفَةٍ فَکَیْفَ حَالُ الْعَبْدِ فِی اللَّحْدِ لَا یَرٰی اَحَدًا وَلَا اَبًا وَاُمًّا وَلَا وَلَدًا وَلَا اِخْوَانًا وَلَا اَصْحَابًا وَلَا فِرَاشًا وَلَا حِجَابًا فَلَوْ لَمْ یَرْحَمِ الْکَرِیْمُ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا عَظِیْمًا قَالَ الْفَقِیْهُ رح اَکْثَرُ مَا یُسْلَبُ الْاِیْمَانُ مِنَ الْعَبْدِ وَقْتَ النَّزْعِ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جب کسی بندے پر حالت نزع کی طاری ہوتی ہے تب ندا کرتا ہے ندا کرنے والا کہ چھوڑ دے اُس کو تا کہ آرام کرے اور اسی طرح جب پہونچتی ہے جان دونون زانو اور ناف تک لیکن جب پہونچتی ہے حلق تک تو آتی ہے ندا چھوڑ دے اُس کو تا کہ عضو عضو سے رخصت ہووے پس رخصت ہوتی ہے آنکھ اور کہتی ہے سلام تجھ پر روز قیامت تک ۔ اور اسی طرح دونون کان اور دونون ہاتھ اور دونون پانون اور رخصت ہوتی ہے جان تن سے پس پناہ مانگتا ہون مین نزدیک اللہ کے رخصت ایمان سے زبان سے اور رخصت معرفت سے دل سے پس رہ جاینگے دونون ہاتھ پانون بے حس و حرکت اور دونون آنکھین بے نگاہ اور دونون کان بے شنوائی اور سارا بدن بے روح اور جو باقی رہے زبان بے ایمان اور دل بے معرفت تو کیا حال بندے کا گور مین نہ دیکھے کسی کو نہ باپ نہ مان نہ فرزند نہ بھائی نہ یار نہ آشنا نہ بچھونا نہ پردہ پس اگر

نہ رحم کرے اس وقت کریم رحیم تو بڑا ہی ضرر ہو اس کے حال پر۔ کہا ہے فقیہہ نے اکثر یہ کہ چھین جاتا ہے ایمان بندے سے وقت نزع کے

الباب السابع فی ذکر الشیطان

کَیْفَ یَسْلُبُ الْاِیْمَانَ مِنَ الْعِبَادِ فِی الْخَبَرِ اَنَّهٗ یَجِیْءُ شَیْطَانٌ لَّهٗ فَیَجْلِسُ عِنْدَ یَسَارِہٖ فَیَقُوْلُ لَهٗ اُتْرُکْ ھٰذَا الدِّیْنَ وَقُلْ اِلٰھَیْنِ اِثْنَیْنِ حَتّٰی تَنْجُوَ مِنْ ھٰذَا الشِّدَّۃِ وَاِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰلِکَ فَالْخَطَرُ شَدِیْدٌ وَعَلَیْکَ بِالتَّضَرُّعِ وَالْبُکَاءِ وَاِحْیَاءِ اللَّیْلِ وَکَثْرَۃِ الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ حَتّٰی تَنْجُوَ مِنْ اِغْوَاءِ الشَّیْطَانِ

ساتواں باب ذکر مین شیطان کے کہ کیونکر چھین لیتا ہے ایمان بندہ مومن کا حالت نزع مین

حدیث مین آیا ہے کہ شیطان اس حالت مین بندے کے پاس آکر بائین طرف بیٹھتا ہے اور ترغیب دیتا ہے کہ دین اسلام کو چھوڑ دے اور کہہ کہ دو خدا ہین تب اس نزع کی سختی سے بچے گا تو پس جب ایسا امر ہو تو بڑا ہی خطرہ ہو ا پس تو لازم کر اپنے اوپر گریہ وزاری اور شب زندہ داری اور کثرت رکوع وسجود کی تب شیطان کے وسوسے اور ورغلانے سے نجات پاویگا۔ سُئِلَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ رَحِمَهُ اللہُ اَیُّ ذَنْبٍ اَخْوَفُ لِسَلْبِ الْاِیْمَانِ قَالَ ثَلٰثَةٌ تَرْکُ الشُّکْرِ عَنِ الْاِیْمَانِ وَتَرْکُ خَوْفِ الْخَاتِمَۃِ وَظُلْمُ الْعِبَادِ فَمَنْ کَانَ فِیْهِ ھٰذِہِ الْخِصَالُ الثَّلٰثَةُ فَالْاَغْلَبُ اَنَّهٗ یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا کَافِرًا اِلَّا مَنْ اَدْرَکَتْهُ السَّعَادَۃُ وَیُقَالُ حَالَۃُ الْمَیِّتِ شَدِیْدَۃٌ حَالُ الْعَطَشِ وَاحْتِرَاقُ الْکَبِدِ فَفِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ یَجِدُ الشَّیْطَانُ فُرْصَةً مِّنْ نَزْعِ الْاِیْمَانِ لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ ذٰلِکَ الْوَقْتِ مُضْطَرٌّ لِلْمَاءِ فَیَجِیْءُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَمَعَهٗ قَدَحٌ مِّنَ الْمَاءِ فَیُحَرِّکُ لَهٗ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ اَعْطِنِیْ مِنَ الْمَاءِ وَلَا یَدْرِیْ اَنَّهٗ شَیْطَانٌ فَیَقُوْلُ قُلْ لَا صَانِعَ لِلْعَالَمِ حَتّٰی اُعْطِیَکَ فَمَنْ اَدْرَکَتْهُ الشَّقَاوَۃُ یُجِیْبُ ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ لَا یَصْبِرُ عَلَی الْعَطَشِ

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الدُّنْيَا كَافِرًا مَتَى اَدْرَكَتْهُ السَّعَادَةُ بُرْدُ كَلَامَهُ وَيَتَفَكَّرُ اَمَامَهُ ابو حنیفہ رح
سے کسی نے پوچھا کہ کس گناہ میں ایمان کے جانے کا زیادہ خوف ہے۔ آپ نے
فرمایا تین گناہ ایک تو ایمان کا شکر ترک کرنا۔ دوسرا دُرخاتمہ زندگانی کا چھوڑ دینا۔
تیسرا بندۂ خدا پر ظلم کرنا۔ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہونگی اکثر ہے کہ وہ دنیا سے
کافر اٹھے گا مگر ہاں جس کو سعادت توفیق الٰہی کی لاحق ہوئی ہو۔ اور کہا جاتا ہے
کہ حالت میت کی پیاس کے وقت بہت سخت ہوتی ہے۔ اور جگر جلتا ہے پس
ایسے وقت میں شیطان علیہ اللعین ایمان کے چھین لینے کی فرصت پاتا ہے۔ کیونکہ
وہ مومن اس وقت پانی کے لیے سخت گھبراتا ہے تب وہ ملعون ایک پیالہ پانی کا ساتھ
لیے ہوئے اس کے سرہانے آتا ہے۔ اور اس پیالے کو ہلا کر ہلاتا ہے۔ اُسوقت وہ مومن
مضطر اس سے پانی مانگتا ہے اور نہیں جانتا ہے کہ وہ ابلیس لعین ہے۔ تب وہ لعین کہتا ہے
کہ دنیا کا کوئی بنانے والا نہیں تا کہ میں تجھے پانی دوں۔ پھر جس شخص کو شقاوت لاحق
ہوئی اُسنے تو اس ملعون کا کہنا مان لیا۔ اس لیے کہ وہ پیاس پر صبر نہیں کر سکتا۔ پس وہ
دنیا سے کافر گیا۔ اور جس کو سعادت لاحق ہوئی وہ رد کرتا ہے اُس کے کلام کو اور فکر
کرتا ہے انجام کی کَمَا حُكِيَ اَنَّ اَبَا زَكَرِيَّا الزَّاهِدَ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاتُ فَاَتَاهُ صَدِيْقٌ
لَهُ وَهُوَ فِي سَكَرَاتِ الْمَوْتِ فَلَقَّنَهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاَعْرَضَ الزَّاهِدُ
بِوَجْهِهٖ فَلَقَّنَهُ ثَانِيًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَلَقَّنَهُ ثَالِثًا فَقَالَ لَا اَقُوْلُ فَغُشِيَ صَدِيْقُهٗ فَلَمَّا
كَانَ بَعْدَ سَاعَةٍ رَاَى اَبُوْ زَكَرِيَّا خِفَّةً فَتَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ هَلْ قُلْتُمْ لِيْ شَيْئًا قَالُوْا
نَعَمْ عَرَضْنَا عَلَيْكَ الشَّهَادَةَ ثَلٰثًا فَاَعْرَضْتَ مُرْتَدِّيْنَ وَقُلْتَ فِي الثَّالِثَةِ لَا اَقُوْلُ
فَقَالَ الزَّاهِدُ اَتَانِيْ اِبْلِيْسُ وَمَعَهٗ قَدَحٌ مِّنَ الْمَاءِ فَوَقَفَ عَلٰى يَمِيْنِيْ يُحَرِّكُ الْقَدَحَ
ثُمَّ قَالَ لِيْ اَتَحْتَاجُ اِلَى الْمَاءِ قُلْتُ بَلٰى فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ فَاَعْرَضْتُ فَقَالَ ثَانِيًا كَذٰلِكَ
وَفِي الثَّالِثَةِ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ قُلْتُ لَا اَقُوْلُ فَضَرَبَ الْقَدَحَ عَلَى الْاَرْضِ وَوَلّٰى هَارِبًا

فَرَدَدْتُ عَلَى اِبْلِيْسَ لَا عَلَيْكَ فَاشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ چنانچہ ایک نقل ہے کہ ابوزکریا زاہد جب اُس کی موت حاضر ہوئی
تب اُس کا ایک دوست حالت نزع مین اُسکے پاس آیا اور اُس کو سکھانے لگا کہ
نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ پاک اور محمد صلعم اُس کے رسول ہین پس منھ پھیر لیا زاہد نے پھر
اُسنے دوسری دفعہ یہی کلمہ سکھایا پھر اُسنے منھ پھیر لیا۔ جب تیسری بار تلقین کرنے لگا
تب وہ بولا ہم یہ نہین کہینگے۔ پس یہ بات سن کر اُسکا دوست بیہوش ہوگیا۔ جب ایک ساعت
کے بعد ابوذکریا کو کچھ افاقہ حاصل ہوا تب آنکھین کھول دین اور کہا کیون صاحبو تمنے
کچھ ہمکو کہا تھا سب نے جواب دیا ہان کلمہ شہادت تلقین کی تھی دوبار تو تنے منھ پھیر
لیا تیسری دفعہ کہا کہ ہم نہین کہین سنگے۔ تب زاہد بولا کہ شیطان علیہ اللعن میرے پاس
پیالہ پانی کا لے آیا اور میری داہنی طرف کھڑا ہوکر پیالہ چھلکانے لگا پھر اُس نے
پوچھا کیون زاہد تجھے پانی کی حاجت ہے مین بولا ہان ہے تب کہا کہ کوئی معبود نہین
ہے مین نے اپنا منھ پھیر لیا اُسی طرح دوبار ہوا تیسری دفعہ بھی اُسنے یہی کلمہ کہا تب
مین جھنجلا کر بولا چلا جا مین ایسا کلام ہرگز زبان سے نہ نکالونگا تب اُسنے پیالہ پانی کا
زمین پر پٹک دیا اور میرے پاس سے بھاگا پس تم یقین کرو کہ مین نے یہ کلمہ شیطان
پر رد کیا تھا نہ تم پر اب مین گواہی دیتا ہون کہ سوا ے اللہ واحد لاشریک کے دوسرا
کوئی معبود برحق نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلعم اُسکے بندے اور رسول ہین وَعَلٰی
هٰذَا رُوِیَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَامِرٍ رض قَالَ اِذَا دَنٰی مَوْتُ الْعَبْدِ تَقَسَّمَ حَالُهٗ عَلٰی خَمْسَةٍ
اَلْمَالُ لِلْوَارِثِ وَالرُّوْحُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ وَاللَّحْمُ لِلدُّوْدِ وَالْعَظْمُ لِلتُّرَابِ وَالْحَسَنَاتُ
لِلْخُصُوْمِ ثُمَّ قَالَ اِنْ ذَهَبَ الْوَارِثُ بِالْمَالِ وَذَهَبَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالرُّوْحِ وَذَهَبَ
الدُّوْدُ بِاللَّحْمِ وَذَهَبَ التُّرَابُ بِالْعَظْمِ وَذَهَبَ الْخُصَمَاءُ بِالْحَسَنَاتِ فَيَالَيْتَ
الشَّيْطَانُ لَا يَذْهَبُ بِالْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ يَكُوْنُ فِرَاقًا مِنَ الدِّيْنِ

اوزاعی پر روایت آئی ہے منصور ابن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ جب نزدیک آتی ہے موت بندے کی تو اپنے مال کو پانچ حصے کرتا ہے۔ مال وارث کے لیے اور روح ملک الموت کے واسطے۔ اور گوشت گور کے کیڑون کے خاطر۔ اور ہڈیان خاک کے لیے۔ اور نیکیان دعوے دارون کے واسطے۔ پھر جب وارث نے مال اور ملک الموت نے جان اور کیڑون نے گوشت اور مٹی نے ہڈیان اور دعوے دارون نے نیکیان لیں تب کاش شیطان کہین موت کے وقت ایمان نہ لے کیونکہ ایمان کی جدائی عین دین اسلام کی جدائی ہے اللہ تعالی اپنی پناہ میں رکھے

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي ذِكْرِ النِّدَاءِ بَعْدَ نَزْعِ الرُّوحِ

وَفِي الْخَبَرِ اِذَا فَارَقَ الرُّوحُ مِنَ الْبَدَنِ نُودِيَ مِنَ السَّمَاءِ ثَلٰثَ صَيْحَاتٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَتَرَكْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا تَرَكَتْكَ اَجَمَعْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا جَمَعَتْكَ اَقَتَلْتَ الدُّنْيَا اَمِ الدُّنْيَا قَتَلَتْكَ وَاِذَا وُضِعَ عَلَى الْمُغْتَسَلِ نُودِيَ بِثَلٰثِ صَيْحَاتٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَيْنَ بَدَنُكَ الْقَوِيُّ فَمَا اَضْعَفَكَ وَاَيْنَ لِسَانُكَ الْفَصِيحُ فَمَا اَسْكَتَكَ وَاَيْنَ اَحِبَّاؤُكَ فَمَا اَوْحَشَكَ وَاِذَا وُضِعَ عَلَى الْكَفَنِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ اَلْاٰنَ تَذْهَبُ اِلٰى سَفَرٍ بِغَيْرِ زَادٍ وَتَخْرُجُ مِنْ مَنْزِلِكَ فَلَا تَرْجِعُ اَبَدًا وَتَصِيرُ اِلٰى بَيْتِ الْاَهْوَالِ وَاِذَا حُمِلَ عَلَى الْجَنَازَةِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ طُوبٰى لَكَ اِنْ كُنْتَ تَائِبًا وَطُوبٰى لَكَ اِنْ اَصْحَبَكَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَوَيْلٌ لَكَ اِنْ اَخَذَتْكَ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِذَا وُضِعَ لِلصَّلٰوةِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ كُلُّ عَمَلٍ عَمِلْتَهُ تَرَاهُ السَّاعَةَ اِنْ كَانَ عَمَلُكَ خَيْرًا تَرَاهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا تَرَاهُ وَاِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ عَلٰى شَفِيرِ الْقَبْرِ نُودِيَ بِثَلٰثٍ يَا ابْنَ اٰدَمَ كُنْتَ عَلٰى ظَهْرِي ضَاحِكًا فَصِرْتَ فِي بَطْنِي بَاكِيًا وَكُنْتَ عَلٰى ظَهْرِي فَرِحًا فَصِرْتَ فِي بَطْنِي حَزِينًا وَكُنْتَ عَلٰى ظَهْرِي نَاطِقًا فَصِرْتَ فِي بَطْنِي سَاكِتًا وَاِذَا اَدْبَرَ النَّاسُ عَنْهُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عَبْدِي بَقِيتَ وَحِيدًا فَرِيدًا وَتَرَكُوكَ فِي ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَقَدْ عَصَيْتَنِي لِاَجْلِهِمْ

فَانَا اَرْحَمُكَ الْيَوْمَ رَحْمَةً تَتَعَجَّبُ مِنْهَا وَاَشْفِقُ عَلَيْكَ شَفَقَةَ الْوَالِدَيْنِ عَلَى الْوَلَدِ

آٹھواں باب ذکر مین ندا کے بعد نکلنے روح کے

اور حدیث مین آیا ہے کہ جب جدا ہوتی ہے روح بدن سے تب آسمان سے تین آوازین آتی ہین کہ اے بیٹے آدم کے کیا تونے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھے چھوڑا تونے دنیا کو جمع کیا یا دنیا نے تجھ کو جمع کیا۔ تو نے دنیا کو قتل کیا یا دنیا نے تجھے قتل کیا اور جب رکھا جاتا ہے میت تختہ غسل پر تب پھر تین ندا آتین ہین کیون بیٹے آدم کے کہان ہے وہ تیرا قوی ہاتھ اب کس نے تجھے سست کیا۔ کیا ہوئی وہ تیری زبان فصیح اب کس نے چپکا کردیا۔ کہان گئے تیرے رفیق اور کسنے تجھے اکیلا چھوڑ دیا اور جب رکھا جاتا ہے کفن پر تو پھر تین آوازین آتی ہین اب تو جاتا ہے سفر کو بے توشہ اور نکلتا ہے اپنے مکان سے پھر ہرگز نہ پھریگا۔ اور اب تو چلا خوف کے مکان مین۔ اور جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے تب تین ندا مین آتی ہین خوش ہو اے بندے اگر تو توبہ کرنیوالا ہے اور خوش ہو اگر ہنسایا تجھے حقتعالی کے رضامندی نے اور جب رکھا جاتا ہے جنازہ نماز کے لیے تب پھر ندا آتی ہے کہ اے فرزند آدم جتنے عمل تو نے کیے ہین سب آج دیکھیگا اگر عمل تیرا خیر ہے تو خیر دیکھیگا اور اگر شر ہے تو شر ہی دیکھیگا اور جسوقت اُتارا جاتا ہے جنازہ قبر کے کنارے پر تب تین آوازین قبر سے آتی ہین کہ اے بیٹے آدم کے تو تھا میری پیٹھ پر ہنسنے والا اب ہوا میرے پیٹ مین رونے والا۔ تو تھا میری پیٹھ پر خوش اب ہوا میرے پیٹ مین غمگین۔ تو تھا میری پیٹھ پر بولنے والا اب ہوا میرے پیٹ مین چپکا۔ اور جب لوگ وہان سے پیٹھ پھیرتے ہین تب حق جل و علا فرماتا ہے اے بندے میرے رہا تو تنہا اکیلا چھوڑ دیا لوگون نے تجھے اندھیری گور مین اور انھین کے سبب سے تو نے میری نافرمانی کی پھر اب ہم تجھ پر ایسی رحمت کرین گے تو تعجب کریگا اور ایسی شفقت کرینگے جیسے مان باپ فرزندون پر کرتے ہین

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِیْ ذِکْرِ نِدَاءِ الْاَرْضِ وَالْقَبْرِ

قال انس بن مالک رضی الله عنه ان الارض تنادی کل یوم بعشر کلمات فتقول یا ابن آدم تسعی علی ظهری ومصیرک فی بطنی تاکل الحرام علی ظهری وتاکلک الدود فی بطنی وتعصی علی ظهری وتعذب فی بطنی وتضحک علی ظهری وتبکی فی بطنی وتفرح علی ظهری وتحزن فی بطنی وتجمع علی ظهری وتذوب فی بطنی وتختال علی ظهری وتذل فی بطنی وتمشی مسرورا علی ظهری وتقع حزینا فی بطنی وتمشی فی النور علی ظهری وتقع فی ظلمات فی بطنی وتمشی بالجماعة علی ظهری وتقع وحیدا فی بطنی

توان باب ذکر مین ندا سے زمین اور گور کے

فرمایا ہی انس ابن مالک نے راضی ہو الله تعالی اُنسے کہ زمین ہر روز ندا کرتی ہی دس کلمون کے ساتھ اسے ابن آدم پس کہتی ہی کہ ہر روز میری پیٹھ پر دوڑتا ہے اور تجھے کھاوینگے کیڑے میرے پیٹ مین - تو خدا کی نافرمانی کرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو عذاب کیا جائیگا میرے پیٹ مین - تو ہنستا ہے میری پیٹھ پر اور تو رووے گا میرے پیٹ مین - تو شاد ہے میری پیٹھ پر اور تو غمناک ہوگا میرے پیٹ مین - تو حرام جمع کرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو گلے گا میرے پیٹ مین - تو تکتا پھرتا ہے میری پیٹھ پر اور تو خوار ہو جائیگا میرے پیٹ مین - اب چلتا ہے تو بشاش میری پیٹھ پر آخر کو گریگا تو غمزدہ میرے پیٹ مین ابھی تو چلتا ہے روشنی مین میری پیٹھ پر آئندہ کو پڑے گا اندھیرے مین میرے پیٹ مین - اب تو چلتا ہے ساتھ رفیقون کے میری پیٹھ پر آخر رہے گا تو اکیلا میرے پیٹ مین

وفی الخبر ان القبر ینادی کل یوم ثلث مرات فیقول انا بیت الوحشة انا بیت الظلمة انا بیت الدیدان یقال ان القبر ینادی کل یوم خمس مرات فیقول انا بیت الوحدة فاجعل مونس قراءة القران انا بیت الظلمة فنور لی بصلوة اللیل انا بیت التراب فاجعل الفراش من العمل الصالح انا بیت الافاعی فاجعل التریاق بسم الله الرحمن الرحیم واهراق الدموع انا بیت سوال منکر ونکیر فاکثر علی ظهری

ذکر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور حدیث مین آیا ہے کہ گور پکارتی ہے ہر روز تین بار۔ کہتی ہے مین مکان وحشت کا ہون مین مکان تاریکی کا ہون۔ مین گھر کیڑون کا ہون اور کہا جاتا ہے کہ قبر ماتم کرتی ہے دن مین پانچ بار۔ اور کہتی ہی مین مکان تنہائی کا ہون پس قراءۃ قرآن کو میرا رفیق بنا۔ اور مین گھر ہون تاریکی کا نماز شب سے مجھے روشن کر۔ مین ہون مکان خاک کا عمل نیک کو میرا بچھونا بنا۔ مین ہون گھر سانپ کا میرے زہر کی دوا کر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور آنسو بہانے کو۔ اور مین ہون گھر سوال منکر ونکیر کا تو اکثر میری پیٹھ پر کیا کر ذکر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِیْ ذِکْرِ نِدَاءِ الرُّوْحِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْجَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کُنْتُ قَاعِدَۃً مُرَبَّعَۃً فِی الْبَیْتِ وَاِذَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَارَدْتُّ اَنْ اَقُوْمَ لَہٗ کَمَا کَانَتْ عَادَتِیْ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَکَانَکِ فَقَعَدْتُّ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ فِیْ حِجْرِیْ وَنَامَ مُسْتَلْقِیًا فَجَعَلْتُ اَطْلُبُ شَیْبَۃً فِیْ لِحْیَتِہٖ فَرَاَیْتُ فِیْہَا تِسْعَۃَ عَشَرَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ فَتَفَکَّرْتُ فِیْ نَفْسِیْ وَقُلْتُ اِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا وَتَبْقَی الْاُمَّۃُ بِلَا نَبِیٍّ فَبَکَیْتُ حَتّٰی سَالَ دَمْعِیْ وَوَقَعَتْ قَطْرَۃٌ عَلٰی وَجْہِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَانْتَبَہَ مِنْ نَوْمِہٖ وَقَالَ یَا عَائِشَۃُ لِمَ تَبْکِیْ قُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ حَالٍ اَشَدُّ عَلَی الْمَیِّتِ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا یَکُوْنُ الْحَالُ اَشَدَّ عَلَیْہِ اِلَّا وَقْتَ خُرُوْجِہٖ مِنْ دَارِہٖ فَیَکُوْنُ اَوْلَادُہٗ خَلْفَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ یَا وَالِدَاہُ وَیَقُوْلُ الْوَالِدُ یَا اَبْنَاہُ وَاَشَدُّ الْحَالِ عَلَی الْمَیِّتِ مَتٰی یُوْضَعُ فِیْ لَحْدِہٖ وَیُہَالُ عَلَیْہِ التُّرَابُ وَیَرْجِعُ عَنْہُ اَوْلَادُہٗ وَاَقْرِبَاؤُہٗ وَاَحِبَّاؤُہٗ وَیُسَلِّمُوْنَہٗ اِلَی اللّٰہِ مَعَ عَمَلِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ ہٰذَا شَدِیْدٌ وَاَیُّ حَالٍ اَشَدُّ مِنْہُ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اَشَدَّ الْحَالِ عَلَی الْمَیِّتِ حِیْنَ یَدْخُلُ الْغَسَّالُ دَارَہٗ لِیُغَسِّلَہٗ فَیُخْرِجُ خَاتَمَ الشَّبَابِ مِنْ اِصْبَعِہٖ وَیَنْزِعُ قَمِیْصَ الْعُرُوْسِ مِنْ بَدَنِہٖ وَیَرْفَعُ عِمَامَۃَ الْمَشَائِخِ وَالْفُقَہَاءِ مِنْ رَاْسِہٖ فَیُنَادِیْ رُوْحُہٗ بِصَوْتٍ یَسْمَعُہٗ کُلُّ الْمَخْلُوْقَاتِ

الا الثقلین فیقول یا غسال باللہ علیک انزع ثیابی برفق فان الساعۃ خرجت من تحت ایدی ملک الموت واذا صب علیہ الماء صاح فیقول یا غسال لا تصب علی الماء حارا ولا بارداً فان جسدی مجروح من نزع الروح

دسوان باب ذکر مین نداے روح کے بدن سے نکلنے کے بعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا انھون نے کہ تھی مین اپنے مکان مین چارزانو بیٹھی ہوئی اتنے مین یکایک حضرت رسول اللہ صلعم میرے پاس تشریف لائے تب مین نے چاہا کہ اپنی عادت کے موافق حضرت کی تعظیم کو کھڑی ہون دے مین آپ نے فرمایا اے عائشہ تو اپنی جگہ مین بیٹھی رہ تب بیٹھ گئی اور حضرت نے میری گود مین سر مبارک اپنا رکھ کر چت آرام فرمایا۔ اور مین آپ کی ریش مبارک مین موے سفید ڈھونڈھنے لگی اور انیس بال سفید دیکھے۔ تب مین اپنے دل مین سوچی اور کہا کہ اب حضرت کی رحلت کا دن قریب آیا۔ پھر مین رونے لگی یہان تک کہ آنسو بہ کر ایک قطرہ رخ انور پر ٹپکا تب آپ بیدار ہوئے اور فرمانے لگے اے عائشہ کیون روتی ہو مین بولی یا رسول اللہ میرے باپ ان آپ پر فدا ہون کون حالت میت پر بہت سخت ہے آپ نے فرمایا جسوقت اسکی نعش گھر سے نکلتی ہے اور اولاد اسکی پیچھے سے روتی چلی جاتی ہے۔ باپ کہتا ہے ہاے میرا بیٹا اور بیٹا کہتا ہے ہاے میرا باپ۔ اور اس سے سخت تر حالت وہ ہے کہ جب میت لحد مین رکھی جاتی ہے اور اسکے اوپر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ اور سارے خویش کنبہ فرزند اور دوست پھر کر چلے آتے ہین اور اس کو اسکے اعمال کے ساتھ اللہ تعالی کو سونپ جاتے ہین پھر بعد اس کے فرمایا رسول کریم نے اے عائشہ یہ حال سخت ہے یا اور کوئی حالت اس سے زیادہ سخت اور دشوار ہے مین نے عرض کی خدا اور اس کا رسول خوب دانا ہے۔ تب فرمایا رسول خدا صلعم نے بہت سخت حالت مردے پر اسوقت گذرتی ہے کہ جب غسل دینے والا نہلانے کو اس کے مکان مین آتا ہے اور مردے کی انگلی سے انگوٹھی اور عورت کے تن سے

کرتا کھولتا ہے اور علما اور فقہا کے سر کی پگڑی اتارتا ہے پھر روح پکارتی ہے اور ساری خلقت سوائے جن و انسان کے اُس کی آواز سنتی ہے اور وہ روح کہتی ہے اے غسل دینے والے قسم ہے تجھکو خدا کی نرمی سے اتار میرے کپڑے کیونکہ ابھی مین نکلا ہون ملک الموت کے چنگل سے۔ اور جب ڈالا جاتا ہے میت پر پانی تب وہ چنگھاڑتا ہے اور کہتا ہے اے غسل دینے والے مت ڈال پانی بہت گرم یا بہت ٹھنڈا کیونکہ میرا بدن زخمی ہو رہا ہے جان کے نکلنے سے وَاِذَا غَسَلَهٗ يَقُوْلُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ يَا غَسَّالُ لَا تَمَسَّنِيْ شَدِيْدًا لِاَنَّ جَسَدِيْ مَجْرُوْحٌ بِخُرُوْجِ الرُّوْحِ اور جب اُسکو نہلاتا ہے تب وہ کہتا ہے اے غسال مت چھو بدن میرا بہت زور سے۔ اس لیے کہ میرا تمام تن زخمی ہے جان کے نکلنے سے فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غَسْلِهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ كَفَنِهٖ شَدَّ مَوْضِعَ قَدَمَيْهِ نَادَاهُ يَا غَسَّالُ لَا تَشُدَّ كَفَنَ رَاْسِيْ حَتّٰى يَرٰى وَجْهِيْ اَهْلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَقْرِبَائِيْ لِاَنَّ هٰذَا اٰخِرُ رُؤْيَتِيْ لَهُمْ فَاِنَّ الْيَوْمَ اُفَارِقُ وَلَا اَرَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اور جب اُسکو نہلا دھلا کر کفن پر رکھتا ہے اور دونون قدم باندھتا ہے تب وہ پکارتا ہے اے غسال میرے سر کا کفن مت باندھ تاکہ میری آل و اولاد اور اقربا میرا چہرہ دیکھ لین کیونکہ یہ آخری دیدار میرا ہے انکے واسطے اس لیے کہ مین آج اُنسے جدا ہوتا ہون اب قیامت تک اُن کو نہ دیکھون گا۔

وَاِذَا خَرَجَ الْمَيِّتُ مِنَ الدَّارِ نَادٰى بِاللّٰهِ يَا جَمَاعَتِيْ لَا تُعَجِّلُوْنِيْ حَتّٰى اُوَدِّعَ دَارِيْ وَمَالِيْ ثُمَّ نَادٰى بِاللّٰهِ تَرَكْتُ اِمْرَاَتِيْ اَيِّمًا لَا تُؤْذُوْهَا وَاَوْلَادِيْ يَتِيْمًا لَا تُؤْذُوْهُمْ خَفّٰی اُخْرِجْتُ مِنْ دَارِيْ وَلَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا اور جب نکلتی ہے میت گھر سے تب پکارتی ہے اے میری جماعت تمکو قسم ہے خدا کی جلدی مت کرو تاکہ ہم رخصت ہو لین اپنے مکان اور مال سے۔ پھر پکار کر کہتی ہے قسم خدا کی مینے چھوڑا اپنی جورو کو بیوہ اور اپنی اولاد کو یتیم زنہار تم لوگ اذیت نہ دو اُنھین کیونکہ ہم اپنے مکان سے نکلے ہین پھر ہرگز رجوع نہ کرینگے اُن کی طرف وَاِذَا حُمِلَ عَلَى الْجَنَازَةِ يَقُوْلُ الرُّوْحُ بِاللّٰهِ يَا جَمَاعَتِيْ لَا تُعَجِّلُوْنِيْ حَتّٰى

اَسْمَعُ صَوْتَ اَھْلِیْ وَاَوْلَادِیْ وَاَقْرِبَائِیْ فَاِنَّ الْیَوْمَ اَفَارِقُھُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اور جب
رکھا جاتا ہے جنازے پر تو روح اُس کی پکارتی ہے یا جماعت شتابی مت کرو تاکہ ہم
سن لیں آواز اپنی آل و اولاد و اقربا کی کیونکہ ہم آج اُن سے جدا ہوتے ہیں قیامت
تک وَاِذَا وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِ الْجَنَازَۃِ وَیُخْطُوْہُ ثَلٰثَ خَطَوَاتٍ یُنَادِیْ حَتّٰی یَسْمَعُ کُلُّ
شَیْءٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ یَا کَافَّتِیْ یَا اَحِبَّائِیْ وَاَوْلَادِیْ لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِیْ وَلَا تَلْعَبَنَّ
بِکُمُ الدُّنْیَا کَمَا لَعِبَتْ بِیْ اُعْتَبِرُوْنِیْ فَاِنِّیْ خَلَّفْتُ مَا جَمَعْتُ لِوَارِثِیْ وَلَا یَحْمِلُوْنَ مِنْ
خَطَایَایَ شَیْئًا وَالدَّیَّانُ یُحَاسِبُنِیْ وَاَنْتُمْ تَعِیْشُوْنَ وَتَاْکُلُوْنَ وَتَشْرَبُوْنَ وَتَسْعَوْنَ وَلَا
تَدْعُوْنَ اور جب رکھی جاتی ہے میت کھٹولے پر اور تین قدم لے چلتے ہیں تب اسطرح
پکار کر کہتی ہے کہ سوا جن و انس کے ساری مخلوق سن لیتی ہے اے دوستو اے فرزندو
اے میرے بھائیو ہرگز فریب نہ دے تمکو دنیا جیسا ہمکو فریب دیا تم کو دنیا جیسا ہمکو فریب
دیا اور بازی نہ کرے تمھارے ساتھ جیسی بازی کی ہمارے ساتھ پند حاصل کرو ہم سے
کیونکہ ہم نے اپنا سب مال جمع کیا ہوا اُنھوں کے لیے چھوڑ دیا اور اُنھوں نے میرے
گناہوں سے کچھ بھی اپنی طرف عائد نہ کیا اور خداوند تعالےٰ ہم سے حساب لے گا اور تم
سب جیتے رہو گے اور کھاؤ گے پیو گے اور آسودہ ہو گے پر ہمکو نہ بلاؤ گے وَاِذَا صَلُّوْا
عَلَی الْجَنَازَۃِ وَرَجَعَ بَعْضُ اَصْدِقَائِہٖ وَاَھْلِہٖ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ قَبْلَ الدَّفْنِ یَقُوْلُ بِاللّٰہِ یَا
اِخْوَانِیْ اِنَّ الْمَیِّتَ یُنْسٰی لٰکِنْ لَا بِھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَرَجَعْتُمْ قَبْلَ اَنْ دَفَنْتُمُوْنِیْ وَیَا
اِخْوَانِیْ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْمَیِّتَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّمْھَرِیْرِ فِیْ قُلُوْبِ الْاَحْیَاءِ وَلٰکِنْ لَا بِھٰذِہِ
السَّاعَۃِ اور جب اُس کے جنازے کی نماز پڑھ کر بعض بعض مصلی اُس کے دوستوں اور اہل میں
سے قبل دفن کے پھر جاتے ہیں تب میت کہتی ہے قسم خدا کی اے میرے بھائیو مردہ بیشک
بھلایا جاتا ہے لیکن نہ اسی وقت کہ تم قبل میرے دفن کے پلٹے جاتے ہو اے بھائیو جانو
کہ میت اوپرسے زیادہ ٹھنڈی ہے اپنے دوستوں کے دلوں میں لیکن نہ ابھی وَاِذَا

وَضَعُوْهُ فِي لَحْدِهٖ يَقُوْلُ يَا وَارِثِيْ مَا جَمَعْتُ مَالًا كَثِيْرًا إِلَّا وَتَرَكْتُهُ لَكُمْ فَلَا تَنْسَوْنِي بِكَرَمِ تَذَكُّرِكُمْ وَعَلَّمْتُكُمُ الْقُرْاٰنَ وَالْاَدَبَ فَلَا تَنْسَوْنِيْ بِدُعَائِكُمُ الْخَيْرِ اور جب اُس کو گور مین رکھتے ہین تب کہتی ہے کہ اے میرے ورثہ مین نے بہت سا مال جمع کیا تھا اب تمھارے واسطے چھوڑ چلا ہرگز ہمکو نہ بھولنا اور ہمنے سکھایا تمکو قرآن اور آداب اب اپنی دعاے خیر سے ہمکو نہ بھولیو وَعَلٰى هٰذَا حُكِيَ مِنْ اَبِيْ قِلَابَةَ رض اَنَّهٗ رَاٰى فِي الْمَنَامِ مَقْبَرَةً كَانَتْ قُبُوْرُهَا قَدِ انْشَقَّتْ وَاَمْوَاتُهَا خَرَجُوْا مِنْهَا وَقَعَدُوْا عَلٰى شَفِيْرِ الْقُبُوْرِ وَكَانَ بَيْنَ يَدَيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ طَبَقٌ مِنْ نُوْرٍ وَرَاٰى فِيْمَا بَيْنَهُمْ رَجُلًا مِنْ جِيْرَانِهٖ لَمْ يَرَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَبَقًا مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ مَالِيْ لَا اَرٰى بَيْنَ يَدَيْكَ النُّوْرَ فَقَالَ اِنَّ لِهٰؤُلَاءِ اَوْلَادًا وَاَصْدِقَاءَ وَاَقْرِبَاءَ يَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَتَصَدَّقُوْنَ لِاَجْلِهِمْ وَهٰذَا النُّوْرُ مِمَّا اَهْدَوْا اِلَيْهِمْ وَكَانَ لِي ابْنٌ غَيْرُ صَالِحٍ لَا يَدْعُوْ لِيْ وَلَا يَتَصَدَّقُ لِاَجْلِيْ وَلِهٰذَا لَا نُوْرَ لِيْ وَاَنَا خَجِلٌ بَيْنَ جِيْرَانِيْ فَلَمَّا اَنْتَبَهَ اَبُوْ قِلَابَةَ دَعَا ابْنَهٗ وَاَخْبَرَهٗ بِمَا رَاٰى فِي الْمَنَامِ فَقَالَ الْاِبْنُ اَنَا الْاٰنَ قَدْ تُبْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَلَا اَعُوْدُ اِلٰى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ اَبَدًا فَاشْتَغَلَ عَلَى الطَّاعَةِ وَالدُّعَاءِ وَالصَّدَقَةِ لِاَبِيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ مُدَّةٌ رَاٰى اَبُوْ قِلَابَةَ فِيْ مَنَامِهٖ تِلْكَ الْمَقْبَرَةَ عَلٰى حَالِهَا وَرَاٰى نُوْرًا اَضْوَءَ مِنَ الشَّمْسِ وَاَكْثَرَ مِنْ نُوْرِ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا اَبَا قِلَابَةَ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا عَنِّيْ لِاَنِّيْ بِقَوْلِكَ نَجَوْتُ عَنِ النِّيْرَانِ وَمِنْ خَجَلَةِ الْجِيْرَانِ اور اسی پر ایک حکایت منقول ہے ابو قلابہ سے کہ اونھون نے خواب مین ایک مقبرہ دیکھا کہ اُس کی قبرین ٹوٹ گئین ہین اور مردے نکل کر قبرون کے کنارے پر بیٹھے ہین اور ہر ایک کے سامنے طبق نور کا رکھا ہوا ہے پر اُنہین سے ایک میت کے سامنے طبق نور کا نہین ہے ابو قلابہ اُس سے کہنے لگے کیا سبب ہے کہ ہم تیرے روبرو طبق نور کا نہین دیکھتے۔ اُسنے جواب دیا اِس کا سبب یہ ہے کہ اِن سبھون کی اولاد اور اُن کے اقربا اور دوست اُنکے حق مین دعا کرتے اور اُن کے لیے صدقہ دیتے ہین اسی کی برکت سے اِن کے روبرو یہ نور ہے۔ اور میرا ایک بیٹا فاسق ہے کہ

نہ میرے حق مین دعا کرتا اور نہ میرے لیے صدقہ دیتا ہے اسی واسطے میرے سامنے نور نہین اور مین اپنے پڑوسیون کے پاس شرمندہ ہون۔ لستے مین ابو قلابہ جاگا اور اس کے بیٹے کو بلا کر سب ماجرا خواب کا اس سے بیان کیا سنکر اس کے بیٹے نے کہا ابھی مین توبہ کرتا ہون تیرے سامنے کہ پھر ہرگز ایسے اگلے فعل نکرونگا اور عبادت و دعا کرنے اور اپنے باپ کے نام پر صدقہ دینے مین مشغول ہوا۔ بعد اُسکے جب ایک مدت گذری تب ابو قلابہ نے اُس مقبرے کو خواب مین دیکھا اور اُس شخص بے نور کے روبرو ایک نور آفتاب سے روشن تر اور دوسرے اصحاب قبور کے نور سے زیادہ تر نظر آیا اور اُسنے کہا اے ابو قلابہ اللہ تمکو جزا اسے خیر دے کیونکہ تیرے کہنے سے مین نے نجات پائی نار سے اور ندامت جوار سے وَفِي الْخَبَرِ اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَمَّا دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ بِاِسْكَنْدَرِيَّةَ فَقَالَ الرَّجُلُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ وَاِذَا هُوَ يَرْتَعِدُ فَرَائِصُهُ فَقَالَ مَلَكُ الْمَوْتِ مَا هٰذَا الَّذِي اَرٰى مِنْكَ قَالَ خَوْفًا فَقَالَ اَتَخَافُ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَكْتُبُ كَلَامًا لِتَنْجُوَ مِنَ النَّارِ قَالَ بَلٰى فَدَعَا صَحِيْفَةً وَكَتَبَ بِهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ هٰذَا بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلٌ عَارِفٌ مِنْ رَجُلٍ يَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تَعَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا ثَمَرَةُ سَمَاعِ اِسْمِ الْحَبِيْبِ فَكَيْفَ رُؤْيَتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا بِلَا الْمَوْتِ لَا تَسْوِيْ بِدَانِقٍ لِاَنَّهُ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ قَالَ النَّبِيُّ صلعم اِنَّ الْمَوْتَ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ اور حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت شہر اسکندریہ مین ایک شخص کی روح نکلانے کو حاضر ہوا تب اُس شخص نے کہا تو کون ہے بولا مین ملک الموت ہون سنتے ہی اسکے بدن مین لرزہ آگیا پھر ملک الموت نے پوچھا کانپنے کا سبب کیا ہے اُس نے کہا ڈر سے کہا کیا تو آتش جہنم سے ڈرتا ہے۔ کہا ہان۔ تب کہا ملک الموت نے آیا مین لکھون تیرے لیے ایک ایسا کلام کہ جس کے باعث تو نجات پاوے نار جہنم سے۔ کہا اچھا تب منگوایا ملک الموت نے ایک کاغذ اور اُس مین لکھ دیا بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہا یہ سبب تیری نجات کا ہے

آتش دوزخ سے کہتے ہیں کہ کسی مرد خدا شناس نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے سنا سنتے ہی اپنے دوست کی طرف رجوع کیا اور کہا کہ یہ دوست کے نام سننے کا پھل ہے اُسکا دیکھنا کیا ہوگا۔ پھر کہا کہ دنیا بغیر موت کے ایک دانگ کے برابر قیمت نہیں رکھتی ہے اس لیے کہ موت دوست کو دوست کے نزدیک پہونچا دیتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موت ایک پل ہے جو پہونچا دیتی ہے دوست کو نزدیک دوست کے

الباب الحادی عشر فی ذکر المصیبۃ علی المیت

رُوِیَ فِی الْخَبَرِ اَنَّ مَنْ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَخَرَقَ ثَوْبًا اَوْ ضَرَبَ صَدْرَہٗ فَکَاَنَّمَا اَخَذَ الرُّمْحَ وَحَارَبَ رَبَّہٗ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ

گیارھواں باب ذکر میں مصیبت کے میت پر

مروی ہے حدیث میں کہ جس شخص نے مصیبت میں مبتلا ہوکر کپڑے پھاڑے یا سینہ کوٹا گویا اُس نے ہاتھ میں برچھی لی اور اپنے رب سے جنگ کی پناہ چاہتا ہوں نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایسے فعل قبیح سے رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ سَوَّدَ بَابًا عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ اَوْخَرَقَ ثَوْبًا اَوْ خَرَّبَ دُکَّانًا اَوْ کَسَرَ شَجَرَۃً بُنِیَ لَہٗ بِکُلِّ شَجَرَۃٍ بَیْتٌ فِی النَّارِ فَکَاَنَّمَا اَشْرَکَ بِاللّٰہِ وَاَرَاقَ دَمَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَوْمًا وَلَا صَلٰوۃً وَلَا عَدْلًا مَا دَامَ ذٰلِکَ السَّوَادُ عَلٰی بَابِہٖ وَضَیَّقَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قَبْرَہٗ وَاَشَدَّ عَلَیْہِ حِسَابَہٗ وَلَعَنَہٗ کُلُّ مَلَکٍ مَّا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَکُتِبَ لَہٗ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ وَقَامَ مِنْ قَبْرِہٖ عُرْیَانًا وَمَنْ خَرَقَ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ ثَوْبًا خَرَقَ اللّٰہُ دِیْنَہٗ وَاِنْ لَطَمَ خَدًّا اَوْخَمَشَ وَجْھًا حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالَی النَّظْرَ اِلٰی وَجْھِہِ الْکَرِیْمِ اور روایت ہے حضرت نبی کریم صلعم سے کہ جس نے اپنا دروازہ سیاہ کیا وقت مصیبت کے۔ یا اپنے کپڑے پھاڑے یا اپنی دوکان کو ویران کیا۔ یا درخت کاٹ ڈالا تو اُس کے لیے مقابل میں ہر درخت کے ایک ایک مکان جہنم میں بنایا جاتا ہے۔ اس لیے کہ گویا اُس نے شرک باللہ کیا اور ستر انبیا کا خون بہایا۔ اور نہیں

قبول کرتا اللہ تعالی اُسکا روزہ اور اُس کی نماز اور صدقہ جبتک وہ سیاہی اُس کے دریر رہتی ہے۔ اور تنگ کرتا ہے خدا تعالی اُسکی قبر۔ اور اُس سے سخت حساب لیگا۔ اور اُس پر لعنت کرتے ہین تمام فرشتے جو درمیان آسمان اور زمین کے ہین۔ اور لکھے جاتے ہین اُس کے ہزار گناہ۔ اور اپنی قبر سے ننگا اُٹھے گا۔ اور جس شخص نے مصیبت مین کپڑا پھاڑا اللہ تعالے نے اُسکے دین کو پھاڑا۔ اور اگر طمانچہ مارا اپنے گال پر یا نوچا اپنا چہرہ محروم رکھے گا اللہ سبحانہ اُسکے نظر کو اپنے دیدار سے وَفِي الْخَبَرِ إِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ وَجُمِعَتِ الصِّيَاحُ فَيَقُومُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى بَابِ دَارِهِ وَيَقُولُ مَا هٰذَا الصِّيَاحُ وَاللّٰهِ مَا نَقَصْتُ مِنْ اَحَدِكُمْ عُمْرًا وَلَا رِزْقًا وَمَا ظَلَمْتُ عَلَى اَحَدٍ مِنْكُمْ فَاِنْ كَانَ صِيَاحُكُمْ مِنِّي فَاِنِّي عَبْدٌ مَامُوْرٌ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْمَيِّتِ فَاِنَّهُ مَقْصُوْرٌ وَاِنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَاَنْتُمْ كَافِرُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّ لِي فِيْكُمْ عَوْدًا ثُمَّ عَوْدًا قَالَ الْفَقِيْهُ رح اَلنَّوْحُ حَرَامٌ وَلَا بَاْسَ بِالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالصَّبْرُ اَفْضَلُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور خبر مین آیا ہے کہ جب کوئی فرزند آدم کا مرتا ہے اور ماتمی سب جمع ہوتے ہین تب ملک الموت اُس کے گھر کے در پر آکھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کیا ہے یہ ماتم اور یہ چیخ قسم خدا کی ہمنے کسی کی عمر نہین گھٹائی اور نہ کسی کی روزی کم کی اور نہ کسی پر ستم کیا۔ پس اگر چیخ تمھاری ہم سے ہے تو ہم خدا کے بندے تابعدار ہین۔ اور اگر میت سے ہے تو وہ بیچارہ مجبور ہے اور اگر اللہ سبحانہ سے ہے تو تم کافر ہو۔ قسم خدا کی بیشک ہم تم مین بار بار آوینگے۔ کہا ہے فقیہ رح نے کہ نوحہ حرام ہے اور میت کے لیے رونا کچھ مضائقہ نہین مگر صبر بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے صابر لوگ اپنا اجر بے حساب حاصل کرینگے۔ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صلعم اَنَّهُ قَالَ النَّائِحَةُ وَمَنْ حَوْلَهَا وَمَنْ يَسْمَعُهَا فَعَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ اور مروی ہے نبی صلعم سے کہ ماتم کرنے والا اور جو اُسکے گرد ہی اور جو اُسکو سنتا ہے سب پر لعنت خدا اور ملائکہ اور انسان کی ہوتی ہے وَحُكِيَ لَمَّا مَاتَ حَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ رض اِعْتَكَفَ اِمْرَاَتُهُ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً وَاحِدَةً فَلَمَّا كَانَ رَاْسُ الْحَوْلِ

رَفَعُوا الفُسْطَاطَ فَسَمِعُوا صَوْتًا مِّنْ جَانِبِ هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا اور کہا جاتا ہے کہ جب انتقال فرمایا حضرت امام حسن ابن علی رضہ نے تب اُنکی بی بی سنے اعتکاف کیا اُن کی قبر پر ایک برس۔ جب برس پورا ہوا تب اُٹھایا لوگون نے خیمہ تو سنی ایک جانب سے یہ آواز کیا پایا تم سنے جو کھو یا تھا۔ وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهُ لَمَّا مَاتَ ابْنُهُ اِبْرَاهِیْمُ رضہ دَمِعَتْ عَیْنَاهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رضہ اَلَسْتَ قَدْ نَهَیْتَنَا عَنِ الْبُکَاءِ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ صَوْتَیْنِ فَاجِرَیْنِ اَحْمَقَیْنِ صَوْتِ النَّوْحِ وَصَوْتِ الْغِنَاءِ وَخَمْشِ الْوَجْهِ وَشَقِّ الْجُیُوْبِ وَلٰکِنْ هٰذَا رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الرُّحَمَاءِ ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْقَلْبُ یَحْزَنُ وَالْعَیْنُ تَدْمَعُ بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ اور روایت ہے رسول خدا صلعم سے کہ جب بیٹے آپ کے ابراہیم نے رحلت فرمائی تو آنسو دیدہ مبارک سے جاری ہوئے۔ تب عبد الرحمن بن عوف رضہ نے عرض کی کیا آپ نے ہم کو رونے سے منع نہ کیا تھا آپ نے فرمایا ہان دو آواز بد احمق سے ایک نوحے کی اور دوسری رگ کی۔ اور منھ نوچنا اور گریبان پھاڑنا۔ مگر یہ صرف رونا رحمت ہے کہ نازل کرتا ہے اللہ تعالی اُسکو دلین رحیمون کے پھر آپ فرمانے لگے اے ابراہیم تیری جدائی مین میرا دل غمگین اور میری آنکھون سے آنسو جاری ہے۔ رُوِیَ عَنْ وَهْبِ ابْنِ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضہ اَنَّ اَبَا حَفْصٍ عُمَرَ رَاٰی اِمْرَاَةً تَبْکِیْ عَلٰی مَیِّتٍ فَنَهَاهَا فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَعْهَا یَا اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّ الْعَیْنَ بَاکِیَةٌ وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَهْدَ حَدِیْثٌ روایت ہے وہب بن کیسان سے اور وہ روایت کرتا ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ ابو حفص عمر رضہ نے ایک عورت کو کسی میت پر روتے دیکھا اور اُسے منع کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اے عمر چھوڑ دے اُس کو کیونکہ آنکھ رونے والی اور نفس مصیبت زدہ اور عہد نیا ہونے والا ہے

الباب الثانی عشر فی ذکر الصبر علی المیت

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهُ قَالَ اَوَّلُ مَا کَتَبَ الْقَلَمُ فِیْ لَوْحِ الْمَحْفُوْظِ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ وَخَیْرُ خَلْقِیْ مَنِ اسْتَسْلَمَ بِقَضَائِیْ وَ
صَبَرَ عَلٰی بَلَائِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَائِیْ اَکْتُبُہٗ صِدِّیْقًا وَاَبْعَثُہٗ مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ
وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ بِقَضَائِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَائِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَائِیْ فَلْیَخْرُجْ مِنْ تَحْتِ
سَمَائِیْ وَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَائِیْ

بارھوان باب میت پر صبر کرنے کے ذکر مین

روایت کی گئی ہے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے کہا جو لکھا قلم نے لوح محفوظ مین حکم سے اللہ تعالی کے سو یہ ہے کہ مین بے شک معبود برحق ہون نہین ہے کوئی معبود سوا میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا بندہ اور میرا رسول اور خلق سے بہتر ہے۔ جو شخص راضی ہوا میری قضا پر اور صبر کیا میری بلا پر اور شکر کیا میری نعمتون کا مین اسکو صدیق لکھونگا اور اُٹھاونگا اُسے صدیقون مین قیامت کے دن۔ اور جو شخص ناراض ہو میری قضا سے اور صبر نہ کرے میری بلا پر اور شاکر نہ ہو میری نعمتون کا اُس کو لازم ہے کہ میرے آسمان کے نیچے سے نکلجائے اور دوسرا رب اپنا میرے سوا ڈھونڈھ لے وَفِي الْخَبَرِ قَالَ الْفَقِیْہُ اَلصَّبْرُ عَلَی الْبَلَاءِ وَذِکْرُ اللّٰہِ عِنْدَ الْمَصَائِبِ مِمَّا یُوْجِبُ عَلَی الْاِنْسَانِ صَدَقَۃً لِاَنَّہٗ اِذَا ذَکَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَرَضِیَ بِقَضَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ کَتَبَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ الصِّدِّیْقِیْنَ اور خبر مین آیا ہے کہ کہا ہے فقیہ نے صبر نا بلا پر اور یاد کرنا اللہ کو وقت مصیبت کے واجب کرتا ہے انسان پر صدقہ اس لیے کہ جب اُس نے یاد کیا اللہ تعالے کو ہر مکان مین اور راضی ہوا قضائے الٰہی پر شیطان کے ملنے کو یعنی اُس کی مرضی کے خلاف تب لکھا اُس کو اللہ تعالی نے صدیقون مین قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَلصَّبْرُ عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَوْجُہٍ صَبْرٌ عَلَی الطَّاعَۃِ وَصَبْرٌ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ وَصَبْرٌ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَی الطَّاعَۃِ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ثَلٰثَ مِائَۃِ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ

أعطاه الله تعالى يوم القيامة ست مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والأرض ومن صبر على المصيبة أعطاه الله تعالى تسعمائة درجة ما بين كل درجتين كما بين العرش والثرى ويقال ما بين العرش والثرى مرتين فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ صبر تین ہے۔ ایک تو صبر طاعت پر۔ دوسرا صبر معصیت پر۔ تیسرا صبر مصیبت پر۔ پس جس نے صبر کیا طاعت پر بخشے گا اُس کو اللہ تعالیٰ تین سے درجے قیامت کے دن ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا درمیان آسمان اور زمین کے ہے۔ اور جس نے معصیت پر صبر کیا عطا کریگا اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن چھ سے درجے ہر درجے میں فاصلہ آسمان اور زمین کا۔ اور جس نے مصیبت پر صبر کیا عنایت فرماوے گا حق تعالیٰ اُس کو نو سے درجے ہر درجے میں فاصلہ عرش اور خاک کا۔ اور بعض کہتے ہیں اُس کا دونا۔

الباب الثالث عشر في ذكر خروج الروح من البدن

وفي الخبر إذا وقع العبد في النزع وحبس لسانه يدخل عليه أربع ملائكة فيقول الأول السلام عليك أنا موكل بأرزاقك طلبت في الأرض شرقا وغربا فما وجدت من رزقك لقمة فدخلت الساعة ثم يدخل الثاني فيقول السلام عليك أنا موكل بشربك من الماء وغيره طلبت شرقا وغربا فما وجدت منه شيئا فرجعت الساعة ثم يدخل الثالث فيقول السلام عليك أنا موكل بأنفاسك طلبت شرقا وغربا فما وجدت نفسا واحدة من أنفاسك ثم يدخل الرابع فيقول السلام عليك أنا موكل بآجالك وأعمالك طلبت في الأرض شرقا وغربا فما وجدت لك ساعة ثم يدخل عليه أحد الكرام الكاتبين فيقول السلام عليك أنا موكل بشأنك فيخرج صحيفة سوداء فيعرض عليه فيقول انظر إليه فعند ذلك يسيل عرقه ثم ينظر يمينا وشمالا خوفا من قراءة الصحيفة فيعمد الملك فيضعه على الوسادة ثم يبعد الملك فيدخل ملك الموت عن يمينه بملائكة الرحمة وعن يساره بملائكة العذاب ومنهم من يجذب الروح جذبا ومنهم

مَن يَّنزع نزعًا ومنهم من ينشط نشطًا فاذا بلغ الحلقوم فجبذبد باخذه كملك الموت فاذا كان من اهل السعادة تودي الى ملائكة الرحمة وان كان من اهل الشقاوة تودى الى ملائكة العذاب فياخذ الملائكة الروح فيعرج بها وان كان من اهل السعادة يقول الله ارجعوا الى بدنه حتى ينظر ما يكون من جسده ثم يهبط الملائكة والروح معهم فيضعونه وسط الدار فينظر من يخرج عليه وهو لا يطيق الكلام ثم نشيع الجنازة الى قبره والله عز وجل عاذ بالروح الى جسده وخلف الرواة فيه

تیرھواں باب بدن سے روح نکلنے کے بیان میں

خبر میں آیا ہے کہ جب کسی بندے پر حالت نزع کی طاری ہوتی ہے اور اُس کی زبان بند ہو جاتی ہے تب آتے ہیں اُس کے پاس چار فرشتے اول اُن میں سے کہتا ہے السلام علیک میں متعین ہوں تیری روزی پر میں نے مشرق سے مغرب تک تمام تلاش کیا پر تیری روزی کا ایک نوالہ بھی نہ ملا اب میں تیرے نزدیک آیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے السلام علیک میں متعین ہوں تیرے پانی وغیرہ پر تمام دنیا میں ڈھونڈھا مگر ایک قطرہ بھی تیرے حصے کا نہ پایا اب میں پھر آیا۔ پھر تیسرا آکر بولتا ہے السلام علیک میں متعین ہوں تیرے دموں پر میں نے مشرق و مغرب سب تلاش کیا پر تیرے لیے ایک دم بھی نہ پایا پھر چوتھا فرشتہ آتا ہے اور بولتا ہے میں متعین ہوں تیری عمر اور تیرے اعمال پر میں نے سارے جہان میں پورب سے پچھم تک ڈھونڈھا لیکن ایک ساعت بھی نہ پائی۔ بعد اِن چاروں کے ایک فرشتہ کراماً کاتبین میں سے آتا ہے اور کہتا ہے السلام علیک ہم متعین ہیں تیرے اعمال پر پھر نکالتا ہے ایک کالا صحیفہ اور سامنے رکھ کر بولتا ہے اسے دیکھ تب اُس وقت اُس کا پسینہ بہنے لگتا ہے اور صحیفہ کے پڑھنے کے خوف سے دہنے بائیں دیکھتا ہے پس وہ فرشتہ تکیہ لگا کر بٹھا دیتا ہے اور آپ دور چلا جاتا ہے۔ بعد اس کے حاضر ہوتا ہے ملک الموت اُس کے داہنے فرشتے رحمت کے اور بائیں فرشتے عذاب

انکے بعضے انمین سے نرمی روح نکالتا ہے اور بعضے بزور اور بعضے بخوشی - پھر جب روح حلق تک پہنچتی ہے تب ملک الموت اسکو پکڑتا ہے- بعد اُس کے اگر وہ نیک بخت ہو تو بلاتے جاتے ہین فرشتے رحمت کے - اور اگر بد بخت ہے تو پکارے جاتے ہین فرشتے عذاب کے پھر لیتے ہین ملائکہ روح کو اور اُسے اوپر چڑھاتے ہین - پس اگر وہ نیک بخت ہے تو فرماتا ہے حق سبحانہ تعالی پھیر دو اُسے بدن کی طرف تاکہ سب حال اپنے تن کا دیکھے بعد اُسکے فرشتے روح کو ساتھ لیے ہوئے اُترتے ہین اور بیچ گھر مین رکھدیتے ہین تب اپنے بیگانے کو دیکھتا ہے مگر طاقت بات کرنے کی نہین رکھتا - پھر وہ فرشتے پیچھے پیچھے جنازے کے قبر تک جاتے ہین اور اللہ عزوجل پھر روح کو قالب مین ڈال دیتا ہے اور اختلاف کیا ہے راویون نے اس امر مین فَقَالَ بَعْضُهُمْ تُجْعَلُ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِہٖ کَمَا کَانَ تَاْتِیْ حَیَاتِہٖ فِی الدُّنْیَا وَتُجْلَسُ وَیُسْاَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ یَکُوْنُ السُّوَالُ لِلرُّوْحِ دُوْنَ الْجَسَدِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ یَدْخُلُ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ یَکُوْنُ الرُّوْحُ بَیْنَ جَسَدِہٖ وَکَفَنِهٖ وَفِیْ کُلِّ ذٰلِکَ قَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ وَالصَّحِیْحُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ الْعَذَابُ فِی الْقَبْرِ وَلَا یَشْتَغِلُ بِکَیْفِیَّتِهٖ بعضے نے کہا ہے ڈال دی جاتی ہے روح بدن مین بدستور حالت حیات کے دنیا مین اور بٹھایا جاتا ہو اور سوال کیا جاتا ہے - اور بعض نے کہا کہ سوال روح سے ہوتا ہے نہ بدن سے - اور بعضے کہتے ہین کہ آوے گی روح بدن مین سینے تک - اور دوسرے کہتے ہین کہ رہتی ہے روح درمیان بدن اور کفن کے - اور ہر ایک روایت پر احادیث وارد ہین - مگر علما کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ بندہ عذاب قبر کی تصدیق کرے اور اُس کی کیفیت کا خیال کرے قَالَ الْفَقِیْهُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْجُوْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَعَلَیْهِ اَنْ یَّلَازِمَ اَرْبَعَةَ اَشْیَاءَ وَیَجْتَنِبُ عَنْ اَرْبَعَةِ اَشْیَاءَ اَمَّا الْاَرْبَعَةُ الَّتِیْ یُلَازِمُهَا فَهِیَ مُحَافَظَةُ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَکَثْرَةُ تَسْبِیْحٍ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاَشْیَاءَ تُضِیْئُ فِی الْقَبْرِ وَتُوَسِّعُهٗ وَاَمَّا الْاَرْبَعَةُ الَّتِیْ یَجْتَنِبُ عَنْهَا الْکِذْبُ

وَالْخِيَانَةُ وَالنَّمِيمَةُ وَالْبَوْلُ کہا ہے فقیہ نے جو شخص عذاب قبر سے نجات چاہے وہ چار خصلتوں
کو اختیار کرے ۔ اور چار سے پرہیز کرے ۔ اول چار یہ ہیں کہ حفاظت نماز کی اور صدقہ اور
تلاوت کلام مجید کی اور کثرت تسبیح کی کیونکہ یہ چیزیں قبر کو روشن اور وسیع کرتی ہیں اور
دے چار کہ جن سے پرہیز لازم ہے جھوٹ اور خیانت اور چغلی اور پیشاب قَالَ النَّبِيُّ
صلعم اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ ثُمَّ يَهْبِطُ الْمَلَكَانِ الْغَلِيظَانِ
يَخْرِقَانِ الْاَرْضَ بِاَنْيَابِهِمَا وَهُمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبُّكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ
وَمَا دِينُكَ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ صلعم وَدِينِي
الْاِسْلَامُ وَقِبْلَتِي الْكَعْبَةُ وَاِمَامِي الْقُرْاٰنُ فَيَقُولَانِ لَهُ نَمْ كَنَوْمِ الْعَرُوسِ وَيَفْتَحَانِ لَهُ
كُوَّةً عِنْدَ رَاْسِهِ يَنْظُرُ مِنْهَا اِلٰى مَنْزِلِهِ وَمَقَرِّهِ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يَعْرُجَانِ مَعَ رُوحِهِ وَيَجْعَلُ
الرُّوحُ فِي قَنَادِيلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فرمایا نبی صلعم نے پاک صاف رہو بول سے کیونکہ سارا عذاب
قبر اسی سے ہے ۔ پھر اترتے ہیں دو فرشتے قریب جو کھودتے ہیں زمین کو اپنے پنجوں سے
دونوں منکر و نکیر ہیں پس اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون اور تیرا نبی کون اور تیرا
دین کیا ہے اگر وہ نیک ہی تو جواب دیتا ہے اللہ تعالی میرا رب اور محمد صلعم میرے نبی اور اسلام
میرا دین اور کعبہ میرا قبلہ اور قرآن شریف میرا امام ہے ۔ تب وے دونوں اس سے کہتے ہیں
کہ تو سورہ جس طرح سے دلہن سوتی ہے اور کھول دیتے ہیں اس کے سر کے پاس ایک
دریچہ کہ اس سے دیکھتا ہے اپنا مقام جنت میں ۔ بعد اس کے اوپر لیجاتے ہیں روح کو
اور رکھ دیتے ہیں قندیلوں میں جو لٹکتی ہیں عرش پر ۔ وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّي لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مِنَ الدُّنْيَا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ
اَغْفِرَ لَهُ اِلَّا اَقْتَصُّ مِنْهُ سَيِّئَاتِ عَمَلِهِ بِسُقْمٍ فِي جَسَدِهِ اَوْ ضِيقٍ فِي مَعِيشَتِهِ اَوْ بِمَا يُصِيبُهُ مِنْ
غَمٍّ وَاِنْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ شَيْءٌ شَدَّدْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ حَتّٰى يَلْقَانِي وَلَا سَيِّئَةَ
عَلَيْهِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا اُخْرِجُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مِنَ الدُّنْيَا وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ لَا اَغْفِرَ لَهُمْ

إلا وفيته بكل حسنة عمله بصحة في جسده وفرح يجده وسعة في رزقه فإن بقي
حسناته شيء تهون عليه عند الموت حتى يلقاني ولا حسنة له. روایت ہے ابوہریرہ
سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ مین نہین نکالتا کسی بندے
کو اپنے بندون مین سے دنیا سے درحالیکہ مین اُسے بخشنا چاہتا ہون مگر قبض کرتا ہون اُسکے
بُرے عملون کو بسبب بیماری بدن یا تنگی معاش یا پہونچنے غم کے۔ اور اگر اُس کے
گناہون سے کچھ باقی رہ جاتا ہے تو مرنے کے وقت اُس پر شدت ڈالتا ہون یہانتک کہ
گناہ سے پاک ہو کر میرے دیدار سے مستفیض ہوتا ہے۔ قسم ہے مجھکو اپنی عزت اور جلال
کی کہ نہ نکالتا ہون مین کسی بندے کو اپنے بندون سے دنیا سے درحالیکہ مین ارادہ اُسکے
بخشنے کا نہین رکھتا مگر پورا کرتا ہون مقابلہ مین ہر ایک عمل نیک اُس کی صحت بدن
مین اور فرحت طبیعت مین اور وسعت روزی مین پھر اگر اُس کی نیکیون سے کچھ باقی
رہتا ہے تو آسان کر دیتا ہون اُس کی موت کے وقت یہانتک کہ بدون نیکی کے
میری ملاقات کرتا ہے قال الاسود کنا انا وعائشة رض مع ابيها اذ سقط فسطاط
على انسان فضحكوا فقالت عائشة رض سمعت عن رسول الله صلعم ما من مؤمن
يشتاك شوكة الا رفع بها اليه حسنة وحط بها سيئة وقد قيل لا خير في
لا يصيبه المرض ولا في مال لا يصيبه النوائب کہا ہے اسود نے کہ تھا مین اور ہم
حضرت عائشہ رض ساتھ اپنے باپ کے کہ ناگاہ گر پڑا خیمہ کسی آدمی پر اور سب کے سب ہنس
پڑے تب فرمایا حضرت عائشہ رض نے کہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلعم سے کہ کوئی مؤمن ایسا
نہین کہ گڑے اُسے کانٹا مگر درحالیکہ اُٹھایا جاتا ہے اُس کی طرف ایک حسنہ اور گرایا
جاتا ہے اُس سے ایک سیئہ اور بھی کہا گیا ہے کہ نہین خیر ہے اُس بدن مین جسکو مرض لاحق
نہ ہوا اور نہ اُس مال مین جسے حادثہ نہ پہونچا ہو۔ وفي الخبر عن النبي صلعم ان المؤمن
اذا كان في انقطاع من الدنيا واقبال الى الاخرة ينزل عليه الملائكة من السماء

تبیض الوجوہ وکان وجوہہم کالشمس ومعہم الکفان من اکفان الجنۃ وحنوط من حنوط الجنۃ فیجلسونہ ویوسعونہ مد البصر ثم یجی ملک الموت فیجلس عند راسہ فیقول اخرجی ایتہا النفس المطمئنۃ الی مغفرۃ اللہ تعالی ورضوانہ فیخرج ویسیل من نفسہ کما یسیل القطرۃ من السقا فیاخذونہا ویلفونہا فی ایدیہم ویدرجونہا فی تلک الاکفان یخرج منہ الریح کالمسک فیقولون ہذا روح فلان فلا یذکرونہ الا باحسن اسمائہ التی کان یدعی بہا واذا انتہوا الی السماء فتحت لہ ابواب السماء السبعۃ وتبعتہ ملائکۃ من کل سماء حتی ینتہوا الی السماء السابعۃ فینادی مناد من العرش من قبل اللہ تعالی اکتبوا کتابہ فی علیین وردوہ الی الارض

اور خبر مین وارد ہے نبی صلعم سے سچ ہے کہ مومن جب دنیا سے الگ ہوکر آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تب اترتے ہین اس کے پاس فرشتے آسمان سے گورے چہرے والے جن کا چہرہ آفتاب کی طرح روشن ہے۔ اور ان کے ساتھ کفن ہوتا ہے کفنون سے جنت کے اور خوشبوئی ہوتی ہے خوشبوئیون سے بہشت کی۔ پس بٹھاتے ہین اس کو اور وسعت دیتے ہین درازی نگاہ کی۔ بعد اس کے آتا ہے ملک الموت اور اس کے قبر کے نزدیک بیٹھتا ہے اور کہتا ہے اے نفس مطمئنہ! اللہ تعالی کی مغفرت کی طرف نکل۔ تب وہ نکلتا ہے اور پانی کے قطرے کی طرح بہتا ہے پھر پکڑتے ہین اس کو اور اپنے ہاتھ مین لیکر اس کفن مین لپیٹتے ہین جس سے بو مشک کی آتی ہے۔ اور کہتے ہین یہ فلانے کی روح ہے اور نہین یاد کرتے اس کو مگر ساتھ بہترین اس نام کے کہ پکارا جاتا تھا دنیا مین۔ اور جب آسمان مین پہونچتے ہین تب کھولے جاتے ہین دروازے ساتون آسمان کے اور ہر ایک آسمان کے فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہین یہان تک کہ ساتوین آسمان مین پہونچتے ہین۔ تب ندا کرتا ہے ایک منادی عرش سے اللہ تعالی کی جانب سے کہ لکھو اسکی کتاب علیین مین اور پھیر دو اسے زمین

في قبره. قال الله سبحانه منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة أخرى ثم ترد
روحه إلى جسده ويأتيه ملكان فيقولان من ربك إلى الآخر ثم يسألانه ما تقول لهذا
الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله أنزل القرآن عليه آمنت به وصدقته
فينادي ملك من السماء صدق عبدي فافرشوا له فرشا من الجنة وافتحوا له بابا
من الجنة فرمایا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ زمین سے پیدا کیا ہمنے تمکو اور پھر اُدھر پھیر دونگا
اور پھر دوبارہ اُسی سے نکالونگا۔ پس پھیر دیتے ہین اُس کی روح کو بدن کی طرف۔
تب آتے ہین دو فرشتے اور پوچھتے ہین من ربک آخر تک پھر سوال کرتے ہین کہ یہ شخص جو تم
مین مبعوث ہوا ہے اُس کی شان مین تو کیا کہتا ہے۔ وہ بولتا ہے یہ رسول خدا ہین قرآن مجید
ان پر اُترا ہے ہم اُنپر ایمان لائے اور اُن کی تصدیق کی۔ تب ایک فرشتہ آسمان سے
پکارتا ہے کہ سچ کہا میرے بندے نے اب اِس کے لیے بچھونا بہشت کا بچھادو اور دروازہ
جنت کا کھول دو۔ قال الراوي فيأتيه من ريحها وطيبها ويفسح له بابا في قبره مدى
بصره ثم يأتيه رجل أحسن الثياب وأطيب الريح فيقول له أبشر بالذي بشرك ربك
فيقول من أنت يرحمك الله ما رأيت في الدنيا أحسن منك فيقول أنا عملك الصالح
وإن كان الكافر الفاجر إذا احتضر الموت نزل عليه ملائكة من السماء معهم
لباس العذاب فيجلسون بعيدا منه مدى بصره حتى يجيء ملك الموت فيجلس
عند رأسه ويستخرج روحه من بدنه كما يستخرج السفود من الصوف المبلول و
إذا خرج لعنه كل شيء بين السماء والأرض فيسمعه كل شيء إلا الثقلين فيصعد
إلى السماء الدنيا فيغلق فينادي من قبل الله تعالى ردوه إلى مضجعه فيرد إلى قبره
فيأتيه منكر ونكير بأهول ما يكون من الأهوال أصواتهما كالرعد القاصف و
أبصارهما كالبرق الخاطف يخرقان الأرض بأنيابهما فيجلسانه فيقولان من ربك
فيقول لا أدري فينادي من جانب القبر فيضربانه بالمقمعة من الحديد

لو اجتمع الخلائق کلھا لم یستقلوھا یستقل بھا کثرۃ فیضیقہ حتی یختلف اضلاعہ ثم یاتیہ رجل قبیح الوجہ منتن الریح فیقول جزاک اللہ شرا فواللہ ما علمت الا کنت بطیئا عن طاعۃ اللہ سریعا فی معصیتہ فیقول من انت ما رایت فی الدنیا اسوء منک فیقول انا عملک الخبیث ثم یفتح لہ باب من النار فینظر الی مقعدہ من النار فلا یزال ذلک حتی یقوم الساعۃ کہاہے راوی نے کہ جنت کی آنے لگتی ہے ہوا خوشبو اور ایک دروازہ اُس کی قبر سے حد نظر تک کھل جاتا ہے پھر آتا ہے اُس کے پاس ایک شخص لطیف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے اور کہتا ہو کہ خوش ہو خوشخبری دی تجھ تیرے رب نے۔ پس وہ پوچھتاہے کہ تو کون ہے رحم کرے تجھپر اللہ تعالےٰ مین نے دنیا مین تجھسے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا تب وہ جواب دیتا ہے کہ مین تیرا عمل نیک ہون۔ اور کافر بدکار ہو تو جب اُس کی موت آتی ہے تب اُترتے ہین فرشتے عذاب کے آسمان سے لباس عذاب کا اپنے ساتھ لیے ہوئے اور اُس سے دور بیٹھتے ہین پھر آتا ہی ملک الموت اور اُس کے سرہانے بیٹھتا ہے اور اُس کی روح بدن سے نکالتاہے جیسا کہ دھنیا دُھنے ہوئے پشم سے ریشہ نکالتاہے۔ اور جب نکلتی ہے روح تب اُسکو لعنت کرتی ہے جتنی چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور سوا جن وانس کے سب اُسکو سنتے ہین۔ بعد اُسکے چڑھتی ہے وہ روح فلک اول پر اور وہ بند کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے ندا آتی ہے کہ پھیر دو اُسے اُس کی قبر کی طرف۔ تب پھیری جاتی ہے۔ پھر آتے ہین منکر ونکیر بڑی مہیب صورت کے ساتھ آواز اُن دونون کی مثل رعد کی اور آنکھین اُنکی بجلی کی طرح کھودتے ہین زمین کو اپنے دانتون سے بیٹھتے ہین اُسکے پاس اور پوچھتے ہین کون ہے رب تیرا وہ کہتاہے کہ مین نہین جانتا تب قبر کی طرف سے ندا آتی ہے کہ مارین اُس کو لوہے کے گدرسے کہ اگر تمام خلق جمع ہو سرکا نہ سکے اُسکو اور شعلہ نکلتاہے اُس کی قبر سے اور گور اُس کی تنگ ہوتی ہے کہ پسلیان اُس کی ادھر کی

اُدھر اور اُدھر کی ادھر گھس جاتی ہین ۔ بعد اسکے آتا ہے ایک شخص بدصورت بدبو اور کہتا ہے
جزا دے تجھے اسد تعالی بُری ۔ قسم خدا کی تو نے کوئی عمل نہ کیا مگر یہی کہ طاعت مین دیری
اور گناہ مین جلدی کی ۔ تب پوچھتا ہے تو کون ہے تجھسا بدصورت مین نے دنیا مین
کسی کو نہ دیکھا وہ کہتا ہے کہ مین تیرا عمل بد ہون پھر کھولتا ہے اُس کے لیے دروازہ جہنم
کا اور وہ دیکھتا ہے اپنا مقام نار مین ہمیشہ قیامت تلک اسی حالت مین رہتا ہے
وَفِي الْخَبَرِ يَجْلِسُ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قَالَ النَّبِيُّ صلعم
مَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَتَهَا اٰمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اور خبر مین آیا ہے
کہ بیٹھتا ہے مومن اپنی قبر مین سات روز اور کافر چالیس روز ۔ اور فرمایا ہے نبی صلعم نے
کہ جو شخص جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو مرا ہے اسد تعالی اُسکو عذاب قبر سے نجات دیتا ہی
وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رض اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ يَجِيْءُ مَلَكٌ وَيَقْعُدُ
عِنْدَ رَاْسِهٖ وَيُعَذِّبُهٗ وَيَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً وَاحِدَةً بِمِرْزَبَّةٍ فَلَمْ يَبْقَ عُضْوٌ مِّنْهُ اِلَّا يَنْقَطِعُ
وَيَلْهَبُ فِيْ قَبْرِهٖ نَارٌ ثُمَّ قِيْلَ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ مُسْتَوِيًا فَصَاحَ صَيْحَةً يَسْمَعُ
مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِمَ فَعَلْتَ بِيْ هٰذَا وَلِمَ تُعَذِّبُنِيْ اَنَا
اُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَاُؤَدِّي الزَّكٰوةَ وَاَصُوْمُ شَهْرَ رَمَضَانَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اُعَذِّبُكَ
بِاَنَّكَ مَرَرْتَ يَوْمًا بِمَظْلُوْمٍ وَهُوَ يَسْتَغِيْثُ بِكَ فَلَمْ تُغِثْهُ وَصَلَّيْتَ يَوْمًا وَلَمْ
تَتَنَزَّهْ مِنْ بَوْلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ نُصْرَةَ الْمَظْلُوْمِ وَاجِبٌ اور روایت ہے
ابی امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہ جب مرتا ہے کوئی آدمی اور رکھا جاتا ہے اپنی قبر مین تب
آتا ہے ایک فرشتہ اور بیٹھتا ہے اُس کے سر کے پاس ۔ اور عذاب کرتا ہے اُس کو اور
مارتا ہے ہتھوڑے سے کہ تمام بدن اُسکا چور ہو جاتا ہے ۔ اور قبر سے آگ بھڑکتی ہی پھر کہا جاتا
ہے اُس کو اٹھ حکم سے خدا کے پس جب وہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے تو ایسا غل مچاتا ہے کہ سوا جن
و انس ساری خلقت مشرق و مغرب کی سنتی ہے ۔ پھر کہتا ہے تو نے میرے ساتھ یہ فعل

کیون کیا اور کیون مجھ پر عذاب کیا مین نے نماز پڑھی زکوٰۃ دی رمضان کے روزے رکھے۔ تب وہ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ مین۔ اس لیے تجھ پر عذاب کرتا ہون کہ ایک دن تو ایک مظلوم کے نزدیک گذرا اُس نے تجھسے فریاد کی پر تو نے اُس کی فریاد نہ سنی۔ اور ایک روز تو نے نماز پڑھی جس حال مین تو بول سے پاک نہ تھا۔ پس ظاہر ہوئی اُس سے یہ بات کہ مدد مظلوم کی واجب ہے کما روی عن النبی صلعم من رای مظلوما فاستغاث به فلم یغثه ضرب به فی قبره مائة سوط من النار چنانچہ روایت ہے نبی صلعم سے کہ جسنے مظلوم کو دیکھا اور اُس نے فریاد کی پھر اسکی فریادرسی نکی تو مارے جائینگے اُس کی قبر پر سو کوڑے آگ کے وروی عن عبد الله ابن عمر رض قال قال رسول الله صلعم اربعة نفر یبعثهم الله یوم القیامة علی منابر نور فیدخلهم فی الرحمة قیل ومن اولئک یا رسول الله قال من اشبع جائعا وفرغ غازیا فی سبیل الله واعان ضعیفا واغاث مظلوما اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رض سے کہا انھون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخص کو اللہ تعالی قیامت کے دن نور کے منبرون پر بٹھائیگا اور اُن کو اپنی رحمت مین داخل کرے گا۔ پوچھا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا جس نے بھوکے کو کھلایا۔ اور غازی مجاہد کی تنظیم کی۔ اور مدد ضعیف کی کی اور مظلوم کی فریاد کی۔ روی عن انس ابن مالک رض قال قال رسول الله صلعم اذا وضع المیت فی قبره واهیل التراب علیه یقول اهله واولاده واقرباه وا سیداه وا شریفاه فیقول ملک الموت اتسمع ما یقول فیقول نعم فیقول انت کنت شریفا فیقول انا العبد وهم یقولون ذلک فیقول یا لیتنی ما کنت شریفا فاذا سکتوا فیضیق القبر حتی تختلف اضلاعه فینادی المیت فی القبر واکسر عظماه واذل مقاماه واموضع تذکماه وا عظم سوالاه حتی یدخل لیلة الجمعة من رجب من عامه فیقول الله تعالی اشهدکم یا ملائکتی انی قد غفرت له سیاٰته ومحوت عنه خطایاه یا حبابه

هٰذِهِ اللّيلة مروی ہے انس بن مالک رضہ سے کہا انھون نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس وقت رکھی جاتی ہے میت قبر مین اور ڈالی جاتی ہے اُسپر خاک تو اُس کے اہل اور اولاد کہتی ہے ہائے میرے والد ہائے میرے سید - ہائے میرے شریف - پس کہتا ہے ملک الموت آیا تو سنتا ہے یہ کیا کہتے ہین وہ بولتا ہے ہان - تب پوچھتا ہے کیا تو سید تھا تو شریف تھا - وہ کہتا ہے کہ مین ایک بندہ ہون لیکن یہ لوگ ایسا کہتے ہین - پھر کہتا ہے کاش مین سید اور شریف نہ ہوتا - اور جب سب چپ ہوتے ہین تب قبر تنگ ہوتی ہے یہانتک کہ پسلیان اُس کی ایک دوسری مین گھس جاتی ہین پس وہ میت قبر مین پکارتی ہو ہائے میری ہڈیون کا ٹوٹنا - ہائے میری خواری کا ہونا - ہائے میری ندامت کا آنا - ہائے سوال کا سخت ہونا - یہانتک کہ آتی ہے رات جمعے کی اُس برس رجب کے مہینے سے تب فرماتا ہے حق تعالی اے میرے ملائک تم گواہ رہو مین نے اس بندے کے گناہون کو بخش دیا اور اُسکی خطاؤن کو مٹا دیا کیونکہ اُسنے شب جمعہ کو بیدار ہی کی ہے

الباب الرابع عشر فی ذکر ملك یدخل فی القبر قبل منکر ونکیر

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم عَنْ اَوَّلِ مَلَكٍ يَدْخُلُ فِي الْقَبْرِ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْلَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يَا ابْنَ السَّلَامِ يَدْخُلُ مَلَكٌ عَلَيْهِ فِي الْمَقْبَرِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ يَتَلَأْلَؤُ وَجْهُهُ كَالشَّمْسِ اِسْمُهُ رُوْمَانُ يَدْخُلُ فَيُقْعِدُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ اُكْتُبْ مَا عَمِلْتَ مِنْ حَسَنَةٍ وَمِنْ سَيِّئَةٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ قَلَمِيْ اَيْنَ قِرْطَاسِيْ اَيْنَ دَوَاتِيْ وَاَيْنَ مِدَادِيْ فَيَقُوْلُ رِيْقُكَ مِدَادُكَ وَاَصَابِعُكَ قَلَمُكَ فَيَقُوْلُ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ اَكْتُبُ وَلَيْسَ مَعِيْ صَحِيْفَةٌ فَقَطَعَ مِنْ كَفَنِهِ قِطْعَةً ثُمَّ وَلَهُ فَيَقُوْلُ هٰذَا صَحِيْفَتُكَ فَاكْتُبْ مَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا مِنْ خَيْرٍ وَّشَرٍّ فَيَكْتُبُ فَاِذَا بَلَغَ اِلَى سَيِّئَاتِهِ يَسْتَحْيِيْ عَنْ كِتَابَتِهٖ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ لِمَ لَا تَكْتُبُ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ اَسْتَحْيِيْ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ يَا خَاطِئُ لِمَ

مَا اَسْتَحْیَیْتَ مِنْ خَالِقِكَ فِی الدُّنْیَا وَتَسْتَحْیِی لِاَجْلِی ثُمَّ یَرْفَعُ الْعَمُودَ وَیَضْرِبُہٗ فَیَقُوْلُ
الْعَبْدُ اِرْفَعْہَا عَنِّیْ حَتّٰی اَکْتُبَہَا فَیَکْتُبُ جَمِیْعَ حَسَنَاتِہٖ وَسَیِّاٰتِہٖ ثُمَّ یَاْمُرُہٗ اَنْ یَطْوِیَہٗ وَیَخْتِمَہٗ
فَیَطْوِیْ فَیَقُوْلُ بِاَیِّ شَیْئٍ اَخْتِمُہٗ وَلَیْسَ مَعِیْ خَاتَمٌ فَیَقُوْلُ الْمَلَكُ اَخْتِمْہُ بِظُفْرِكَ
وَیُعَلِّقُہٗ فِیْ عُنُقِہٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ

چودھوان باب ذکر مین اُس فرشتے کے جو قبل منکر نکیر کے قبر مین آتا ہے

روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون فرشتہ قبل منکر نکیر کے میت کے پاس گور مین آتا ہے۔ آپ نے فرمایا رمان نام ایک فرشتہ جس کا چہرہ آفتاب کا سا روشن ہے وہ قبر مین آتا ہے اور میت کو بٹھا کر کہتا ہے لکھ اپنے اعمال نیک و بد۔ تب وہ کہتا ہے کس سے لکھون کہان میرا قلم کہان کاغذ کہان میری دوات اور کہان سیاہی۔ پھر وہ فرشتہ بولتا ہے تھوک تیرا سیاہی ہے اور انگلیان تیری قلم ہین تب میت کہتی ہے کس مین لکھون کاغذ کہان۔ تب وہ اُس کے کفن سے ایک ٹکڑا کپڑا پھاڑ کر دیتا ہے کہ یہی کاغذ تیرا ہے اسی پر اپنے اعمال نیک و بد جو دنیا مین تو نے کیا ہے لکھ۔ تب لکھتا ہے پھر جب برائیون کے پاس پہونچتا ہے تب شرماتا ہے۔ پس فرشتہ پوچھتا ہے کیون نہین لکھتا ہی کہتا ہے مجھے شرم آتی ہے۔ بولتا ہے فرشتہ اے خطاکار دنیا مین اپنے خالق سے شرم نہ کی اب ہم سے شرم کرتا ہے۔ یہ کہکر گرز اٹھاتا ہے اور اُس کو مارتا ہے تب کہتا ہے وہ بندہ گرز اٹھالے تو مین لکھون پس لکھتا ہے سب نیک و بد۔ پھر حکم کرتا ہے فرشتہ کہ اسے لپیٹ کر مہر کر دے وہ لپیٹ کر پوچھتا ہے کس چیز سے مہر کرون میرے پاس مہر نہین ہے تب وہ کہتا ہے اپنے ناخن سے مہر کر بعد اُس کے وہ صحیفہ اعمال اُسکی گردن مین باندھ دیتا ہے۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰہُ طَائِرَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ ثُمَّ یَدْخُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ مُنْکَرٌ وَنَکِیْرٌ فَاِذَا رَاٰی الْعَاصِیْ کِتَابَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَمَرَہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالْقِرَاءَۃِ فَیَقْرَاُ حَسَنَاتِہٖ وَاِذَا بَلَغَ سَیِّاٰتِہٖ سَکَتَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَ لَا تَقْرَاُ فَیَقُوْلُ

تستحیی منك یارب یقول اللہ تعالی لم ما استحییت منی فی الدنیا والان تستحیی منی ثم العبد ولم ینفعه الندم فیقول اللہ تعالی خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ الایة

چنانچہ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالی نے کہ ہمنے ہر شخص کے پرندے یعنی صحیفہ اعمال کو اُس کی گردن مین لازم کردیا ہے۔ پھر بعد اسکے آتے ہین منکر و نکیر۔ اور جب دیکھیگا گنہ گار اپنے لکھے کو قیامت کے دن اور اللہ تعالی اُس کے پڑھنے کا حکم کرے گا تب حسنات کو تو پڑھے گا لیکن سیأت کے نزدیک جب پہونچے گا تب چپ ہو جائیگا۔ تو اللہ پاک سبحانہ فرماوے گا پڑھتا کیون نہین۔ کہے گا میرے رب مین تجھ سے شرماتا ہون۔ پھر فرماوے گا دنیا مین مجھ سے شرم نہ کی تھی اب حیا کرتا ہے تب وہ بندہ نادم ہوگا اور وہ ندامت کچھ مفید نہ ہوگی۔ پس فرماوے گا جل جلالہ وجل شانہ پکڑواے اور طوق پہناؤ بعد اُس کے جہنم مین داخل کرو آخر آیت تک

الباب الخامس فی ذکر جواب سوال منکر ونکیر فی القبر

وفی الخبر اذا وضع المیت فی القبر اتاہ ملکان اسودان ازرقان صوتهما کالرعد القاصف وابصارهما کالبرق الخاطف یحرقان الارض یاتیا بهما فیاتیان من قبل راسه یقول صلوته لاتاتیان من قبلی لانه رب صلوة صلی فی اللیل والنهار حذرا من هذا الموضع ثم یاتیان من قبل رجلیه فیقولان لاتاتیان من قبلنا فقد کان یمشی الی الجماعة حذرا من هذا الموضع فیاتیان من قبل یمینه یقول الصدقة لاتاتیان من قبلی فقد کان یتصدق حذرا من هذا الموضع فیاتیان من قبل یساره فیقول صومه لاتاتیان من قبلی فقد کان یصوم ویجوع ویعطش حذرا من هذا الموضع فیوقظ کالنائم فیقولان ما تقول فی محمد صلعم فیقول اشهد انه رسول اللہ فیقولان عشت مؤمنا ومت مؤمنا ثم الحکمة فی سوال منکر ونکیر ان الملائکة لما طعنت فی ادم حیث قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها الایة فرد اللہ علیهم وقال انی اعلم ما لا تعلمون فبعث اللہ الملکین

إِلَىٰ قَبْرِ الْمُؤْمِنِ وَيَبْتَلَانِهِ فَيَأْمُرُهُمَا اللّٰهُ أَنْ يَشْهَدَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَلَائِكَةِ بِمَا سَمِعَا مِنْ عَبْدِهٖ لِأَنَّ أَقَلَّ الشُّهُودِ اِثْنَانِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يَا مَلَائِكَتِي أَخَذْتُ رُوْحَهٗ وَتَرَكْتُ مَالَهٗ فِيْ يَدِ غَيْرِهٖ وَزَوْجَتَهٗ فِيْ حِجْرِ غَيْرِهٖ وَجَارِيَتَهٗ فِيْ مِلْكِ غَيْرِهٖ وَمَتَاعَهٗ لِغَيْرِهٖ فَيُسْأَلُ فِيْ بَطْنِ الْأَرْضِ فَلَمْ يُجِبْ عَنْ أَحَدٍ إِلَّا عَنِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ نَبِيِّيْ وَالْإِسْلَامُ دِيْنِيْ

پندرھوان باب جواب مین منکر ونکیر کے قبر مین

خبر مین آیا ہے کہ جب میت قبر مین رکھی جاتی ہے تب آتے ہین دو فرشتے کالے نیلی آنکھون والے آواز ان کی رعد کی طرح آنکھین اُنکی برق کی سی کھودتے زمین اپنے دانتون سے پہلے وہ دونون اسکے سر کی طرف آتے ہین تب نماز کہتی ہی میری طرف مت آؤ کیونکہ اس شخص نے بہت سی نمازین راتون دن کی اس مقام کے ڈر سے پڑھی ہین۔ تب آتے ہین دونون پائون کی جانب۔ وہ کہتے ہین۔ ادھر مت آؤ یہ شخص اسی مقام کے ڈر سے جمعے اور جماعت مین حاضر ہوا ہے۔ پھر آتے ہین داہنے ہاتھ کی طرف۔ تب صدقہ بولتا ہے مت آؤ اسنے بہت سی خیر کی ہے۔ آخر بائین ہاتھ کی جانب گذرتے ہین تب روزہ آکر مانع ہوتا ہے کہ اُس نے بہت صوم کیے ہین بھوکا پیاسا رہا ہے اسی مقام کے خوف سے۔ بعد اُس کے میت کو جگاتے ہین اور پوچھتے ہین کہ تو محمد صلعم کے حق مین کیا کہتا ہے وہ بولتا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ یہ بیشک رسول خدا کے ہین تب وہ کہتے ہین تو جیا مؤمن اور مرا مؤمن۔ اور حکمت اُس سوال مین یہ ہے کہ جب فرشتون نے آدم کی شان مین طعن کیا تھا کہ یا اللہ تو ایسا شخص پیدا کریگا جو دنیا مین فساد کرے تب اللہ تعالی نے اُنکے قول کو رد کیا اور فرمایا ہم خوب جانتے ہین جو تم نہین جانتے ہو اسی سبب بھیجتا ہے اللہ تعالی دو فرشتون کو قبر مین تا کہ وہ پوچھین بعد اسکے حکم دیتا ہے اُنکو کہ فرشتون کے نزدیک گواہی دین جو یہان قبر مین میت سے سنین کیونکہ کم گواہون کے دو شخص ہین

پھیر کے گا حق سبحانہ تعالی اے میرے ملائکہ مین نے اُسکی روح کو لیا اور اُسکی مال کو غیر کے لیے اور اُسکی جورو کو دوسرے کی گود مین اور اُس کی لونڈی کو غیر کی ملک مین اور اُسکی متاع کو دوسرے کے ہاتھ مین چھوڑ دیا سوال کیا جاتا ہے زمین مین تو نہین جواب دیتا مگر مجھ سے

پس کہتا ہے اللہ رب میرا اور محمد نبی میرا اسلام دین میرا ہے

الباب السادس عشر فی ذکر کراما کاتبین

رُوِیَ اَنَّ کُلَّ اِنْسَانٍ مَعَہٗ مَلَکَانِ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ یَکْتُبُ الْحَسَنَاتِ مِنْ غَیْرِ شَہَادَۃٍ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِہٖ یَکْتُبُ السَّیِّاٰتِ وَلَا یَکْتُبُھَا اِلَّا بِشَہَادَۃِ صَاحِبِہٖ وَاِنْ قَعَدَ فَاَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ یَسَارِہٖ وَاِنْ مَشٰی فَاَحَدُھُمَا عَنْ خَلْفِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ اَمَامِہٖ وَاِنْ نَامَ فَاَحَدُھُمَا عِنْدَ رَاْسِہٖ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ خَمْسَۃُ اَمْلَاکٍ مَلَکَانِ لِلَّیْلِ وَمَلَکَانِ لِلنَّہَارِ وَمَلَکٌ لَا یُفَارِقُہٗ فِیْ وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْمُرَادُ بِالْمُعَقِّبَاتِ مَلٰئِکَۃُ اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَیُقَالُ مَلَکَانِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ یَکْتُبَانِ الْاَعْمَالَ مِنْ خَیْرٍ وَشَرٍّ قَلَمُھُمَا لِسَانُہٗ وَدَوَاتُھُمَا حَلْقُہٗ وَمِدَادُھُمَا رِیْقُہٗ وَصَحِیْفَتُھُمَا فُؤَادُہٗ یَکْتُبَانِ اَعْمَالَھُمْ اِلٰی مَوْتِھِمْ

سولھوان باب ذکر مین کراما کاتبین کے

مروی ہے کہ ہر ایک انسان کے ساتھ دو فرشتے ہین ایک داہنی طرف اور وہ لکھتا ہے نیکیان اُسکی بدون گواہی کے اور دوسرا بائین جانب کو وہ لکھتا ہے برائیان اپنے ساتھی کی گواہی سے۔ اور بیٹھنے کے وقت ایک داہنے دوسرا بائین اور چلنے کے وقت ایک آگے دوسرا پیچھے۔ اور سونے کے وقت ایک سر کے نزدیک دوسرا پاؤن کے پاس رہتا ہے۔ اور دوسری روایت مین پانچ فرشتے دو رات کے لیے اور دو دن کے واسطے اور

ایک کوئی وقت اُس سے الگ نہیں ہوتا ہے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ واسطے بندے کے فرشتے آگے اور پیچھے متعین ہیں کہ حکم سے پاک سبحانہ کے نگہبانی کرتے ہیں اُس کی جن و انسان اور شیطانوں سے۔ مراد فرشتوں سے فرشتے شب و روز کے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ دو فرشتے دونوں شانوں کے درمیان ہیں کہ دو سے اعمال نیک اور بد سب لکھتے ہیں قلم اُنکا انگی زبان اور دوات اُن کی اُسکا حلق اور سیاہی اُن کی اُسکا تھوک اور کاغذ اُنکا دل اُسکا لکھتے ہیں اعمال اُسکا موت تک رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّ صَاحِبَ الْیَمِیْنِ اَمِیْرٌ عَلٰی صَاحِبِ الشِّمَالِ فَاِذَا عَمِلَ سَیِّئَۃً وَاَرَادَ صَاحِبُہٗ اَنْ یَّکْتُبَہَا قَالَ لَہٗ صَاحِبُ الْیَمِیْنِ اَمْسِکْ قَلَمَکَ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰہَ لَمْ یَکْتُبْ عَلَیْہِ شَیْئًا وَاِنْ لَمْ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ کَتَبَ سَیِّئَۃً وَاحِدَۃً وَاِذَا قُبِضَ رُوْحُ الْعَبْدِ وَوُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ یَقُوْلُ الْمَلَکَانِ یَارَبِّ وَکَّلْتَنَا بِعَبْدِکَ لِنَکْتُبَ عَمَلَہٗ وَقَدْ قَبَضْتَ رُوْحَ عَبْدِکَ فَائْذَنْ لَنَا اَنْ نَصْعَدَ اِلَی السَّمَاءِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہُمَا السَّمَاءُ مَمْلُوَّۃٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یُسَبِّحُوْنَنِیْ وَیُہَلِّلُوْنَنِیْ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ قُوْمَا سَبِّحَا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ وَکَبِّرَا وَہَلِّلَا وَاکْتُبَا ذٰلِکَ الثَّوَابَ لِعَبْدِیْ حَتّٰی اَبْعَثَہٗ مِنْ قَبْرِہٖ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ سَمَّاھُمْ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ لِاَنَّہُمْ اِذَا کَتَبُوْا حَسَنَۃً یَصْعَدُوْنَ بِہَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَعْرِضُوْنَ عَلَی اللّٰہِ وَیَشْہَدُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّ عَبْدَکَ فُلَانًا عَمِلَ لَکَ حَسَنَۃً کَذَا وَکَذَا وَاِذَا کَتَبُوْا مِنْ عَبْدٍ سَیِّئَۃً یَصْعَدُوْنَ بِہَا اِلَی السَّمَاءِ مَعَ الْغَمِّ وَالْحُزْنِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا کِرَامًا کَاتِبِیْنَ مَا فَعَلَ عَبْدِیْ فَیَسْکُتَانِ حَتّٰی یَسْاَلَ اللّٰہُ ثَانِیًا وَثَالِثًا فَیَقُوْلُوْنَ اِلٰہِیْ اَنْتَ سَتَّارٌ اَمَرْتَ عِبَادَکَ اَنْ یَّسْتُرُوْا عُیُوْبَہُمْ فَاِنَّہُمْ یَقْرَؤُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ کِتَابَکَ وَیَحْمَدُوْنَکَ لِسَتْرِ عُیُوْبِہِمْ فَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلِہٰذَا یُسَمُّوْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ روایت کی گئی ہے نبی صلعم سے کہ داہنے طرف کا فرشتہ حاکم ہے بائین جانب والے پر پس جب بندہ کوئی عمل بد کرتا ہے اور بائین طرف والا چاہتا ہے کہ اُسے لکھے تب داہنی طرف والا اُس کو

لکتا ہے کہ روک لے اپنا قلم سات ساعت کے لیے پھر اگر اُسنے توبہ کی تو نہ لکھا کچھ اور اگر توبہ نہ کی تو وہ ایک برائی لکھ لی اور جب روح اُس کی قبض کی گئی اور قبر مین رکھا گیا تب کہتے ہین دونون فرشتے اے رب تو نے ہم کو اپنے بندے کا عمل لکھنے کے لیے وکیل گردانا اور اُس کی روح تو نے قبض کی اب حکم دے کہ اوپر لیجاوین اُسے آسمان تک۔ تب فرماتا ہے اللہ تعالی آسمان میرا ہے فرشتون سے کہ سب کے سب میری تسبیح اور تہلیل کرتے ہین۔ پھر فرماتا ہے قسم ہے بزرگی کی میری اور جلال میرے کی کہ تم دونون کھڑے ہو اور تسبیح کرو میرے بندے کی قبر پر اور تکبیر پڑھو اور لا الٰہ الا اللہ پڑھو تم دونون اور اُس کا ثواب میرے بندے کے حق مین لکھو جب تک مین اُسے قبر سے اٹھاؤن ۔ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالی نے کہ کراما کاتبین جانتے ہین آنکو کراما کاتبین اس لیے کہتے ہین کہ جب یہ کسی بندے کی نیکی لکھ کر آسمان مین لیجاتے ہین تب جناب باری مین پیش کرتے ہین اور آپ اُس پر گواہی دیتے ہین اور کہتے ہین کہ یا اللہ تیرے فلانے بندے نے ایسے ایسے عمل کیے ہین۔ اور جب کسی کی بُرائی لکھ کر لیجاتے ہین ساتھ غم واندوہ کے تو فرماتا ہے اللہ تعالی اے کراما کاتبین میرے بندے نے کیا کیا تب یہ چپ رہ جاتے ہین یہانتک کہ حق سبحانہ جل شانہ دوسری تیسری بار پوچھتا ہے۔ پھر کہتے ہین یا اللہ تو ستار ہے اور اپنے بندون کو عیب چھپانے کے لیے حکم کیا ہے وہ پڑھتے رہتے ہین تیری کتاب سے بزرگ اور ہمیشہ تیری حمد کرتے ہین اب تو اُن کے عیبون کو چھپا اس لیے کہ تو غیب دان ہے پس اسی سبب سے اُن کا نام کراما کاتبین ہوا ہے

الباب السابع عشر فی ذکر الروح بعد الخروج کیف یاتی الی القبر

قَالَ النَّبِیُّ صلعم اِذَا خَرَجَ الرُّوْحُ مِنْ جَسَدِ بَنِیْ اٰدَمَ وَمَضَتْ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ الرُّوْحُ یَارَبِّ ائْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَمْشِیَ وَاَنْظُرَ اِلٰی جَسَدِیَ الَّذِیْ کُنْتُ مَعَهَا فَیَاْذَنُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ اَنْ یَّجِیْءَ اِلٰی قَبْرِهٖ وَیَنْظُرُ مِنْ بَعِیْدٍ وَقَدْ سَالَ الْمَاءُ مِنْ مَنْخَرَیْهِ وَمِنْ فِیْهِ

فيبكي بكاء طويلا يقول يا جسدي المسكين يقول يا حبيبي هل تذكر أيام
حياتك في هذا المنزل ومقام الوحشة والبلاء والغم والكربة والحزن والندامة
ثم يمضي فإذا مضت خمسة أيام يقول يا رب ائذن لي لأنظر إلى جسدي فيأذنه
الله فيأتي إلى قبره وينظره من بعيد وقد سال الدم من منخريه وفيه وجرى
من أذنيه صديد وقيح فيبكي بكاء طويلا ويقول يا جسدي المسكين أتذكر أيام
حياتك في هذا المنزل الغم والهم والمحنة والديدان والعقارب أكلت الديدان
لحومك ومزقت جلدك وأعضاءك ثم يمضي فإذا كانت سبعة أيام يقول يا رب
ائذن لي حتى أنظر إلى جسدي فيأذن الله تعالى فيأتي إلى قبره فينظر من بعيد
وقد وقع فيه الدود فيبكي بكاء شديدا ويقول أتذكر أيام حياتك أين أولادك
وأين أقرباؤك وعشيرتك ودارك وعقارك وأين إخوانك وأصدقاؤك
ورفقاؤك وجارك الذي كانوا يحبونك في حياتك اليوم يبكون عليك

سترھواں باب ذکر میں روح کے بعد نکلنے کے کیونکر آتی ہے قبر میں

فرمایا ہے نبی صلعم نے کہ جب نکلی روح تن سے بنی آدم کی اور گذرتے ہیں تین دن تو کہتی ہے ارواح اے رب میرے حکم دے ہم کو کہ چلیں اور جس بدن میں ہم تھے اسے دیکھیں تب حکم دیتا ہے اللہ تعالی اور وہ آتی ہے اپنی قبر میں اور دور سے دیکھتی ہے کہ وہ دونوں نتھنوں اور سینہ سے پانی بہ رہا ہے۔ تب چلا کر روتی ہے اور کہتی ہے اے میرے مسکین بدن اے میرے پیارے اس منزل اور مقام وحشت اور بلا اور غم اور سختی اور حزن اور ندامت میں زندگی کے ایام تجھی یاد ہیں یا نہیں یہ کہکر چلی جاتی ہے۔ پھر جب پانچ روز گذرتے ہیں تب کہتی ہے اے رب اجازت دے تاکہ اپنے جسم کو جاکر دیکھوں پھر اجازت لیکر آتی ہے اور دور سے دیکھتی ہے کہ اس کے نتھنوں اور منھ سے خون اور کان سے زرد پانی اور پیپ بہہ رہی ہے تب ڈاڑھ مار کر روتی ہے۔ اور کہتی ہے اے میرے جسم مسکین ایام حیات

کے اس تمام غم و رنج اور کیڑون اور سانپ بچھوؤن مین کچھ یاد ہے یا نہین - کیڑے تیرا گوشت کھا گئے اور جسم اور سارا بدن پھٹ کر جدا جدا ہو گیا - یہ کہکر چلی جاتی ہے - پھر جب سات دن گذرتے ہین تو کہتی ہے اے میرے رب اذن دے مجھکو کہ مین اپنا بدن دیکھون تب اذن ہوتا ہے اور آکر دور سے اپنی گور کو دیکھتی ہے کہ تمام تن مین کیڑے پڑ گئے ہین تب بہت روتی ہے - اور کہتی ہے کہان ہین میرے پیارے جسم زندگانی کے دن بھی کچھ یاد ہین کہان تیری اولاد کہان تیرے اقربا اور خویشاوند کہان گھر کہان زمین و زراعت کہان بھائی کہان دوست اور رفیق اور ہمسایہ آج روتے ہین تجھ پر وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یَدُوْرُ رُوْحُهٗ حَوْلَ دَارِهٖ شَهْرًا فَیَنْظُرُ اِلٰی مَا خَلَّفَهٗ مِنْ مَالِهٖ کَیْفَ یُقْسَمُ وَکَیْفَ یُؤَدِّیْ دُیُوْنُهٗ فَاِذَا تَمَّ شَهْرٌ رُدَّ اِلٰی حُفْرَتِهٖ فَیَدُوْرُ حَوْلَ قَبْرِهٖ حَوْلًا وَیَنْظُرُ مَنْ یَدْعُوْلَهٗ وَیَحْزَنُ عَلَیْهِ وَاِذَا تَمَّتْ سَنَةٌ رُفِعَ رُوْحُهٗ اِلٰی حَیْثُ یُجْمَعُ الْاَرْوَاحُ اِلٰی یَوْمِ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ قَالَ اللّٰهُ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ وَالرُّوْحُ الْاٰیَة یُقَالُ الرُّوْحُ فِیْهَا الرَّحْمَةُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کَمَا قُرِئَ الرُّوْحُ بِالْفَتْحِ وَالضَّمِّ مَعْنَاهُ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَةُ وَمَعَهُمُ الرُّوْحُ وَالرَّیْحَانُ اور روایت کی گئی ہے ابی ہریرہ رض سے کہ جس وقت مرتا ہے کوئی مومن تو گھومتی ہے روح اُسکے گرد مکان کے ایک مہینے تک پھر دیکھتی ہے اپنے مال متروکہ کو کہ کسطرح وارثون مین بٹتا ہے اور کیونکر اس کے دین ادا کیے جاتے ہین - جب مہینا پورا ہوا تو پھر آتی ہے گور کی طرف اور گرد گھومتی ہے ایک برس تک اور دیکھا کرتی ہے کون اُسکو دعا کرتا ہے اور کون اُسپر غم کھاتا ہے - اور برس تمام ہونے کے بعد اُٹھائی جاتی ہے وہ روح وہان جہان سب ارواح مجتمع رہتی ہین صور پھکنے کے دن تک فرمایا ہے حق سبحانہ جلشانہ نے کہ اُترتے ہین فرشتے اور روح کہتے ہین کہ مراد روح سے اس آیت مین رحمت ہے مومنون پر چنانچہ یہ لفظ بالفتح اور بالضم دونون پڑھا گیا ہے معنی یہ ہے کہ اُترتے ہین ملائکہ درحالیکہ ساتھ اُنکے روح و ریحان ہے - وَیُقَالُ الرُّوْحُ مَلَکٌ عَظِیْمٌ یَنْزِلُ مَعَ حَرَسَتِهٖ

المؤمنين كما قال فيه وقيل الروح يحل في جميع البدن لان الموت في جميع البدن
يدل عليه قوله تعالى قل يحييها الذي انشأها اول مرة اور بعضے کہتے ہین روح ایک
فرشتہ عظیم ہے کہ اترتا ہے مومنون کی حرمت کے لیے گویا اُس مین حلول کرگیا ہے۔ اور
بعضے کہتے ہین کہ روح سرایت کرتی ہے سارے بدن مین کیونکہ موت حلول کرتی ہے تمام
جسم مین چنانچہ قول الٰہی اس پر دال ہے تو کہدے اور جتا دے اے محمد رسول صلعم ان منکرون
کو جلا دیگا ان سڑی ہڈیون کو وہی قادر حکیم جس نے انھین پہلے عدم سے عالم وجود مین موجود
کیا فان قيل ما الفرق بين الروح والروان قلنا هما واحد لكن الروح يذهب ويجئ
والبدن لا يتحرك لكنا الروان يذهب ويجئ والروح لا يتحرك ثم موضع الروح في الجسد
غير معين وموضع الروان بين الحاجبين فاذا زال الروح مات العبد لا محالة و
اذا زال الروان ينام وكما ان الماء اذا صب في القصعة ووضع في البيت ووقع
الشمس عليها وشعاعها في السقف يتحرك ولم يتحرك القصعة من موضعها كذلك
الروح مسكنه في البدن وشعاعها في العرش وهو الروان فيرى الرؤيا في الملكوت
ثم اذا نام العبد خرج الروح من انفسه وصعد الى السماء وينوب بنيابة النفس
في البدن مثلا پھر اگر کہا جائے کیا فرق ہے روح اور روان مین تو ہم کہین گے دونون ایک
ہی ہین لیکن روح جاتی اور آتی ہے اور بدن نہین ہلتا ہے اُسی طرح روان جاتا اور
آتا ہے اور روح نہین ہلتی ہے بعد اس کے مقام روح کا بدن مین غیر معین ہے اور مقام روان
کا دونون ابرو مین ہے۔ پس جب زائل ہوتی ہے روح تو مرجاتا ہے بندہ بیشک۔ اور
جب زائل ہوجاتا ہے روان تب سو جاتا ہے جسطرح سے ڈھالا جاوے پانی پیالے مین
اور رکھا جاوے وہ پیالہ مکان کے اندر اور آفتاب اُسپر پڑے اور شعاع اُس کی چھت
مین ہلتی ہے مگر پیالہ اپنے مقام سے نہین ہلتا اسطرح مسکن روح کا بدن مین اور شعاع
اُس کی عرش مین ہے اور وہی روان ہے پس دیکھتا ہے خواب عالم ملکوت مین پھر جب سوتا

ہے بندہ تب نکلتی ہے روح اُس کی ناک سے اور جاتی ہے آسمان مین اور نائب نفس کی ہوتی ہے خدمت مین فَاِنْ قِیْلَ لَوْ کَانَ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ یَصْعَدُ اِلَی السَّمَاءِ وَیَنُوْبُ نِیَابَۃَ النَّفْسِ فِی الْخِدْمَۃِ فَرُوْحُ الْکَافِرِ اَیْنَ یَکُوْنُ قِیْلَ رُوْحُ الْکَافِرِ اَیْضًا یَصْعَدُ اِلَّا اَنَّہٗ یَلْعَنُہٗ الشَّیَاطِیْنُ فَیَکُوْنُ مَعَ الشَّیَاطِیْنِ پھر اگر کوئی کہے کہ اگر روح مومن کی جاتی ہے آسمان پر اور نائب نفس کی ہوتی ہے خدمت مین تو روح کافر کی کہان رہتی ہے تو کہا جائیگا کہ روح کافر کی بھی جاتی ہے آسمان مین مگر لعنت کرتے ہیں اُسپر شیاطین اور وہ رہتی ہے شیطانون مین فَاِنْ قِیْلَ لَوْ ذَھَبَ الرُّوْحُ کَانَ یَنْبَغِیْ اَنْ لَّا یَتَنَفَّسَ قِیْلَ مِنْ وُجُوْہٍ اَحَدُھَا مَا قَالُوْا یَذْھَبُ الرُّوْحُ مِنْہُ وَلٰکِنَّہٗ یَبْقٰی فِیْہِ الْحَیٰوۃُ وَالنَّفَسُ لِاَنَّھُمَا لَیْسَا بِرُوْحٍ اَلَا تَرٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الرُّوْحُ اَرْبَعَۃٌ لِلْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَلِسَائِرِھِنَّ نَفَسٌ وَحَیٰوۃٌ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ التِّرْمِذِیْ اَلرُّوْحُ رُوْحَانِ رُوْحٌ بِہِ الْحَیٰوۃُ وَالنَّفَسُ وَرُوْحٌ بِہِ الْحَرَکَۃُ فَاِذَا نَامَ الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الرُّوْحُ الَّذِیْ بِہِ الْحَرَکَۃُ وَلٰکِنْ لَمْ یَخْرُجِ الرُّوْحُ الَّذِیْ بِہِ الْحَیٰوۃُ وَالنَّفَسُ وَاَمَّا مَسْکَنُ الرُّوْحِ بَعْدَ الْقَبْضِ فَقَدْ قِیْلَ مَسْکَنُہٗ الصُّوْرُ فِیْہِ ثُقْبٌ بِعَدَدِ کُلِّ حَیَوَانٍ یُخْلَقُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنْ کَانَ مِنْھُمَا مُنَعَّمًا فَھُنَا مُنَعَّمًا وَاِنْ کَانَ مُعَذَّبًا فَھُنَاکَ مُعَذَّبًا پھر اگر کہا جاوے کہ اگر جاتی ہے روح لازم ہے کہ انسان تنفس نہ کرے ۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کئی وجہون سے ۔ ایک یہ کہ کہا ہے راویون نے روح جاتی ہے لیکن نفس اور حیات باقی رہتی ہے کیونکہ یہ دونون روح نہین ہین ۔ آیا نہین دیکھتا ہے تو کہ روایت کی ہے عبداللہ بن عباس رض نے کہ روح چار ہین انسان اور جن اور ملائک اور شیاطین کے لیے اور سب کے لیے نفس اور حیات ہے اور کہا ہے محمد بن ترمذی نے کہ روح دو ہین ۔ ایک روح ایسی ہے کہ اس کے نفس اور حیات ہے اور دوسری روح ایسی ہے کہ اُس کے سبب سے حرکت ہے پھر جب سوتا ہے انسان تو نکلتی ہے اُس سے وہ روح جس سے حرکت ہے نہ وہ روح کہ جس سے

حیات اور نفس ہے لیکن مسکن روح کا بعد قبض کے بعضون نے کہا صور ہے جس مین
سوراخ ہین ساتھ شمار کل حیوان کے جو پیدا ہونگے قیامت تک اگر آسایش یہان
ہے تو وہان بھی آسایش ہے اور اگر یہان سختی ہے تو وہان بھی سختی ویقال انّ ارواح
المؤمنین فی حواصل طیر اخضر فی الجنۃ وارواح الکافرین فی حواصل طیر اسود
فی النار اور بعضے کہتے ہین کہ ارواح مومنون کی سبز چڑیون کے پوٹے ہین ہونگی
بہشت مین۔ اور ارواح کافرون کی سیاہ چڑیون کے پوٹے مین رہین گے نار مین
ویقال انّ ارواح المؤمنین اذا قبضت رفعتها ملائکۃ الرحمۃ الی السماء الرابعۃ
بالاعزاز والاکرام فینادی منادٍ من قبل اللہ تعالی اکتبوها فی علیین ثم
ردوها الی الارض فیرد روحه فی جسده ویفتح له باب الجنۃ فینظر الی موضعه
منها حتی یقوم الساعۃ وانّ ارواح الکافرین اذا قبضت رفعتها ملائکۃ
العذاب الی السماء الدنیا فیغلق ابوابها ویؤمر بردها الی [illegible] فیضیق قبره و
یفتح له باب النار فینظر الی مقعده منها حتی یقوم الساعۃ ویدل هذا ایضا قوله
صلعم انهم یسمعون قرع نعالکم وانها منعت من کلامٍ اور بعضون نے کہا ہے کہ ارواح
مومنون کی جس وقت قبض کیجاتی ہین تو ملائکہ رحمت کے اسے اٹھا لے جاتے ہین چوتھے
آسمان پر ساتھ اعزاز واکرام کے پس وہان اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ لکھو اسکو
علیین مین پھر پھیر دو زمین مین تب روح آتی ہے تن مین۔ اور کھولا جاتا ہے اس کے لیے
دروازہ جنت کا اسی سے اپنے مقام کو بہشت مین دیکھا کرتی ہے جب تک قیامت قائم ہو۔ اور
روح کافرون کی جب قبض کیجاتی ہے اٹھا لے جاتے ہین ملائکہ عذاب کے پہلے آسمان پر
اور دروازہ بند کرتے ہین اور اس کو گور کی جانب پھیر دیتے ہین اور اس کی قبر تنگ کر دیتے
ہین اور دروازہ جہنم کا اس کے لیے کھولتے ہین جب تک قیامت قائم ہو اپنے مسکن کو
جہنم مین دیکھا کرے اور اسی پر دال ہے قول نبی علیہ السلام کا کہ وہ سنتے ہین آواز کھڑاؤن کی

جو بیون کی گھڑیاں نہین سکتی سُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ عَنْ مَعَادِنِ الْاَرْوَاحِ بَعْدَ الْمَوْتِ
قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ تَكُوْنُ فِي الْجَسَدِ مُؤْنِسًا وَاَجْسَادُهُمْ
حَامِدَةٌ سَاجِدَةٌ لِرَبِّهِ وَاَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ فِي
حَوَاصِلِ طَيْرٍ اَخْضَرَ يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَيَاْكُلُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ
وَاَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي حَوَاصِلِ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ عِنْدَ جِبَالِ الْمِسْكِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَاَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ يَدُوْرُ فِي الْجَنَّةِ لَيْسَ لَهُمْ مَاْوٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
ثُمَّ يَخْدِمُوْنَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ عَلَيْهِمْ دُيُوْنٌ وَمَظَالِمُ مُعَلَّقَةٌ
بِالْهَوَاءِ لَا يَذْهَبُ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى يُؤَدّٰى عَنْهُ الدُّيُوْنُ وَالْمَظَالِمُ وَ
اَرْوَاحُ الْفُسَّاقِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُصِرِّيْنَ يُعَذَّبُ فِي الْقَبْرِ مَعَ الْجَسَدِ وَاَرْوَاحُ الْكَافِرِيْنَ
وَالْمُنَافِقِيْنَ فِي سِجِّيْنِ نَارِ جَهَنَّمَ اور جب پوچھا گیا بعض علما سے حال معادن ارواح کا تو
انھون نے کہا کہ ارواح انبیا علیہم السلام کی جنات عدن مین رہین گی اور جسد سے انس رکھین گی
اور اجسام اُن کے اپنے رب کو سجدہ اور حمد کرینگے۔ اور ارواح شہیدون کی فردوس اعلی مین
درمیان بہشت کے سبز چڑیون کے پیٹ مین رہین گی اور جنت مین اُڑتی پھرین گی او
جہان جائینگی چرے گی پھر پناہ لے گی قندیلون مین جو لٹکتی ہین بہشت مین اور ارواح اولاد
مسلمین کی پیٹ مین کنجشک جنت کے نزدیک پہاڑ مشک کے روز قیامت تک رہین گی او
ارواح اولاد کافرون کی اور مشرکون کی گھومتی پھرے گی جنت مین اور نہ ہوگا اُنکے لیے
کہین ٹھکانا روز قیامت تک پھر وہ خدمت کرینگی مومنین کی۔ اور ارواح اُن مومنون
کی جنپر کسی کا دین یا حق ہے لٹکتی رہین گی ہوا مین نہ جنت مین جاسکے گی نہ آسمان مین
جب تک وہ دین اور وہ حق ادا نہو۔ اور ارواح فاسق مسلمانون کی عذاب کی جائین گی قبر
مین ساتھ جسم کے اور ارواح کافرون اور منافقون کی سجین مین رہین گی قِيْلَ اِنَّ الرُّوْحَ
شَيْءٌ لَطِيْفٌ وَاِنَّهُ لَمَخْلُوْقٌ وَلِذٰلِكَ لَا يُقَالُ اللّٰهُ تَعَالٰى ذُوْ رُوْحٍ لِاَنَّهُ يَسْتَحِيْلُ اَنْ يَكُوْنَ

لا اجسام وقیل ان الروح عرض وقیل انها تنشق من الهوی وهذان القولان
علی من انکر عذاب القبر اور کہا گیا ہے کہ روح جسم لطیف مخلوق ہے اور اسی واسطے
اللہ تعالی کو صاحب روح نہیں کہتے ہیں کیونکہ اس کا محل اجسام ہونا محال ہے۔ اور بعضوں
نے کہا عرض ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہوا سے پھٹ کر نکلتی ہے اور یہ دونوں قول
منکرین عذاب قبر کے ہیں روی ان یہودیا اتی الی رسول اللہ صلعم فسالہ عن الروح
وعن اصحاب الرقیم وعن ذی القرنین فنزل فی شانہم سورۃ الکہف ونزل
فی الروح ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی قیل معناہ من علم ربی
ولا علم لی بہا مروی ہے کہ یہود آئے حضور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور پوچھا حال روح اور اصحاب کہف اور ذی القرنین کا پس نازل ہوئی ان کی شان میں
سورہ کہف۔ اور نازل ہوا حق میں روح کے اے محمد صلعم پوچھتے ہیں یہود تجھ سے حال
روح کا کہہ دے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے یعنی میرے رب کے علم سے اور مجھے اس کا
علم کچھ نہیں ہے وقیل ان الروح لیس بمخلوق لانہ من امر اللہ تعالی وامر اللہ تعالی کلامہ
وقیل معناہ من تکوین ربی بکلمۃ کن فیکون والامر ضربان امر الزامی کامرہ
بالعبادات وامر تکوین کقولہ تعالی قل کونوا حجارۃ او حدیدا او خلقا وکقولہ
تعالی انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون اور بعضوں نے کہا ہے کہ روح
مخلوق نہیں ہے کیونکہ وہ امر الہی سے ہے اور امر اللہ کا کلام ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے
کہ روح میرے رب کی تکوین سے ہے ساتھ کلمہ کن فیکون کے۔ اور امر دو قسم پر ہے ایک
امر الزامی جیسا امر عبادت کا۔ اور دوسرا امر تکوینی جیسا قول سبحانہ تعالی کا کہ اے محمد صلعم
ہو جاؤ تم پتھر یا لوہا یا مخلوق۔ اور جیسا قول اللہ تعالی کا ہے کہ نہیں ہے امر الہی مگر یہی ہے
کہ جب ارادہ کرتا ہے کسی شے کے موجود ہونے کا تو کہتا ہے اس کو موجود ہو جا پس وہ
شے موجود ہو جاتی ہے۔ واما قولہ تعالی نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ فَمَعْنَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰئِكَةُ صَفًّا فَقَدْ قِيْلَ مَعْنَاهُ بَنُوْ اٰدَمَ وَقِيْلَ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَقُوْمُ وَحْدَهٗ صَفًّا لیکن قول اللہ پاک کا نازل ہوا روح الامین تیرے دل پر تا کہ تو ہووے ڈرانے والوں سے۔ یہاں روح سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہیں۔ اور کلام ذات باری کا جس روز کھڑی ہوگی روح اور ملائکہ صف باندھ کر۔ بعضوں نے کہا روح سے غرض بنی آدم ہیں اور بعضوں نے کہا ایک بڑا فرشتہ کھڑا ہوگا ایک صف باندھ کر وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِيْنَ فَمَعْنَاهُ اِذَا اسْتَوٰى خَلْقُ اٰدَمَ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُوْحِيْ فَهٰذَا اِضَافَةُ خَلْقٍ وَقِيْلَ اِضَافَةُ تَكْرِيْمٍ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَاقَةُ اللّٰهِ وَبَيْتُ اللّٰهِ وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا فَقِيْلَ يَعْنِيْ بِهٖ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ لِاَنَّهٗ خُلِقَ مِنْ نَفْخَةِ جِبْرَئِيْلَ عليه السلام وَقِيْلَ يَعْنِيْ بِهِ الرَّحْمَةَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ اَيْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ مگر کلام جناب اقدس الٰہی کہ جب درست کیا ہمنے آدم کو اور پھونک دی اُس میں اپنی روح تب سب فرشتے اُس کے سجدے کے لیے گر پڑے۔ پس معنی اس آیت کے یہ ہے کہ جب تیار اور موجود ہوئی خلقت آدم کی اور پھونکی میں نے اس میں اپنی روح یہ اضافت تخلیق کی ہے اور بعضوں نے کہا اضافت تکریم کی ہے جس طرح سے ناقۃ اللہ و بیت اللہ یعنی اونٹنی خدا کی اور گھر خدا کا۔ لیکن قول حق تعالیٰ کا پس پھونکی ہمنے اُس میں اپنی روح۔ بعضوں نے کہا اُس سے عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں کیونکہ وہ پھونک سے جبرئیل علیہ السلام کی پیدا کیے گئے ہیں اور روح اللہ کہلاتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا روح سے رحمت اللہ کی مراد ہے چنانچہ قول اللہ پاک کا کہ تائید کی اللہ نے اُن کی اپنی روح سے یعنے رحمت سے

۱۸ الباب الثامن عشر فی ذکر الصور والبعث

اِعْلَمْ اَنَّ اِسْرَافِيْلَ صَاحِبُ الْقَرْنِ وَهُوَ الصُّوْرُ وَخَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحَ الْمَحْفُوْظَ مِنْ دُرَّةٍ

بيضاء طوله ما بين السماء والارض وعلقه بالعرش ومكتوب فيها ما هو كائن الى يوم القيامة ولاسرافيل اربعة اجنحة جناح بالمشرق وجناح بالمغرب وجناح يستقر عليه وجناح يغطي به راسه ووجهه من خشية الله تاكيما فلا يكشف راسه تحت العرش واخذ قوائم العرش على كاهله حتى يحمل العرش بقدرته و وانه يصغر من خشية الله مثل العصفور فاذا قضى الله شيأ دنا اللوح فيكشف الغطاء عن وجهه فينظر الى ما قضى الله من حكم وامر وليس من الملائكة اقرب مكانا الى العرش من اسرافيل عليه السلام بينه وبين العرش سبع حجاب ومن الحجاب الى الحجاب مسيرة خمس مائة عام وبين جبرئيل واسرافيل سبعين حجابا فانه قائم قد وضع الصور على فخذه الايمن وراس الصور على فيه ينتظر امر الله تعالى حتى يقوم يوم القيامة فينفخ فيه فاذا انقضت مدة الدنيا ادار الصور الى جبهة اسرافيل فيضم اسرافيل الاجنحة الاربعة ثم ينفخ الصور ويجعل ملك الموت احدى كفيه تحت الارض السابعة فياخذ ارواح اهل السماوات واهل الارض ولا يبقى في الارض الا ابليس وحده لعنة الله عليه وفي السماء جبرئيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل عليهم السلام وهم الذين استثناهم الله تعالى بقوله ونفخ في الصور فصعق من في السماوات ومن في الارض الا ما شاء الله

اٹھارھواں باب بیان میں صور اور بعث کے

معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت اسرافیل صاحب صور ہین۔ اور پیدا کیا ہے حق تعالی نے لوح محفوظ کو ایک مروارید شفاف سے جس کی لنبائی آسمان سے سات طبق زمین تک ہے اور اسکو عرش پر لٹکا دیا اور قیامت تک جتنی باتین وقوع مین آنیوالی ہین سب اُس لوح مین مکتوب ہین۔ اور اسرافیل کے چار بازو ہین ایک مشرق مین۔ دوسرا مغرب مین تیسرے پر خود بیٹھے ہین۔ اور چوتھے سے مارے خوف خدا کے اپنا سر اور چہرہ ڈھانپتے ہین

نیچے کئے رہتے ہیں عرش کی طرف سہیں اٹھاتے ۔ اور اپنے کاندھے پر عرش کے چارون پاے اپنی قوت سے پکڑے اور اُٹھائے ہین اور خوف الٰہی سے چڑیا کی طرح تھوڑے بن رہے ہین ۔ پھر جب قضا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی امر کو تب لوح اُن کے نزدیک آتی ہے اور وہ جہرے پر سے پردہ اٹھا کر اُس حکم اور امر کو دیکھتے ہین ۔ اور اُن سے زیادہ نزدیک عرش کی طرف کوئی فرشتہ نہین ہے اُن کے اور عرش کے درمیان سات پردے ہین اور ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانسو برس کی مسافت ہے ۔ اور جبرئیل واسرافیل کے بیچ مین ستر پردے ہین اور حضرت اسرافیل صور کو داہنی ران پر اور اُسکا سر اپنے منہ مین لیے ہوئے انتظار مین حکم الٰہی کے کھڑے ہین قیامت کے دن حکم ہوگا تب صور پھونکین گے پھر جب مدت دنیا تمام ہو جائیگی تب صور اسرافیل کی پیشانی کی جانب کو گھوم جائیگا اور وہ اپنے چارون بازو کو سمیٹ کر صور پھونکین گے ۔ اور رکھیگا ملک الموت اپنا ہاتھ ساتون طبق زمین کے نیچے اور پکڑے گا ارواح آسمانون اور زمینون کی اور نہین باقی رہے گا زمین پر کوئی شخص سوا ابلیس ملعون کے اور آسمان پر سوا جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل وعزرائیل کے اور یہ چارون وہی ہین جن کو استثنا کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے قول مین کہ اور پھونکا جائیگا صور تب بیہوش ہو جاینگے وہ جو آسمان پر اور زمین پر ہین مگر جسے حق سبحانہ تعالیٰ چاہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ خَلَقَ الصُّوْرَ وَلَہٗ اَرْبَعُ شُعَبٍ شُعْبَۃٌ مِّنْهَا فِی الْمَغْرِبِ وَشُعْبَۃٌ مِّنْهَا فِی الْمَشْرِقِ وَشُعْبَۃٌ مِّنْهَا تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ وَشُعْبَۃٌ مِّنْهَا فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ وَفِی الصُّوْرِ اَبْوَابٌ بِعَدَدِ الْاَرْوَاحِ فِیْ وَاحِدٍ مِّنْهَا اَرْوَاحُ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَفِیْ وَاحِدٍ اَرْوَاحُ الْجِنِّ وَفِیْ وَاحِدٍ مِّنْهَا اَرْوَاحُ الْاِنْسِ وَفِیْ وَاحِدٍ اَرْوَاحُ الشَّیَاطِیْنِ وَفِیْ وَاحِدٍ مِّنْهَا اَرْوَاحُ الْهَوَامِّ حَتَّی النَّمْلَۃِ وَالْبَقِّ اِلٰی سَبْعِیْنَ صِنْفًا وَاَعْطَاہُ لِاِسْرَافِیْلَ وَهُوَ وَاضِعُہٗ فِیْ فَمِہٖ یَنْتَظِرُ حَتّٰی یُؤْمَرَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَخَاتٍ نَفْخَۃَ الصَّعْقِ

وَنَفْخَةُ الْبَعْثِ وَنَفْخَةُ النُّزُوعِ اور کہا ابوہریرہ رضہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ
پیدا کیا ہے اللہ پاک نے صور کو جس کی چار شاخیں ہیں - ایک شاخ مغرب میں اور
ایک مشرق میں - اور ایک شاخ ساتویں طبق زمین کے نیچے - اور ایک ساتویں
طبق آسمان پر - اور صور میں دروازے ہیں بے شمار ارواح کے - ایک دروازہ روح
ملائکہ کا - دوسرا ارواح جن کا تیسرا ارواح انسان کا چوتھا ارواح شیاطین کا اور
پانچواں دروازہ ارواح حشرات چیونٹی اور مچھر وغیرہ ستر نوع تک - اور دیا اللہ
تعالیٰ نے وہ صور اسرافیل کو جب سے وہ اپنے منہ میں لگائے ہوئے انتظار حکم الٰہی کا
کرتے ہیں - جب حکم ہوگا تب تین بار پھونکیں گے - ایک بیہوشی کی - دوسری
کی - تیسری موت کی قَالَ النَّبِيُّ صَلعم يَا اَبَا حُذَيْفَةَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ يُنْفَخُ
فِي الصُّوْرِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ قَدْ رَفَعَ لُقْمَةً اِلٰى فَمِهٖ فَلَا يَبْلَعُهَا وَالْكُوْزُ اِلٰى
فَمِهٖ لِيَشْرَبَ الْمَاءَ فَلَا يَشْرَبُهٗ وَالثَّوْبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِيَلْبَسَ فَلَا يَلْبَسُهٗ فرمایا نبی صلعم
نے اے ابوحذیفہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
کہ جب صور پھونکا جائیگا اور قیامت برپا ہو گی سب لوگ جو نوالہ کھانے کا ہاتھ میں اٹھاوینگے
پھر اسے کھا نہ سکیں گے وہ وہیں رہ جائیگا - اور کوزہ پانی کا منہ میں لگا ہوا رہجائیگا
پی نہ سکیں گے - اور کپڑا پہننے کا سامنے رکھا ہوگا پہن نہ سکیں گے

اَلْبَابُ التَّاسِعَ عَشَرَ فِيْ ذِكْرِ نَفْخِ الصُّوْرِ وَالْفَزَعِ

ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَيَبْلُغُ فَزَعًا اَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَتَسِيْرُ
الْجِبَالُ سَيْرًا وَتَمُوْرُ السَّمَاءُ مَوْرًا وَتَرْجُفُ الْاَرْضُ رَجْفًا مِثْلَ السَّفِيْنَةِ فِي الْمَاءِ
وَتَضَعُ حَوَامِلُ وَتَذْهَلُ الْمَرَاضِعُ وَتَصِيْرُ الْوِلْدَانُ شِيْبًا وَتَصِيْرُ الشَّيَاطِيْنُ هَارِبَةً
قَدْ تَنَاثَرَتِ النُّجُوْمُ وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَكُشِطَتْ مِنْ فَوْقِهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَمْوَاتُ
مِنْ ذٰلِكَ فِيْ غِطَاءٍ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ وَيَكُوْنُ

ذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

اٹھائیسوان باب ذکر مین صور پھونکنے اور اُس کے خوف سے

پھر پہنچ جاینگا زلزلہ اور پہونچے گا اُسکا دھکا تمام آسمان اور زمین کے باشندون کو مگر جسے چاہے اللہ تعالےٰ - اور روان ہونگے پہاڑ - اور پھٹ جائیگا آسمان - اور کانپینگی زمین جس طرح کشتی پانی پر ہلتی ہے - اور گرادینگی پیٹ اپنا حاملہ عورتین - اور بھول جائینگی اپنے بچون کو دودھ پلانے والیان - اور ہو جائینگے لڑکے بڈھے اور بھاگینگے شیاطین اور بکھر جائینگے تارے - اور بے نور ہو جائینگے چاند سورج اور لپیٹ جائینگے اوپر اُسکے آسمان - اور مردے اُس خوف سے پردے مین چھپ جائینگے - اور اسی پر ہے قول حق سبحانہ تعالیٰ کا کہ بیشک زلزلہ قیامت کا ایک بڑی چیز ہے - اور یہ زلزلہ چالیس برس رہیگا - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلعم یَا اَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ فَاِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ قَالَ صلعم اَتَدْرُوْنَ اَیَّ یَوْمٍ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالُوا اللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِکَ یَوْمٌ یَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی لِاٰدَمَ اِبْعَثْ اَوْلَادَکَ اِلَی النَّارِ فَیَقُوْلُ اٰدَمُ یَا رَبِّ کَمْ فَیَقُوْلُ اللہُ تَعَالٰی مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وَوَاحِدًا اِلَی الْجَنَّةِ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْقَوْمِ وَوَقَعَ عَلَیْہِمُ الْبُکَاءُ وَالْحُزْنُ فَقَالَ صلعم اِنِّیْ اَرْجُوْنَ تَکُوْنُوْا رُبُعَ اَہْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ صلعم اِنِّیْ اَرْجُوْنَ تَکُوْنُوْا ثُلُثَ اَہْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ صلعم اِنِّیْ اَرْجُوْنَ تَکُوْنُوْا شَطْرَ اَہْلِ الْجَنَّةِ فَفَرِحُوْا فَقَالَ صلعم اَبْشِرُوْا فَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِی الْاُمَمِ کَالشَّامَةِ فِیْ جَنْبِ الْبَعِیْرِ وَاِنَّمَا اَنْتُمْ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنَ الْفِ جُزْءٍ اور روایت کی گئی حضرت ابن عباس رض سے کہا انھون نے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے کیونکہ زلزلہ قیامت کا بڑی چیز ہے - اور بھی فرمایا صلعم نے کیون تم جانتے ہو کون سا دن ہوگا ایسا سب نے جواب دیا کہ اللہ اور اُسکا رسول داناتر ہے - فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمائے گا حضرت رب العالمین

آدم کو بھیج اپنی اولاد کو جہنم کی طرف تب کہیگا آدم اے رب میرے کتنی اولاد کو بھیجون
پھر فرمائیگا اللہ سبحانہ ہزار مین سے نوسو ننانوے کو جہنم مین اور ایک کو جنت مین تب یہ بات
بہت دشوار ہوگا یہ کلمہ قوم بنی آدم پر تب سب کے سب رونے اور غم کرنے لگین گے تب
اُس کے فرمایا نبی صلعم نے کہ بیشک ہم امید رکھتے ہین کہ ہو تم چوتھائی بہشتیون سے پھر
فرمایا ہم امیدوار ہین کہ ہو تم آدھے جنتیون کے تب سب لوگ خوش ہوگئے پھر فرمایا
آپ نے خوش ہو کر تم امتون کے درمیان مانند بکری کے ہو پہلو مین اونٹ کے اور تم
سب امتون مین ہزار جزو کے ایک جزو ہو۔ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ وَّاَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً
وَّاحِدَةً عَلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ بِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ بِهَا وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ
وَاَدَّخَرَ مِنْهَا تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ یَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی
اِسْرَافِیْلَ بِنَفْخِ الصُّوْرِ فَیَنْفُخُ فَیَقُوْلُ اَیَّتُهَا الْاَرْوَاحُ الْعَارِیَةُ اُخْرُجُوْا بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَصَعِقَ
وَمَاتَ اَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ یُقَالُ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ فَاِنَّهُمْ اَحْیَاءٌ
کَمَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ اور مروی ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا آنحضرت نے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ بیشک پیدا کین اللہ تعالی نے سو رحمتین اُن مین سے ایک رحمت عطا کی سارے
جن و انس اور چارپائے اور حشرات کو کہ اُسی کے سبب سے سب آپس مین الفت و شفقت
رکھتے ہین۔ اور ننانوے رحمت کو جمع کر رکھا ہے سو روز قیامت کے دن اپنے خاص بندون
کو عنایت فرمائیگا۔ بعد اُس کے اللہ تعالی اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم کریگا تب پھونکین گے
اور کہین گے اے ارواح نکلو حکم سے خدا کے پس بیہوش ہونگے اور مر جائین گے اہل آسمان
اور اہل زمین مگر جسے چاہے اللہ تعالی کہا جاتا ہے کہ وہ گروہ شہدا ہین کیونکہ وہ جیتے ہین
اپنے رب کے پاس چنانچہ حقتعالی نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مارے گئے ہین راہ خدا مین انکو

جیسے زندہ تھے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس لیکن تم نہیں جانتے ہو وفی الخبر
عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان للشہداء خمس کرامات لم یکرم بہا احد
من الانبیاء احدہا ان ارواح جمیع الانبیاء یقبضہا ملک الموت وارواح الشہداء
یقبضہا اللہ تعالی والثانی ان جمیع الانبیاء یغسلون بعد موتہم وانا ایضا کذلک
والشہداء لا یغسلون والثالث ان جمیع الانبیاء یکفنون وانا کذلک والشہداء
لا یکفنون بل یدفنون فی ثیابہم والرابع ان الانبیاء یسمون بالاموات
وانا کذلک یقال مات محمد رسول اللہ والشہداء احیاء لا یسمون بالموتی
والخامس ان الانبیاء یشفعون یوم القیامة وانا کذلک والشہداء یشفعون
کل یوم الی یوم القیامة ویقال یبقی اثنا عشر نفرا جبرئیل ومیکائیل و
اسرافیل وعزرائیل وثمانیة من حملة العرش فتبقی الدنیا بلا انس ولا جان
ولا شیطان ولا وحش ولا طیر فیقول اللہ تعالی یا ملک الموت انی خلقت لک بعدد
الاولین والآخرین اعوانا وجعلت لک قوة اہل السماوات والارض وانی
البستک الیوم اثواب الغضب فانزل بغضبی فانظر الی ابلیس فاذقہ الموت و
احمل علیہ مرارة الاولین والآخرین من الجن والانس والشیاطین اضعافا مضاعفة
ولیکن معک من الزبانیة سبعون الفا کل زبانیة معہ سلسلة من سلاسل لظی
فینادی ملک الموت ابواب النیران وینزل ملک الموت بصورة لو نظر الیہ اہل
السماوات السبع والارضین السبع ماتوا کلہم فینتہی الی ابلیس فیزجرہ زجرة
واحدة فاذا ہو قد صعق من تلک الزجرة ولہ نخرة لو سمع اہل السماوات
والارض لصعقوا من تلک النخرة وملک الموت یقول قف یا خبیث لاذیقنک الموت
کم من عمر ادرکت وکم من قرون اضللت فیہرب الی المشرق فاذا ہو عندہ
فیہرب الی المغرب فاذا ہو عندہ فلا یزال یہرب فی وسط الدنیا حتی اتی عند

قبرِ آدم يقول يا آدم صِرتَ مِن اجلِكَ رجيماً ملعوناً مطروداً ثُمَّ يقول يا
ملك الموت بايِّ كاسٍ تسقيني وبايِّ عذابٍ تقبضُ روحي فيقول ملك الموت
بكاسِ اللظى والسعير فيتمرغ ابليس في التراب مرةً ومرةً حتى جاء في الموضع
الذي اهبطوه فيه فيتصب له الزبانية الكلاليب وتخرسه وكيطعن مستغفى
في النزع وشدائد الموت ما شاء الله تعالى اور خبر مین آیا ہے نبی صلعم سے کہ اسبحانہ نے
شہدا کی ارواح کو پانچ کرامتین عنایت فرمائین ہین کہ ویسی کرامت کسی اور کو۔ اور ہم کو نہین
بخشی ایک تو یہ کہ انبیا کی ارواح کو ملک الموت قبض کرتا ہے اور شہدا کی ارواح کو خود
اللہ تعالی قبض کرتا ہے اور دوسرے یہ کہ انبیا نہلائے جاتے ہین بعد موت کے اور ہم
بھی اسی طرح نہلائے جائینگے مگر شہدا نہلائے نہین جاتے اور تیسرے یہ کہ انبیا کفنائے
جاتے ہین اور ہم بھی کفنائے جائینگے پر شہدا کفنائے نہین جاتے بلکہ انھین کپڑون
سے گاڑے جاتے ہین اور چوتھی یہ ہے کہ انبیا کا نام بعد مرنے کے موتی ہوتا ہے اور
ہم بھی اسی طرح موتی کہلاتے جائین گے چنانچہ لوگ کہین گے مر گئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور شہدا
موتی نہین کہتے بلکہ وے زندے ہین نزدیک اللہ تعالی کے۔ اور پانچوین یہ ہے کہ
انبیا شفاعت کرینگے قیامت کے دن اور ہم بھی لیکن شہدا شفاعت کرتے ہین ہر روز
قیامت تک۔ اور کہتے ہین کہ یہ شخص باقی رہین گے یعنی جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل
اور آٹھ فرشتے حامل عرش کے تب باقی رہیگی دنیا بغیر انسان اور جن اور شیطان اور
وحش وطیر کے۔ بعد اس کے فرماوے گا حق سبحانہ وتعالی اے ملک الموت مین نے
پیدا کیے تیرے لیے مددگار شمار سے اولین وآخرین کے اور دی تجھکو قوت اہل آسمان
اور اہل زمین کی۔ اور آج ہم پہناتے ہین تجھ کو رنگ غضب کا۔ پس اتر ساتھ میرے
غضب کے اور دیکھ ابلیس لعین کو اور چکھا اسے موت اور ڈال دے اس پر تلخیان
اولین اور آخرین کی جن اور انسان اور شیاطین سے دونے کا دونا۔ اور ساتھ تیرے

زبانیہ سے ستر ہزار ہین ہر ایک کے پاس ستر زنجیرین زنجیرون سے جہنم کی - پھر پکارے گا
فرشتہ کہ کھول دو دروازے دوزخ کے - اور اترے گا ملک الموت اپنی صورت سے
ساتھ کہ اگر دیکھین اس کو ساتون آسمان اور ساتون زمین والے تو سب کے سب مر جائین
پھر جاویگا ابلیس کی طرف اور ڈپٹے گا اسے یہانتک کہ وہ اسی ڈپٹ سے بیہوش
ہو کر گر پڑے گا اور ایسے خراٹے لینے لگے گا کہ اگر آسمان زمین والے سنین تو بیہوش
ہو جائین - اور ملک الموت کہیگا ٹھہر رہ اے خبیث تا کہ چکھاؤن مین تجھے ذائقہ موت
کہ تو نے بہت عمر پائی اور بہت سے لوگون کو گمراہ کیا یہ سنتے ہی مشرق کی طرف بھاگے
گا پس ناگاہ ملک الموت اس کے پاس آوے گا تب مغرب مین بھاگے گا وہان بھی ملک الموت
موجود ہوگا غرض اسی طرح بھاگتا بھاگتا بیچ دنیا مین نزدیک قبر آدم ع کی پہونچکر کہیگا
اے آدم مین تیرے سبب سے ملعون اور مرجوم ہوا - پھر کہے گا اے ملک الموت
کونسا پیالہ تجھے پلاوے گا اور کس سختی سے میری روح کو قبض کریگا - ملک الموت
کہے گا پیالے سے جہنم کے اور ابلیس لوٹے گا زمین پر بار بار یہان تک کہ پہونچے گا اس
موضع مین جہان پھینکا گیا اور لعنت کیا گیا تھا اور زبانیہ اس کے لیے ایک پھانسی
کھڑی کرے گا اور اسے نوچے گا جیسا کہ گا تب وہ ملعون حالت نزع اور شدت موت
مین پڑا رہے گا جب تک چاہے اللہ تعالیٰ

الباب العشرون فی فناء الاشیاء

ثُمَّ یَامُرُ اللّٰہُ تَعَالیٰ مَلَکَ الْمَوْتِ اَنْ یَقْبِضَ الْبِحَارَ کَمَا قَالَ کُلُّ شَیْءٍ
هَالِکٌ اِلَّا وَجْهَهٗ فَیَاْتِیْ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلَی الْبِحَارِ وَیَقُوْلُ قَدِ انْقَضَتْ مُدَّتُکَ فَیَقُوْلُ
اُئْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَقُوْمَ عَلٰی نَفْسِیْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ اَمْوَاجِیْ وَاَیْنَ عَجَائِبِیْ قَدْ جَاءَ اَمْرُ اللّٰہِ
تَعَالیٰ فَیَصِیْحُ مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْهَا صَیْحَةً کَاَنَّ مَاءَهَا کَاَنْ لَمْ یَکُنْ ثُمَّ یَاْتِیْ اِلَی الْجِبَالِ
فَیَقُوْلُ قَدِ انْقَضَتْ مُدَّتُکَ فَیَقُوْلُ اُئْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَقُوْمَ عَلٰی نَفْسِیْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ عُرُوْقِیْ

وَاَيْنَ قَوْمِي قَدْ جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَصِيحُ مَلَكُ الْمَوْتِ صَيْحَةً تَسَاقَطَتْ اَعْيَانُهَا وَ
غَارَتْ مِيَاهُهَا ثُمَّ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً تَنَاثَرَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
وَتَنَاثَرَتِ النُّجُوْمُ

بیسوان باب بیان مین فناسے اشیار کے

پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم کریگا کہ فنا کر دے دریاؤن کو مطابق کلام پاک
باری تعالیٰ کے ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات باری ہے تب آوے گا ملک الموت
دریاؤن کی طرف اور کہیگا اب تیری مدت بقا کم ہوئی پس کہینگے دریا اجازت دے
ہمکو کہ اپنی ذات پر نوحہ کرین پھر کہے گا کہان ہین میری موجین کہان ہین میرے عجیب
اب آیا حکم خدا کا۔ تب ڈپٹے گا اس کو ملک الموت ایسی ڈپٹ کہ بالکل پانی خشک اور
نابود ہو جائیگا۔ بعد اس کے پہاڑون کی جانب آئیگا اور کہے گا تیری مدت گھٹ گئی
پہاڑ کہین گے اذن دے کہ اپنے حال پر ماتم کرین کہان گئی میری اونچائی اور کہان
میری قوت اب بیشک آیا حکم خدا کا تب للکارے گا اس کو ملک الموت ایسی للکار کہ
سارے چشمے اور انکا پانی نیست و نابود ہو جائیگا پھر آسمان پر چڑھ کر ایسا چنگھاڑیگا
کہ سورج اور چاند اور ستارے سب کے سب گر پڑین گے ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا
مَلَكَ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ مِنْ خَلْقِي فَيَقُوْلُ اِلٰهِي اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَبَقِيَ جِبْرَئِيْلُ
وَمِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
لِيَقْبِضْ رُوْحَهُمْ فَيَقْبِضُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلِي كُلُّ نَفْسٍ
ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَاَنْتَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِي خَلَقْتُكَ مُتْ فَيَمُوْتُ جب پوچھے گا اللہ تعالیٰ اسکے
ملک الموت اب کون زندہ ہے میری مخلوقات سے۔ وہ کہیگا یا رخدایا تو زندہ ہے جو موت ہے
اب باقی ہین جبرئیلؑ اور اسرافیلؑ اور میکائیل اور حاملان عرش اور مین بندہ ضعیف ہون
فرمادے گا حق تعالیٰ قبض کر انکی روح کو تب قبض کرے گا پھر کہے گا اللہ تعالیٰ اسکے

ملک الموت کہ تو نے نہیں سنا کلام ہمارا اور ہر ایک نفس موت کا چکھنے والا ہے اور تو بھی ایک مخلوق
ہے میری مخلوقات سے مرجا تب وہ بھی مرجائیگا سو فی خبر آخر ذہب وما بین الجنة
والنار ولا یبقی شیء الا اللہ تعالی یبقی الذی ما مات الا اللہ تعالی اور دوسری حدیث میں آیا ہے
کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان جا کر مرجائیگا پس سوا ذات باری کے دوسرا کوئی باقی
نہ رہے گا اور فنا ہوگی دنیا جب تک چاہے گا اللہ تعالی

الباب الحادی والعشرون فی ذکر حشر الخلائق

وفی الخبر اذا اراد اللہ تعالی ان یبعث الخلائق احیی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل
وعزرائیل اولهم اسرافیل وهو یاخذ الصور من العرش فیبعثهم الی رضوان
فیقولون یا رضوان زین الجنان لمحمد صلعم وامته ثم یاتون بالبراق

اکیسواں باب بیان میں حشر خلائق کے

اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ارادہ کریگا حق سبحانہ تعالی حشر خلائق کا تب زندہ کریگا
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل کو پہلے اسرافیل عرش سے صور لینگے اور
ان سبھوں کو رضوان کے پاس جو داروغہ بہشت کا ہے بھیجے گا اور وہ جا کر کہیں گے
اے رضوان جنت کو محمد صلعم اور ان کی امت کے واسطے آراستہ کر بعد اس کے براق
اور علم محمدی اور زیور زیوروں سے بہشت کے ساتھ لے کر آویں گے۔ ف جانوروں
میں سے جس کو اللہ تعالی پہلے پیدا کریگا وہ براق ہے فیقول اللہ تعالی بشر
نبیہ یکلونه سرجا من یاقوت حمراء ولجاما من زبرجد خضراء
ما لمثلتین لثمانهم خضراء والاخری صفراء پھر حق تعالی فرماویگا کہ پہناؤ اسے
سب پہناویں گے زین مرصع ... اور لگام زمرد سبز جڑا ہوا اور دو زیور ایک
سبز دوسرا زرد فیقول اللہ تعالی ثم انطلقوا الی قبر محمد صلعم فیذهبون
وصارت الارض قاعا صفصفا فلا یدرون قبره فیظهر نور مثل العمود من قبره

إلى عنان السماء پھر خدا تعالی فرمائے گا کہ جاؤ محمد صلعم کی قبر پر جب جاوین گے اور
زمین سے پھٹ ہوا رہو گی قبر نظر نہ آویگی بعد ازان ایک نور مثل ستون کے ظاہر ہوگا حضرت
کی قبر مطہر سے آسمان تک فیقول جبرئیل نادِ انت یا اسرافیل انت ضمنت ان تحشر الله
الخلائق بیدک فیقول اسرافیل یا جبرئیل نادِ انت فانک خلیفة فی الدنیا فیقول
جبرئیل انا استحیی منه فیقول اسرافیل نادِ انت یا میکائیل فیقول میکائیل السلام
علیک یا محمد فلا یجیب فیقول لملک الموت نادِ انت فیقول ایتها الروح
الطیبة ارجعی الی البدن الطیب فلم یجبه ثم ینادی اسرافیل ایتها الروح
الطیبة قم لفصل القضاء والحساب والعرض علی الرحمان فینشق القبر فاذا هو
یجلس فی قبره فیمسح التراب من راسه ولحیته فیعطیه جبرئیل حلتین والبراق
فیقول یا جبرئیل ای یوم هذا فیقول یوم القیامة ویوم الحسرة والندامة هذا یوم
الحساب وهذا یوم التلاق ویوم الفراق وهذا یوم البراق فیقول یا جبرئیل
بشرنی فیقول یا محمد صلعم معی لواء الحمد والتاج فیقول لست اسالک عن
هذا فیقول الجنة زخرفت لقدومک والنار تغلقت فیقول لست اسالک عن
هذا واسالک عن امتی المذنبین لعلک ترکتهم علی الصراط فیقول اسرافیل
وعزة ربی یا محمد ما نفخت الصور الا ببشارتک وبشارة امتک فیقول صلعم الآن
طابت نفسی وقرت عینی ثم یاخذ التاج والبراق فیلبسها ویرکب البراق
تب جبرئیل ع کہین گے اے اسرافیل تم پکارو کیونکہ تم کفیل ہو اس امر کے کہ محشور کرے اللہ تعالی
خلائق کو تمھارے ہاتھ سے۔ اسرافیل کہین گے نہین تم پکارو کہ تم خلیفہ ہو دنیا مین جبرئیل
بولین گے مین شرمندہ ہون اُن سے۔ تب اسرافیل ع میکائیل ع سے کہینگے تم پکارو وہ پکارین گے
سلام آپ پر اے محمد صلعم آپ کچھ جواب نہ دینگے تب ملک الموت سے کہینگے تم پکارو وہ پکارینگے
اے روح پاک رجوع کر اپنے جسم مطہر مین پھر جواب نہ ملیگا تب اسرافیل پکارینگے اے روح طاہر

اُمّت کے واسطے انفصال حکم اور حساب کے اور پیش کرنے کے لیے حضور میں جناب باری تعالیٰ و تقدس کے تب قبر پھٹ جائیگی اور آپ اندر اس کے بیٹھے ہوں گے ۔ پھر خاک سر اور ریش مبارک سے پونچھ ڈالیں گے ۔ اور جبرئیل دو حلے اور براق حاضر کریں گے آپ پوچھیں گے ای جبرئیل آج کون سا دن ہے کہینگے دن قیامت کا اور حسرت ندامت کا یہ دن ہے حساب کا اور ملاقات و فراق کا ۔ فرماوینگے ہمکو بشارت دے جبرئیل جواب دینگے اے محمد صلعم میرے پاس علم اور تاج ہے آپ کہیں گے میں یہ نہیں پوچھتا تب جبرئیل کہیں گے جنت آراستہ ہوئی اور جہنم بند کی گئی آپ کے تشریف فرما ہونے کیواسطے + فرمائیں گے یہ نہیں پوچھتا میں اپنی اُمت گنہگار کا احوال پوچھتا ہوں شاید میں نے انکو صراط پر چھوڑا ہے ۔ تب اسرافیل کہیں گے ای محمد قسم ہے رب کی میں نے آپکی اور آپ کی اُمت کی بشارت کے لیے صور پھونکا ہے اُس وقت آپ فرمائیں گے اب میرا دل خوش ہوا اور آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں بعد اس کے تاج اور حلہ پہنیں گے اور براق پر سوار ہونگے

الباب الثانی والعشرون فی صفة البراق

لَهُ جَنَاحَانِ وَيَطِيرُ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَجْهُهُ كَوَجْهِ الْإِنْسَانِ وَلِسَانُهُ كَلِسَانِ الْعَرَبِ وَاضِحُ الْجَبْهَةِ رَقِيقُ الْأُذُنَيْنِ اَسْوَدُ الْعَيْنَيْنِ ضَخْمُ الْقَرْنَيْنِ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَيُقَالُ كَالْكَوَاكِبِ الدُّرِّيِّ نَاصِيَتُهُ مِنْ يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَقَوَائِمُهُ كَقَوَائِمِ الثَّوْرِ ذَنَبُهُ كَذَنَبِ الْبَقَرِ مُكَلَّلٌ بِالذَّهَبِ الْاَحْمَرِ بَدَنُهُ كَالْبَرْقِ وَيُقَالُ كَالطَّاؤُسِ فَوْقَ الْحِمَارِ دُوْنَ الْبَغْلِ سُمِّيَ بُرَاقًا لِسُرْعَتِهِ كَالْبَرْقِ فَلَمَّا دَنَا الرَّكْبُ الْبُرَاقَ يَضْطَرِبُ وَيَقُوْلُ وَعِزَّةِ رَبِّيْ لَا يَرْكَبُنِيْ اِلَّا النَّبِيُّ الْهَاشِمِيُّ الْاَبْطَحِيُّ الْقُرَشِيُّ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ صَاحِبُ اللِّوَاءِ فَيَقُوْلُ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ يَرْكَبُ وَيَنْطَلِقُ الْجَنَّةَ فَخَرَّ سَاجِدًا نَبِيُّنَا دُعِيَ مُنَادٍ اِرْفَعْ رَاسَكَ يَا مُحَمَّدُ لَيْسَ هٰذَا يَوْمُ

الرکوع والسجود بل یوم الحساب والعذاب سل تعط فیقول یا رب اسالک امتی فیقول اللہ اعطیتک ما ترضی کقولہ سبحانہ ولسوف یعطیک ربک فترضی ثم یامر اللہ تعالی السماء ان تمطر فیسقط ماء کمنی الرجال اربعین یوما ویکون الماء فوق کل شیء اثنی عشر ذراعا فینبت الخلق بذلک الماء کنبات البقل وتطو تکملت اجسادھم کما کانت ثم تطوی السماء والارض فیقول اللہ تعالی لمن الملک الیوم فلا یجیبہ احد کذا فیقول ثانیا وثالثا ثم یقول اللہ الواحد القھار این الجبارون وابناؤھم این الملوک وابناؤھم واین الذین یاکلون رزقی ویعبدون غیری وتصیر الجبال کالعھن المنفوش ثم یبدل الارض التی عمل علیھا المعاصی فینصب علیھا جھنم ویاتی بارض اخری من فضۃ بیضاء فینصب علیھا الجنۃ

تئیسوان باب براق کے بیان مین

اُس کے دو بازو ہین اور درمیان آسمان وزمین کے اُڑتا ہے۔ منھ اُس کا انسان کی طرح۔ اور زبان مثل زبان عرب کے اونچی پیشانی پتلے دونون کان سیاہ دونون آنکھین جیسے سینگ کا زمرد کا۔ اور بعضے کہتے ہین مثل ستارہ روشن کے۔ اور پیشانی یاقوت سُرخ کی۔ پانون بیل کے سے۔ دم گاو کی سی مرصع زرسُرخ سے بدن اُسکا بجلی کا۔ اور بعض کہتے ہین مور سا گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا۔ براق۔ اس لیے نام رکھا گیا کہ جلد روشل برق کے ہے۔ جب حضرت سوار ہونے کو اُس کے نزدیک جائین گے تب گھبراے گا اور کہے گا قسم خدا کی کوئی مجھ پر سوار نہ ہوگا مگر نبی ہاشمی مکی قریشی محمد بیٹا عبد اللہ کا صاحب علم۔ تب آپ فرماوینگے مین ہی ہون محمد بیٹا عبد اللہ کا پھر سوار ہو کر بہشت کی طرف روانہ ہون گے۔ اور سجدے مین گرینگے۔ تب پکارے گا ایک پکارنے والا اللہ تعالی کی جانب سے اُٹھا اپنا سر اے محمد صلعم یہ دن رکوع اور

سجود کا نہیں ہے بلکہ روز حساب اور عذاب کا۔ سوال کرعطا کیا جائیگا تب آپ فرمائینگے
اے رب میں اپنی امت کو مانگتا ہون۔ اس وقت اللہ تعالی فرمائیگا بخشا مین نے
تجھ کو جبتک تو راضی ہو۔ فرمایا ہے حق سبحانہ تعالی نے اور قریب ہے کہ عطا کرے گا تجھے
رب تیرا پس تو راضی ہوگا پھر حکم کریگا اللہ تعالی آسمان کو برسانے کا تب وہ برساے گا
پانی مردون کی منی کی صورت چالیس دن تک۔ اور ہوگا پانی سب چیزون کے اوپر
بارہ ہاتھ۔ تب پیدا ہوگی خلق اس پانی سے جس طرح سبزہ اگتا ہے۔ اور کامل ہونگے
اجسام ان کے جیسے تھے۔ بعد اس کے لپیٹے جاینگے آسمان اور زمین تب فرمائیگا
اللہ جلشانہ آج کس کی بادشاہی ہے کوئی جواب نہ دیگا۔ اسی طرح سے دو تین بار فرماے گا
آخر خود ہی فرماۓ گا اللہ واحد قہار کا آج ملک ہے۔ پھر کہے گا کہان ہیں ظالم اور
کہان انکی اولاد۔ کہان سلاطین اور انکے بیٹے۔ اور کہان ہین وہ لوگ جو کھاتے
ہین میری روزی اور پرستش کرتے ہین میرے غیر کی۔ اور ہونگے پہاڑ مانند پشم کے
دھنی ہوئی اون کی صورت۔ اور بدلی جائیگی وہ زمین جس مین گناہون کے عمل
کیے گئے ہونگے اور رکھی جائیگی وہان جہنم۔ اور دوسری زمین سپید چاندی کی بنے گی
اور اسپر جنت قائم کی جائیگی رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَوْمَ یُبَدَّلُ
الْاَرْضُ اَیْنَ یَکُوْنُ النَّاسُ۔ قَالَ صلعم سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ عَظِیْمٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْہُ غَیْرُکِ
ثُمَّ قَالَ النَّاسُ کُلُّہُ یَوْمَئِذٍ عَلَی الصِّرَاطِ مروی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی
ہین کہ مین نے پوچھا یا رسول اللہ جس دن بدلی جائیگی زمین اس دن سب لوگ کہان
رہنیگے آپ نے فرمایا اے عائشہ تو نے ایسا امر عظیم پوچھا کہ آجتک کسی نے نہ پوچھا تھا
سن اے عائشہ اسدن سب لوگ صراط پر رہینگے

الباب الثالث والعشرون فی ذکر نفخة الصور والبعث

ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی جَلَّ شَانُہٗ یَا اِسْرَافِیْلُ قُمْ وَانْفُخْ فَیَنْفُخُ وَیُنَادِیْ اَیَّتُہَا الْاَرْوَاحُ

الخارجة والعظام النخرة والاجساد البالية والعروق المنقطعة والجلود المتمزقة
الساقطة قوموا لفصل القضاء فيقومون بامر الله تعالى وذلك قوله تعالى فاذا هم
قيام ينظرون الى السموات قد انشقت والى الارض قد بدلت والى العشار قد
عطلت والى الوحوش قد حشرت والى البحار قد سجرت والى النفوس قد زوجت
والى الزبانية قد احضرت والى الجحيم قد سعرت والى الشمس قد كورت والى
النجوم قد انكدرت والى الموازين قد نصبت والى الجنة قد ازلفت علمت
نفس ما احضرت فلذلك قوله تعالى قالوا يا ويلنا من بعثنا من مرقدنا هذا
ما وعد الرحمن وصدق المرسلون فيخرجون من قبورهم حيارى عريانا

تیسواں باب صور پھونکنے اور بعث کے بیان میں

پھر فرمائے گا اللہ جل شانہ اسرافیل کھڑا ہو اور پھونک تب وہ پھونکیں گے اور پکاریں گے اے ارواح خارجہ اور ہڈیاں بوسیدہ اور اجسام کہنہ اور رگیں گلی ہوئی اور پھٹے ہوئے چمڑے اور بال جھڑے ہوئے اٹھ کھڑے ہو واسطے فیصلہ احکام کے پس سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے حکم سے خدا کے اور وہ قول ہے اللہ تعالی کا کہ ناگاہ سب کھڑے ہو کر دیکھیں گے آسمان کو ٹکڑے اور زمین کو تبدل اور اونٹیوں کو بیکار اور وحشیوں کو پریشان اور دریاؤں کو خشک اور نفسوں کو اپنے جنس کے ساتھ پیوند کیا ہوا اور زبانیہ کو حاضر اور جہنم کو بھڑکی ہوئی اور آفتاب کو بے نور اور ستاروں کو میلا اور ترازوؤں کو کھڑا اور بہشت کو نزدیک تب معلوم کرے گا ہر شخص کہ کیا عمل لایا ہے۔ قول ہے حق سبحانہ تعالی کا کہیں گے سب افسوس کس نے اٹھایا ہم کو ہماری گور سے یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمان نے اور ٹھیک کہا تھا رسولوں نے پس نکلیں گے قبروں سے متحیر اور برہنہ سئل عن رسول اللہ صلعم عن معنی قولہ تعالی یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا قال فبکی رسول اللہ صلعم حتی بلت الثیاب من دموعہ

عینیه ثم قال ایها السائل سألتني عن امر عظيم فاعلم انه يحشر يوم القيامة اقوام من امتي اثني عشر صنفا
پوچھا گیا رسول اللہ صلعم سے معنی۔ اس کلام الٰہی کے کہ جسدن پھونکا جائیگا صور پس آؤ گے تم
فوج فوج کہا راوی نے کہ آپ روئے یہانتک کہ کپڑے آنسو سے تر ہو گئے۔ بعد اس کے
فرمایا کہ اے سائل تو نے بڑا امر پوچھا جان تو کہ اٹھینگے لوگ قیامت کے دن بارہ گروہ
ہو کر اما الصنف الاول فيحشرون على صورة القردة وهم القتاتون في الناس پہلے
گروہ والے اٹھائے جائینگے بندر کی صورت بنکر اور وے لوگ فتنہ انگیز ہوں گے اور
فرمایا ہے اللہ پاک نے کہ فتنہ سخت تر ہے قتل سے والصنف الثاني يحشرون على صورة الخنازير
وهم اكلة الرشوة اي السحت قال الله تعالى سماعون للكذب اكالون للسحت
دوسرے گروہ والے خوک کی صورت پر اٹھینگے اور وے رشوت خوار ہیں۔ فرمایا حق تعالے
نے سننے والے جھوٹ کے اور کھانے والے حرام کے والصنف الثالث يحشرون عميانا
يترددون فيتعلق بهم الناس وهم الذين يجورون في الحكم قوله تعالى واذا
حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل ان الله نعما يعظكم به ان الله سميع
بصير تیسرے گروہ والے اٹھائے جائینگے اندھے کہ پھرینگے بھٹکتے پس لوگ نے
فریب کھائینگے اور وے ظلم و ستم کرنے والے ہیں حکم میں۔ قول باریتعالی کا ہے اور
جس وقت حکم کرو تم درمیان لوگوں کے تو حکم کرو ساتھ عدالت کے کیونکہ اللہ تعالی بہتر
نصیحت کرتا ہے تم کو اسکی بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے والصنف الرابع يحشرون
صما وبكما وهم المعجبون باعمالهم قوله تعالى ان الله لا يحب كل مختال فخور
اور چوتھے گروہ کے لوگ اٹھائے جائینگے بہرے اور گونگے اور وے متکبر ہیں اپنے
اعمال پر۔ فرمان ہے اللہ تعالی کا کہ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا متکبر فخار کو والصنف
الخامس يحشرون ويسيل من افواههم القيح ويمضغون السنتهم وهم
العلماء الذين يخالف اعمالهم اقوالهم قوله تعالى تامرون الناس بالبر وتنسون

اَنْفُسَکُمْ اور پانچوین گروہ والے اُٹھائے جائین گے جس حال مین کہ بہے گی اُن کے دہن سے
پیپ اور کاٹین کے اپنی زبانین اور وے علما ہین جن کے اعمال خلاف اقوال کے تھے
قول ہے اللہ پاک کا آیا حکم کرتے ہو لوگون کو نیکی کرنے کا اور اپنے حق مین بھول جاتے ہو
وَالصِّنْفُ السَّادِسُ یُحْشَرُوْنَ وَعَلٰی اَجْسَادِھِمْ قُرُوْحٌ مِنَ النَّارِ وَھُمُ الشَّاھِدُوْنَ
بِالزُّوْرِ قولہ تعالی وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اور چھٹا طائفہ اُٹھایا جائیگا درحالیکہ
اُن کے بدنون مین ترس ہوگا نار کا اور وے جھوٹے گواہ ہین۔ فرمایا ہے اللہ تعالی نے
کہ پیروی نکر اُس بات پر جس کا تجھے علم نہین ہے وَالصِّنْفُ السَّابِعُ یُحْشَرُوْنَ وَاَقْدَامُھُمْ
عَلٰی جِبَاھِھِمْ مَعْقُوْدَۃٌ بِنَوَاصِیْھِمْ وَھُمْ اَشَدُّ نَتَنًا مِنَ الْجِیَفِ وَھُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ
الشَّھَوَاتِ وَاللَّذَّاتِ قولہ تعالی اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ
ساتوین گروہ والے اُٹھین گے اور پانون اُنکے پیشانی سے بندھے ہوئے اور مردے
سے زیادہ اُن مین بدبو ہوگی اور وے پیرو شہوت اور لذت کے ہین۔ قول ہے حقتعالی
کا کہ اُنھون نے خرید کیا حیات دنیا کو مقابل مین آخرت کے وَالصِّنْفُ الثَّامِنُ یُحْشَرُوْنَ
کَالسُّکَارٰی یَقَعُوْنَ یَمِیْنًا وَشِمَالًا وَھُمُ الَّذِیْنَ یَمْنَعُوْنَ حَقَّ اللہِ قولہ تعالی
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا کَسَبْتُمْ اور آٹھوین گروہ کے لوگ متوالے
کی طرح داہنے بائین گرتے پڑتے اُٹھائے جائین گے اور وے حق اللہ کے مانع ہین
فرمایا اللہ تعالی نے کہ اے ایمان والو خرچ کرو پاک کمائی وَالصِّنْفُ التَّاسِعُ یُحْشَرُوْنَ وَعَلَیْھِمْ
سَرَاوِیْلُ مِنْ قَطِرَانٍ وَھُمُ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ بِالْغِیْبَۃِ قولہ تعالی وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ
بَعْضُکُمْ بَعْضًا نوین جماعت قطران کی ازار پہنے اُٹھائی جائیگی اور وے غیبت
کرنے والے ہین۔ قول ہے حق تعالی کا کہ جاسوسی نکرو اور نہ غیبت کرے بعض تمھارے
بعض کی وَالصِّنْفُ الْعَاشِرُ یُحْشَرُوْنَ خَارِجَۃً اَلْسِنَتُھُمْ مِنْ قَفَاھُمْ وَھُمُ الَّذِیْنَ
کَانُوْٓا اَصْحَابَ النَّمِیْمَۃِ قولہ تعالی ھَمَّازٍ مَشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ مَنَّاعٍ لِلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ

وسوا گروہ اٹھایا جائے گا اس حالت سے کہ پائیں اُن کی گردن کے پیچھے سے لگی ہوئی ہوں گی اور وے چغل خور ہوں گے فرمایا اللہ سبحانہ نے کہ چغل خور بہت پھرنے والا واسطے چغلی کے منع کرنے والا خیر کا حد سے تجاوز کرنے والا گنہگار ہے وَالصِّنْفُ الْحَادِيْ عَشَرَ يُحْشَرُوْنَ سَكْرَانَ وَهُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ بِحَدِيْثِ الدُّنْيَا قوله تعالىٰ اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا گیارھواں طائفہ اُٹھایا جائیگا اور وے مسجدوں میں بات دنیا کی کیا کرتے تھے۔ فرمان خداوند تعالیٰ کا ہے کہ بیشک مسجدیں اللہ کی ہیں پس اللہ کے ساتھ دوسرے کو یاد نکرو وَالصِّنْفُ الثَّانِيْ عَشَرَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى صُوْرَةِ الْخَنَازِيْرِ وَهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا قوله تعالىٰ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا بارھواں گروہ اُٹھایا جائیگا خنزیر کی صورت پر اور وے سود خوار ہیں۔ فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اے ایمان والو سود مت کھاؤ وَفِي الْخَبَرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَيَوْمُ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ يَحْشُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّتِيْ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى اِثْنَيْ عَشَرَ اَفْوَاجًا مروی ہے معاذ بن جبل رض سے کہ حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ جب ہوگا قیامت اور حسرت و ندامت کا دن تب اٹھائے گا حق تعالیٰ میری اُمت کو قبروں سے بارہ فوج بنا کر اَلْفَوْجُ الْاَوَّلُ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ يَدَانِ وَلَا رِجْلَانِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْجِيْرَانَ قوله تعالىٰ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ پہلی فوج اُٹھائی جائیگی اپنی قبروں سے بے ہاتھ پاؤں کے تب پکارے گا فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ یہ ستاتے تھے ہمسایوں کو۔ قول ہے حق تعالیٰ کا اور ہمسایہ رشتہ دار اور ہمسایہ پہلو کا جو بدن تو بے کئے مر گئے یہ ہے جزا اُن کی اور فرجع اُنکا نار کی طرف ہو وَالْفَوْجُ الثَّانِيْ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ عَلٰى صُوْرَةِ الدَّابَّةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَهَاوَنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمَا تُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ

وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ قوله تعالیٰ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ اور دوسری فوج اٹھائی جائیگی قبرون سے اپنی
چارپائے کی صورت پر تب پکارے گا فرشتہ خدا کی طرف سے یہ لوگ کاہلی کرتے تھے نماز
مین اور بدون توبہ کے مرگئے یہ ہے اُن کی جزا اور مرجع انکا جہنم ہے فرمایا اللہ پاک نے
حیف ہے اُن نمازیون کے حال پر جو اپنی نماز بھول جاتے ہین وہ ریاکار اور مانع زکوۃ
ہین وَالْفَوْجُ الثَّالِثُ يُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ وَبُطُونُهُمْ مِثْلُ الْجِبَالِ مَلْأَى بِالْحَيَّاتِ
وَالْعَقَارِبِ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمَانِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يَمْنَعُونَ الزَّكوٰةَ وَمَاتُوا
وَلَمْ يَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا
فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَيَجْعَلُ اللّٰهُ تَعَالَى بِكُلِّ دَانِقٍ مِنْهَا لَوْحًا مِنَ النَّارِ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ
وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ اور تیسری فوج اٹھائی جائیگی قبرونسے اپنی اور پیٹ اُن کے
پہاڑون کے مانند بھرے ہوے سانپ اور بچھوون سے تب پکارے گا فرشتہ خدا کی
طرف سے یہ لوگ منع کرتے تھے زکوۃ کو مرگئے بے توبہ کے جزا اُن کی یہ اور مرجع انکا
نار جہنم ہے جیسا قول ہے حق سبحانہ کا کہ جو لوگ جمع کرتے ہین سونا اور چاندی اور خرچ
نہین کرتے تو انکو راہ خدا مین پس خبر دے اُن کو عذاب دردناک کی اُس روز گرم کیجائیگی
اُس پر آگ دوزخ کی لوح بنا دے گا اللہ تعالیٰ اُس کی ہر دانگ کے مقابل مین تختی آگ
کی پھر داغے گا اُس سے اُن کی پیشانی اور پیٹھ اور پہلو اور پیٹ کو وَأَمَّا الْفَوْجُ الرَّابِعُ
فَيُحْشَرُونَ مِنْ قُبُورِهِمْ تَغْلِي أَجْوَافُهُمْ وَأَمْعَاؤُهُمْ تَخْرُجُ حَتَّى تَتَّصِلَ
بِالْأَرْضِ وَالنَّارُ تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمَانِ هٰؤُلَاءِ
الَّذِينَ كَذَبُوا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَمَاتُوا وَلَمْ يَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيرُهُمْ
إِلَى النَّارِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا اور چوتھی

نوج والے اٹھائے جائینگے قبرون سے اپنی اس طرح پر کہ مونھون سے اُن کے خون بہیگا اور آنتین اُن کی نکلین گی یہانتک کہ زمین پر گرین گی۔ اور منھ سے اُن کے آگ نکلے گی پس پکارے گا پکارنے والا اللہ کی طرف سے کہ یہ لوگ جھوٹ بولتے تھے بیع وشرا مین مر گئے اور توبہ نہ کی جزا انکی یہ اور مرجع انکا نار ہے مثل قول باریتعالی کے اور جو لوگ خرید کرتے ہین عوض عہد الہی کے ثمن قلیل کو وَاَمَّا الفَوجُ الخَامِسُ یُحشَرُونَ مِن قُبُورِهِم یَخرُجُ مِن اَبدَانِهِم رَائِحَة اَنتَن مِنَ الجِیفَةِ یُنَادِی مُنَادٍ مِن قِبَلِ الرَّحمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِینَ یَکتُمُونَ المَعَاصِیَ سِترًا مِنَ النَّاسِ وَلَم یَخَافُوا اللّٰهَ تَعَالیٰ وَمَاتُوا وَلَم یَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُم وَمَصِیرُهُم اِلَی النَّارِ لِقَولِهِ تَعَالیٰ یَستَخفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَستَخفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُم پانچوین فوج کے لوگ اٹھائے جائینگے اپنی قبرون سے جس حال مین کہ اُن کے بدنون سے مردے سے زیادہ بدبو نکلے گی۔ تب پکارے گا پکارنے والا خدا کی طرف سے کہ یہ چھپاتے تھے اپنے گناہ ان کو آدمیون سے اور نہین ڈرتے تھے خدا سے مر گئے بدون توبہ کے یہ ہے اُن کی جزا اور نار ہے انکا مرجع۔ قول ہے اللہ تعالی کا کہ چھپاتے ہین آدمی سے اور نہین چھپا سکتے اللہ تعالی سے اور وہ اللہ انکے ساتھ ہے وَاَمَّا الفَوجُ السَّادِسُ یُحشَرُونَ مِن قُبُورِهِم مَقطُوعَةَ الحُلقُومِ بِلَا لِحیَةٍ فَیُنَادِی المُنَادِی مِن قِبَلِ الرَّحمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِینَ یَشهَدُونَ الزُّورَ وَمَاتُوا وَلَم یَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُم وَمَصِیرُهُم اِلَی النَّارِ اور لیکن چھٹی فوج والے نکلینگے اپنی قبرون سے حلق انکے کٹے ہوئے گردن کے پیچھے سے تب پکارے گا پکارنے والا خدائے تعالی کی طرف سے کہ یہ لوگ وہ ہین کہ جھوٹی گواہیان دیتے تھے اور بے توبہ کیے مر گئے ہین جزا انکی یہ اور مرجع انکا جہنم ہے وَاَمَّا الفَوجُ السَّابِعُ یُحشَرُونَ مِن قُبُورِهِم وَلَیسَ لَهُمُ السِّنَةُ فَیُنَادِی مُنَادٍ مِن قِبَلِ الرَّحمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِینَ یَمنَعُونَ الشَّهَادَةَ قَولُهُ تَعَالیٰ وَلَا تَکتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن یَکتُمهَا فَاِنَّهُ اٰثِمٌ قَلبُهُ وَمَاتُوا وَلَم یَتُوبُوا فَهٰذَا جَزَاؤُهُم وَمَصِیرُهُم اِلَی النَّارِ

اور ساتوین فوج بے زبان ہو کر نکلینگے اپنی قبرون سے - تب پکارے گا پکارنے وال -
خدا تعالی کی طرف سے کہ یہ لوگ مانع شہادت ہین مرگئے بر توبہ نہ کی یہ ہے جزا انکی اور
نار ہے مرجع انکا - قول ہے اللہ جل شانہ کا کہ مت چھپاؤ گواہی کو اور جو شخص چھپاویگا
اُسکو دل اُسکا تاریک ہوگا - وَاَمَّا الْفَوْجُ الثَّامِنُ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ نَاكِسُوْ رُؤُسِهِمْ
وَاَرْجُلُهُمْ فَوْقَ رُؤُسِهِمْ وَيَجْرِيْ مِنْ فُرُوْجِهِمْ اَنْهَارٌ قَيْحٍ وَصَدِيْدٍ فَيُنَادِيْ الْمُنَادِيْ
مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَزْنُوْنَ وَمَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَجَزَاؤُهُمْ هٰذَا
وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ
سَبِيْلًا اور لیکن آٹھوین فوج والے سر جھکائے اور پاؤن اپنے سر پر اٹھائے قبرون سے
نکلین گے اور اُن کی شرمگاہ سے نہرین ریم اور زرد آب کی بہینگی - تب فرشتہ خدا کا پکار کر
کہے گا کہ یہ لوگ زانی ہین بدون توبہ کئے مرگئے اب اُن کی جزا یہ اور مقام انکا نار ہے
فرمایا حق تعالے نے زنا کے نزدیک نجاؤ بیشک یہ بد اور دشمن اور بُری راہ ہے وَاَمَّا
الْفَوْجُ التَّاسِعُ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ اَسْوَدَ الْوَجْهِ اَزْرَقَ الْعَيْنَيْنِ بُطُوْنُهُمْ مَمْلُوْءَةٌ مِّنَ
النَّارِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا قَوْلُهٗ
تَعَالٰى اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ مَصِيْرُهُمْ
اِلَى النَّارِ نوین فوج کے لوگ سیاہ رو اور نیلی آنکھین پیٹ اُن کے بھرے ہوئے آگ
سے اپنی قبرون سے اٹھین گے - تب فرشتہ پکاریگا کہ یہ ظلم سے مال یتیم کا کھاتے تھے
فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین کھاتے یہ اپنے پیٹ مین مگر آگ - کیونکہ یہ بے توبہ کئے مرگئے
پس یہ ہے جزا اُن کی اور نار ہے مرجع انکا وَاَمَّا الْفَوْجُ الْعَاشِرُ يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ
جُذَامًا وَبَرَصًا فَيُنَادِيْ الْمُنَادِيْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ عَاقُّوا الْوَالِدَيْنِ
فِي الدُّنْيَا مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور دسوین فوج والے

کوڑہی اور تمام بدن مین پیپ اپنی گوردن سے نکلین گے تب فرشتہ رب کا پکارسے کہ
انھون نے دنیا مین اپنے باپ ماں کو رنج دیا ہے اور توبہ نہ کرکے مرگئے ہین یہ سبب اُن کی جزا
اور نار ہے انکا مرجع - فرمایا اللہ تعالی نے کہ عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک کرو اُس کے
ساتھ کسی کو اور احسان کرو اپنے ماں اور باپ پر وَاَمَّا الْفَوْجُ الْحَادِیْ عَشَرَ فَیُحْشَرُوْنَ مِنْ
قُبُوْرِهِمْ عُمْیَانًا بِالْقَلْبِ وَالْعَیْنِ - اَسْنَانُهُمْ كَقُرُوْنِ الثَّوْرِ وَشِفَاهُهُمْ مَطْرُوْحَةٌ عَلٰی
بُطُوْنِهِمْ وَفَخِذَیْهِمْ وَیَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهِ الْقَذَرُ فَیُنَادِیْ الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ
هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ مَاتُوْا وَلَمْ یَتُوْبُوْا فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِیْرُهُمْ اِلَی
النَّارِ قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ
الشَّیْطَانِ اور گیارھوین فوج والے دل اور آنکھ کے اندھے اُٹھین گے اور دانت
اُن کے بیل کے سینگ کی طرح - اور لب اُن کے پیٹ اور زانو پر پڑے ہوئے اور
پیٹ سے اُن کے پلیدی نکلتی ہوئی - تب فرشتہ پکار کرے گا یہ لوگ شراب پیتے تھے
اور بدون توبہ کئے مرگئے یہ جزا اُن کی ہے اور انکا مقام آتش دوزخ ہے - فرمایا حق جلشانہ
نے کہ شراب اور جوا پلیدی ہے عمل سے شیطان کے وَاَمَّا الْفَوْجُ الثَّانِیْ عَشَرَ فَیُحْشَرُوْنَ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَوُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ یَمُرُّوْنَ عَلَی الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ
الْخَاطِفِ فَیُنَادِیْ الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعَاصِیْ
وَیُحَافِظُوْنَ صَلٰوةَ الْخَمْسِ بِالْجَمَاعَةِ وَمَاتُوْا مَعَ التَّوْبَةِ فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِیْرُهُمْ
اِلَی الْجَنَّةِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ لِاَنَّهُمْ رَاضُوْنَ عَنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَاضٍ عَنْهُمْ قَوْلُهٗ
تَعَالٰی لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ بارھوین فوج
کے لوگ چہرہ اُنکا چودھوین رات کے چاند کا سا بجلی کی طرح سے صراط پر گذرین گے پس فرشتہ
ندا کریگا کہ یہ لوگ عمل صالح کرتے اور گناہ سے باز رہتے اور پانچون وقت کی نماز جماعت
کے ساتھ پڑھتے تھے توبہ کرکے مرگئے ہین اسپہ سبب جزا اُن کی اور جنت ہے مقام

انکا ساتھ منفعت اور خوشنودی آگہی ہے کیونکہ وے راضی ہین اللہ سے اور اللہ انسے راضی ہے۔ قول بہ بارہتعالی کا مت ڈرو اور مت غم کرو اور خوش رہو جنت مین جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

الباب الرابع والعشرون فی ذکر نشور الخلائق من القبور

یُقَالُ اِنَّ الْخَلَائِقَ اِذَا نُشِرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ یَقِفُوْنَ عَلَی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ نُشِرُوْ عَنْہُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً لَا یَاْکُلُوْنَ وَلَا یَشْرَبُوْنَ وَلَا یَجْلِسُوْنَ وَلَا یَتَکَلَّمُوْنَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَا یُعْرَفُ اَھْلُ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صلعم یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ

چوبیسوان باب اٹھائے جانے مین خلائق کے اپنی قبرونسے

کہا ہے کہ جب اٹھائی جائیگی خلقت اپنی قبرون سے کھڑی رہیگی اپنی موضع مین چالیس برس تلک اور نہ کھائیگی نہ پئے گی نہ بیٹھے گی نہ کلام کرے گی۔ پوچھا کسی نے یا رسول اللہ صلعم دین محمدی کے لوگ کیونکر پہچانے جائینگے قیامت کے دن آپ نے فرمایا کہ میری اُمت مشہور اور وضو کے سبب سے اُن کے ہاتھ اور پانون روشن ہونگے

وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَبْعَثُ اللّٰہُ الْخَلَائِقَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فَتَاْتِی الْمَلٰئِکَۃُ اِلٰی رَاْسِ قُبُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَمْسَحُوْنَ رُؤُسَھُمْ مِنَ التُّرَابِ فَیَبْقٰی التُّرَابُ مِنْھُمْ اِلَّا مِنْ مَّوَاضِعِ سُجُوْدِھِمْ فَیَمْسَحُ الْمَلٰئِکَۃُ تِلْکَ الْمَوَاضِعَ فَلَا یَذْھَبُ مِنْھَا فَیُنَادِی الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ یَا مَلٰئِکَتِیْ لَیْسَ ذٰلِکَ تُرَابُ قُبُوْرِھِمْ اِنَّمَا ھُوَ تُرَابُ مَحَارِیْبِھِمْ دَعُوْھَا عَلَیْھِمْ اِلٰی اَنْ یَّمُرُّوْا الصِّرَاطَ وَیَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ فَمَنْ یَّنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَعْلَمُ اَنَّھُمْ خُدَّامِیْ وَعِبَادِیْ اور حدیث مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ خلائق کو اُن کی قبرون سے پھر آوینگے ملائکہ مومنین کی گورونکے سرہانے اور خاک پونچھینگے اُن کے سرونسے تب سارے اعضا کی خاک تو اُتر جاوے گی مگر مواضع سجود کی خاک نہ مٹے گی

اُسوقت فرشتے مسح کرین گے ان مقامون کو یعنی مواضع سجود کو مگر وہان کی خاک پاک ہو گی اُسوقت ندا کریگا ندا کرنے والا خداوند تعالی کی جانب سے کہ اے ملائکہ یہ خاک گور نہین بلکہ خاک محراب سب چھوڑ دو اُس خاک کو جب تک یہ گذرین صراط پر سے اور داخل ہون بہشت مین تاکہ جو انھین دیکھے وہ سمجھے کہ میرے خاص خادم اور عابد ہین رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا فِی الْقُبُوْرِ فَاَوْحٰی اِلٰی رِضْوَانَ یَا رِضْوَانُ اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ الصَّائِمِیْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ جَائِعِیْنَ عَاطِشِیْنَ فَاسْتَقْبِلْهُمْ بِشَهَوَاتِهِمْ فِی الْجِنَانِ فَیَصِیْحُ الرِّضْوَانُ یَا اَیُّهَا الْغِلْمَانُ وَیَا اَیُّهَا الْوِلْدَانُ الَّذِیْ لَمْ یَبْلُغِ الْحُلُمَ حَتّٰی یَاتُوْا فَیَاتُوْنَ بِاَطْبَاقٍ نُوْرٍ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ التُّرَابِ وَاَقْطَارِ الْاَمْطَارِ وَکَوَاکِبِ السَّمَاءِ وَاَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِالْفَاکِهَۃِ الْکَثِیْرَۃِ وَالْاَطْعِمَۃِ الشَّهِیَّۃِ وَالْاَشْرِبَۃِ اللَّذِیْذَۃِ وَاِذَا لَقِیَهُمْ یُطْعِمُهُمْ ذٰلِکَ وَیَقُوْلُ لَهُمْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَۃِ جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس وقت قیامت ہوگی اُٹھاویگا اللہ تعالی سب کو قبرون سے اور وحی کرے گا اے رضوان مین نے نکالا روزہ دارون کو قبرون سے بھوکا پیاسا پس پیشوائی کر اُن کی بہشت کی طرف تب پکارے گا رضوان اے نوجوانون اور لے لڑکون جو بلوغ کو نہین پہونچے ہو پس آوین گے وے بعد اس کے لاوین گے اُن کے پاس طبق سب نور کے زیادہ خاک اور قطرہ باران اور ستارہ آسمان اور درختون کے پتون سے اور میوے کثیر اور کھانے مرغوب اور شربت لذیذ ۔ پھر اُنکو کھلاوینگے اور کہین گے کھاؤ اور پیو گوارا ہو تم کو وہ جو آگے بھیجا کر تم نے ایام ماضی مین رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم ثَلٰثُ نَفَرٍ تُصَافِحُهُمُ الْمَلٰئِکَۃُ یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمُ الشُّهَدَاءُ وَصَائِمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَصَائِمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مصافحہ کرینگے

ملائکہ تین گروہ کے ساتھ جس دن وے اپنی قبرون سے نکلین گے ایک شہدا اور دوسرے روزہ دار رمضان کے اور تیسرے روزہ دار عرفہ کے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ فِی الْجَنَّۃِ قُصُوْرًا مِنْ دُرٍّ وَیَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ وَذَھَبٍ وَفِضَّۃٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَنْ ھٰذِہٖ قَالَ النَّبِیُّ صلعم مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَۃَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَیَّامِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمُ عَرَفَۃَ لِمَا فِیْھِمَا مِنَ الرَّحْمَۃِ وَاِنَّ اَبْغَضَ الْاَیَّامِ اِلَی اِبْلِیْسَ یَوْمُ عَرَفَۃَ یَا عَائِشَۃُ مَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا یَوْمَ عَرَفَۃَ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ثَلٰثِیْنَ بَابًا مِنَ الْخَیْرِ وَالرَّحْمَۃِ وَاَغْلَقَ ثَلٰثِیْنَ بَابًا مِنَ الشَّرِّ وَالْغَضَبِ فَاِذَا اَفْطَرَ وَشَرِبَ الْمَاءَ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ کُلُّ عِرْقٍ فِیْ جَسَدِہٖ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اِلٰی طُلُوْعِ الْفَجْرِ حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جنت مین مکانات ہون گے مروارید اور یاقوت اور زبرجد اور چاندی اور سونے کے تب مین نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سب کس کے واسطے ہین۔ فرمایا روز عرفہ کے روزہ دارونکے واسطے۔ اے عائشہؓ بہت پیارا دن نزدیک اللہ تعالی کے جمعہ اور عرفہ ہے کیونکہ یہ دن اللہ تعالی کی رحمت کے ہین اور ابلیس لعین کے نزدیک یہ دن بہت برے ہین اے عائشہ جس شخص نے صبح کی عرفے کے دن روزے کی نیت سے کھولے گا اللہ تعالی اس کے لیے تیس دروازے خیر اور رحمت کے اور بند کرے گا تیس دروازے شر اور غضب کے پھر جب افطار کرے گا اور پانی پئے گا تب آمرزش چاہین گے اسکے واسطے اندام کی رگین اور کہین گے یا اللہ رحمت بھیج اسپر طلوع فجر تک۔ وَفِیْ خَبَرٍ اٰخَرَ یَخْرُجُوْنَ الصَّائِمُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَیُعْرَفُوْنَ بِرِیْحِ صِیَامِھِمْ وَیَتَلَقَّوْنَ بِالْمَائِدَۃِ وَالْاَبَارِیْقِ فَیُقَالُ لَھُمْ کُلُوْا قَدْ جُعْتُمْ حِیْنَ شَبِعَ النَّاسُ وَاشْرَبُوْا قَدْ عَطِشْتُمْ حِیْنَ رَوِیَ النَّاسُ فَیَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَسْتَرِیْحُوْنَ وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ اور دوسری حدیث مین آیا ہے نکلین گے روزہ دار اپنی قبرون سے اور پہچانے جائین گے اپنے بوے دہن سے اور ملین گے اُن کو خوان طعام اور صراحیان پانی کی اور کہا جائیگا اُن کو کہ کھاؤ تم کہ بھوکے

رہتے جب لوگ آسودہ تھے اور پیاکہ تم پیاسے رہتے تھے جب تب سب لوگ سیراب تھے تب کھائیں گے اور پئیں گے اور آسایش کرین گے اور سب خلقت حساب مین مبتلا رہیگی وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ لَا يُبْلَى عَشْرُ نَفَرٍ الْأَنْبِيَاءُ وَالْغَازِي وَالْعَالِمُ وَالشُّهَدَاءُ وَحَامِلُ الْقُرْآنِ وَالْمُؤَذِّنُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالْمَرْأَةُ الَّتِي مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا وَمَنْ مَاتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَتَهَا اور آیا ہے حدیث مین کہ آزمایش نہ ہوگی دس گروہ سے انبیا اور غازی اور عالم اور شہید اور حافظ کلام اللہ اور موذن اور امام عادل اور جو عورت حالت نفاس مین مرگئی اور جو مظلوم قتل کیا گیا اور جو مر گیا دن کو جمعے کی یا رات کو وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهُ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا وَلَدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ عُرَاةً حُفَاةً فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرِّجَالُ مُخْتَلِطُونَ بِالنِّسَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ هَلْ أُحْشَرُ عَارِيَةً حَافِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَا سَوْأَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلعم يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِهَا فَقَالَ يَا ابْنَةَ أَبِي قُحَافَةَ اشْتَغَلَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظَرِ وَسَمَرُوا أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ مَوْقُوفُونَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَرَقُ إِلَى قَدَمَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى صَدْرِهِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يُحْشَرُ أَحَدٌ كَاسِيًا قَالَ نَعَمْ الْأَنْبِيَاءُ وَأَهْلُوهُمْ وَصَائِمُو رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ عَلَى الْوِلَاءِ وَكُلُّ النَّاسِ جَائِعٌ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْأَنْبِيَاءَ وَأَهْلَ بَيْتِهِمْ وَصَائِمَ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ فَإِنَّهُمْ شِبَاعٌ لَا جُوعَ لَهُمْ وَيُقَالُ يَسُوقُهُمُ الْمَلَائِكَةُ إِلَى أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا السَّاهِرَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ وَيُقَالُ إِنَّ الْخَلَائِقَ فِي عَرَصَاتِ الْحَشْرِ يَكُونُونَ مِائَةً وَعِشْرِينَ صَفًّا كُلُّ صَفٍّ مَسِيرَةُ طُولِهِ أَرْبَعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَسِيرَةُ عَرْضِهِ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَيُقَالُ إِنَّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ وَالْبَاقِي كَفَرَةٌ

اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب لوگ ننگے کھلے اُٹھین گے گویا اُسی وقت مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ تب پوچھا عائشہ رض سے یارسول اللہ کیا مرد اور عورت سب ایک ساتھ ملے رہین گے۔ فرمایا ہان۔ کہا کیا مین بھی ننگی رہون گی۔ فرمایا ہان۔ کہا وائے رسوائی کہ ایک دوسرے کو ننگا دیکھے گا۔ تب مارا نبی صلعم نے اپنا ہاتھ کاندھے پر اُن کے اور کہا اے بیٹی ابی قحافہ کی اُس دن سب کی آنکھین آسمان کی طرف ہون گی اور چالیس برس اُسی حالت مین رہین گے نہ کھاوین گے نہ پیئنگے بعد اُس کے سب کے بدن سے عرق نکلے گا اور کسی کے قدم کسی کے ساق کسی کے پیٹ کسی کے سینے تک پہونچے گا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا مین نے پوچھا یارسول اللہ کوئی سوار بھی اُٹھے گا۔ فرمایا ہان انبیا اور اُن کے اہل اور روزہ دار رجب و شعبان و رمضان کے بھی۔ اور اُس دن سب لوگ بھوکے رہین گے مگر یہ چند اشخاص جو مذکور ہوئے آسودہ ہون گے۔ اور مروی ہے کہ سب لوگون کو زمین محشر مین جس کا نام ساہرہ ہے جمع کرینگے چنانچہ قول ہے اللہ پاک کا ایک بار صور پھونکنے مین سب کے سب ارض ساہرہ مین یکایک پہونچ جائین گے۔ اور بھی کہتے ہین کہ میدان محشر مین ساری خلق اللہ کی ایک سو بیس صفین کھڑی ہون گی اور ہر ایک صف کے طول کی مسافت چالیس ہزار برس اور عرض کی مسافت بیس ہزار برس۔ اور کہا ہے ان مین سے مومنون کی تین صفین ہونگی اور باقی کافرون کی۔ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّ اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِائَۃٌ وَعِشْرُوْنَ صَفًّا وَھٰذَا اَصَحُّ وَاَمَّا صِفَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّھُمْ بِیْضُ الْوُجُوْہِ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ وَصِفَۃُ الْکَافِرِیْنَ اَنَّھُمْ سُوْدُ الْوُجُوْہِ مُعَذَّبِیْنَ مَعَ الشَّیَاطِیْنِ روایت ہے نبی صلعم سے کہ میری اُمت کی ایک سو بیس صفین ہون گی اور یہی صحیح تر ہے۔ لیکن صفت مومنون کی یہ ہے کہ اُن کے چہرے اُس دن روشن و تابان ہونگے۔ اور کافرون کے مُنھ کالے اور شیاطین کے زمرے مین عذاب کیے جائین گے

الباب الخامس والعشرون فی ذکر سوق الخلائق الی المحشر

یُقَالُ سَوْقُ الْکُفَّارِ بِاَقْدَامِہِمْ وَسَوْقُ الْمُؤْمِنِیْنَ نَجَائِبِہِمْ وَمَرَاکِبِہِمْ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا

پچیسواں باب بیان مین لیجانے خلائق کے محشر کی طرف

کہتے ہین کہ کفار پیادہ پا لیجائے جائین گے اور ایمان والے گھوڑون اور سواریون پر چنانچہ فرمایا ہے اللہ سبحانہ تعالی نے کہ متقین روز قیامت کے جائین گے اپنے رب کے پاس سوار قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ یُحْشَرُ الْمُؤْمِنُوْنَ رُکْبَانًا عَلٰی نَجَائِبِہِمْ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْمَلٰئِکَۃِ لَا تَمْشُوْا بِعِبَادِیْ بِلَا رُکُوْبِہِمُ النَّجَائِبَ فَاِنَّہُمْ اعْتَادُوا الرُّکُوْبَ فِی الدُّنْیَا کَانَ فِی الْاِبْتِدَاءِ صُلْبُ اٰبَائِہِمْ مَرْکَبَہُمْ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِکَ بَطْنُ اُمَّہٰتِہِمْ تِسْعَۃَ اَشْہُرٍ وَحِیْنَ وَلَدَتْہُمْ اُمَّہٰتُہُمْ فَحِجْرُ اُمَّہٰتِہِمْ سَنَتَیْنِ لِلرَّضَاعِ ثُمَّ اِذَا انْفَصَلَ فَعُنُقُ اٰبَائِہِمْ مَرْکَبُہُمْ ثُمَّ الْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ مَرَاکِبُہُمْ فِی الْبَوَادِیْ وَالسُّفُنُ فِی الْبِحَارِ وَحِیْنَ مَاتُوْا فَعُنُقُ اِخْوَانِہِمْ وَحِیْنَ قَامُوْا مِنْ قُبُوْرِہِمْ لَا تَمْشُوْا بِہِمْ رَاجِلًا فَاِنَّہُمْ اعْتَادُوا الرُّکُوْبَ وَلَا یَقْدِرُوْنَ عَلَی الْمَشْیِ وَقَدَّمُوْا اَسْبَابَہُمْ وَہُوَ الْاُضْحِیَۃُ فَیَرْکَبُوْنَہَا وَیُقَدِّمُوْا عَلَی الْمَوْلٰی وَلِذٰلِکَ قَالَ صلعم سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ وَعَظِّمُوْہَا فَاِنَّہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَطَایَاکُمْ علی ابن ابی طالب رض فرماتے ہین کہ جائین گے مومنین قیامت کے دن اپنے گھوڑون پر سوار فرماے گا حق تعالے ملائکہ کو مت لیجاؤ میرے بندون کو بے سواری کیونکہ اُن کو دنیا مین عادت تھی سوار ہونے کی پہلے باپ کی پیٹھ اُن کی سواری تھی - پھر مان کا پیٹ نو مہینے تک - اور جب مان جنی تو اُس کی گود دودھ پینے کے لیے دو برس تک اُن کی سواری تھی پھر دودھ چھڑانے کے بعد اُن کے باپ کی گردن - بعد اُسکے گھوڑا اور خچر اور گدھا اُنکا مرکب تھا میدانون مین اور کشتیان دریا مین اُن کی سواریان تھین - اور جب مر گئے تو اپنے دینی بھائیون کے

کاندھے پر چڑھے ہے - اب جو اپنی قبرون سے نکلے ہین تو اُنکو پیدل نہ لیجا وے کیونکہ اُن کو عادت سواری کی ہے اپنے پانون چلا نہ سکینگے اور اُنھون نے اپنے گھوڑے آگے ہی بھیجے ہین وہ قربانی کے جانور ہین اُسپر سوار ہو کر اپنے مولا کے حضور مین حاضر ہون اوراسی سبب جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا موٹا تازہ کرو اپنی قربانی کے جانورون کو اس لیے کہ قیامت کے دن وہی تمھاری سواریان ہون گی

الباب السادس والعشرون فی ذکر القیامة

فِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ وَقَدْ دَنَتِ الشَّمْسُ عَلٰی رُؤُسِهِمْ وَیَشْتَدُّ حَرُّهَا فَیَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ کَالظِّلِّ ثُمَّ یُنَادِی الْمُنَادِیْ یَا مَعْشَرَ الْخَلَائِقِ اِنْطَلِقُوْا اِلَی الظِّلِّ فَیَنْطَلِقُوْنَ وَهُمْ ثَلٰثَةُ فِرَقٍ فِرْقَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَفِرْقَةُ الْمُنَافِقِیْنَ وَفِرْقَةُ الْکَافِرِیْنَ فَاِذَا سَارَ الْخَلَائِقُ اِلَی الظِّلِّ صَارَ الظِّلُّ ثَلٰثَةَ اَقْسَامٍ قِسْمُ الْحَرَارَةِ وَقِسْمُ الدُّخَانِ وَقِسْمُ النُّوْرِ

چھبیسوان باب بیان مین قیامت کے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہو گا جمع کریگا حق سبحانہ جلشانہ خلق اولین اور آخرین کو ایک زمین مین - اور قریب ہو گا آفتاب اُن کی سرون پر - اور سخت گرمی ہو گی پھر نکلے گی ایک گردن آگ سے مانند سایہ کے تب پکارے گا پکارنے والا ای گروہ خلائق چلو سائی کی طرف پس چلین گی - اور وے تین فرقہ ہون گے مومنین منافقین کافرین پھر جب پہونچی گی خلق سائے کی طرف تو سایہ تین قسم کا ہو جائے گا ایک قسم حرارت - دوسری قسم تمام تر دھوان فذلک قولہ تعالٰی انْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ فَالْحَرَارَةُ تَقُوْمُ عَلٰی رُؤُسِ الْمُنَافِقِیْنَ وَالدُّخَانُ عَلٰی رُؤُسِ الْکُفَّارِ وَالنُّوْرُ عَلٰی رُؤُسِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْحَرَارَةُ عَلٰی رُؤُسِ الْمُنَافِقِیْنَ لِاَنَّهُمْ یَجْزَعُوْنَ مِنَ الْحَرَارَةِ فِی الدُّنْیَا چنانچہ قول ہے حق تعالی کا کہ روان ہونگے لوگ تین شاخ کے سائے کی طرف پھر حرارت کھڑی ہو گی منافقون

کے سر پر۔ اور دھوان کافرون کے سر پر۔ اور نور مومنون کے سر پر۔ حرارت منافقین کے
سر پر اسواسطے کہ وے ہوتے تھے حرارت دنیا مین وھو قولہ تعالیٰ وقالوا لا تنفروا فی
الحر قل نار جہنم اشد حرا لو کانوا یفقھون والدخان علی رؤس الکفرۃ لانھم
کانوا فی الدنیا فی الظلمات وفی الاخرۃ چنانچہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے اور کہا لوگون نے
مت بھاگو حرارت مین تو کہ دے ای محمد صلعم آگ جہنم کی سخت تر ہے حرارت مین کاش
وے جانتے۔ اور دھوان سر پر کافرون کے۔ اس لیے کہ وے دنیا مین اندھیرے مین تھے
اور آخرت مین بھی اسی طرح کذلک قولہ تعالیٰ والذین کفروا اولیائھم الطاغوت
یخرجونھم من النور الی الظلمات والنور علی رؤس المومنین لانھم کانوا فی الدنیا
فی النور وفی الاخرۃ قول اللہ پاک کا ہے کہ اور جو لوگ کافر ہوئے اور دوست اُن کے
طاغوت نکالین گے انکو روشنی سے تاریکی کی طرف۔ اور نور سر پر مومنون کے اسواسطے
کہ تھے وے دنیا مین نور مین اور آخرت مین بھی اسی طرح کذلک کقولہ تعالیٰ اللہ
ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور فرمایا حق تعالیٰ نے کہ مومنون کا
دوست اللہ ہے نکالے گا اُن کو تاریکی سے روشنی مین وقال فی صفات المومنین
فی یوم القیامۃ یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورھم بین ایدیھم
وبایمانھم بشرٰکم الیوم جنات تجری من تحتھا الانھار اور کہا ہے اللہ تعالیٰ نے
مومنین کی صفات مین دن قیامت کے کہ اُس روز دیکھے گا تو مومنین اور مومنات کو کہ
دوڑے گی روشنی سامنے اور داہنے اُن کے بشارت دیتے اُن کو بہشت کی کہ بہتی ہین
نیچے اُسکے نہرین قال رسول اللہ صلعم سبعۃ تظلھم اللہ تعالیٰ فی ظلال العرش
یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجلان تحابا فی اللہ
وافترقا فی اللہ ورجل طلبتہ امرأۃ ذات جمال فقال انی اخاف اللہ ورجل
ذکر اللہ تعالیٰ خالیا ففاضت عیناہ من خشیۃ اللہ ورجل تصدق بیمینہ

فَاخْفَاهَا عَنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ مُتَعَلِّقٌ قَلْبُهٗ فِي الْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات گروہ کو سایے مین عرش
کے - ایک امام عادل اور دوسرا جوان عابد تیسرا وہ شخص جس کی محبت اور مفارقت دونون للہ
ہوگی - اور چوتھا وہ مرد جسے ایک زن صاحب جمال نے طلب کیا اور اس نے
اللہ کا خوف کرکے اُسے چھوڑ دیا - پانچوان وہ جو صدق دل سے یاد الٰہی مین رویا - چھٹا
وہ شخص جو داہنی ہاتھ سے صدقہ دے اس طرح سے کہ بائین ہاتھ کو خبر نہ ہو - ساتوان وہ
شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اُسکا وہین لگا رہے کہ کب پھر مسجد مین آوے - قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلعم اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ يُنَادِي الْمُنَادِيْ اَيْنَ اَهْلُ الْفَضْلِ فَيَقُوْمُ اُنَاسٌ
وَيَسِيْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ فَتَتَلَقَّى الْمَلٰئِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ مَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُ
اَهْلُ فَيَقُوْلُوْنَ مَا فَضْلُكُمْ قَالُوْا اِذَا ظُلِمَ عَلَيْنَا صَبَرْنَا وَاِذَا اُجِيْرَ اِلَيْنَا عَفَوْنَا فَيُقَالُ
لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ ثُمَّ يُنَادِي الْمُنَادِيْ اَيْنَ اَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقُوْمُ
اُنَاسٌ مِنْهُمْ يَسِيْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَتَلَقَّى الْمَلٰئِكَةُ وَيَقُوْلُوْنَ مَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
نَحْنُ اَهْلُ الصَّبْرِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ صَبْرُكُمْ يَقُوْلُوْنَ تَصْبِرُ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ وَلَا تَصْبِرُ
عَلٰى مَعَاصِي اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ ثُمَّ يُنَادِي الْمُنَادِيْ
اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ فَيَقُوْمُوْنَ اُنَاسٌ مِنْهُمْ يَسِيْرُوْنَ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَتَلَقَّى
الْمَلٰئِكَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اَنَا نَرٰكُمْ سِرَاعًا اِلَى الْجَنَّةِ مَنْ اَنْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مُتَحَابُّوْنَ
فِي اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا كَانَ تَحَابُّكُمْ قَالُوْا كُنَّا نَتَحَابُّ فِي اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ
فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس وقت جمع کریگا اللہ تعالیٰ خلائق کو تب پکارے گا ایک پکارنیوالا
کہان ہین صاحبان فضل پس کھڑے ہون گے اشخاص اور چلین گے جلد بہشت کی طرف
پھر فرشتے ملین گے اور پوچھین گے تم کون ہو وے جواب دین گے ہم اہل فضل ہین
کہین گے فضل تمھارا کیا ہے وے بولین گے ظلم پر صبر اور جبر ست عفو تب کہا جاے گا

اور اسکی تین تختی ہین ایک مشرق دوسری مغرب تیسری سط دنیا مین اور تیسر تین سطرین لکھی ہوئی
ہین پہلی سطر تین بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ دوسری مین الحمد للہ رب العالمین۔ اور تیسری
سطر مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مسافت ہر سطر کی ہزار برس کی۔ اور پاس اسکے ستر ہزار
نیزے۔ اور نیچے ہر نیزے کے ستر ہزار صفین ملائکہ کی۔ اور ہر صف مین پانچ لاکھ
فرشتے تسبیح اور تقدیس کرتے ہین اللہ تعالی کی روز قیامت تک قَالَ ابْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِیُّ
مَعْنٰی قَوْلِہٖ لِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ اَنَّہٗ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کَانَ اللِّوَاءُ مَضْرُوْبًا
وَالْمُؤْمِنُوْنَ حَوْلَ اللِّوَاءِ مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ عَلَیْہِ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ وَیَکُوْنُ الْکُفَّارُ فِیْ
رَاحَۃٍ مِّنَ النَّارِ مَا دَامَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَضْرُوْبًا فَاِذَا حُوِّلَ اللِّوَاءُ یُسَاقُ الْکُفَّارُ اِلَی
النَّارِ کہا ابن احمد جرجانی رح نے معنی اس حدیث لواء الحمد بیدی کے کہ جب ہوگا دن قیامت
کا تب جھنڈا گڑیگا اور مومنین سب کے سب آدم کے وقت سے قیامت تک گرد اس
جھنڈے کے ہونگے اور کفار کنارے نار کے جب تک وہ جھنڈا گڑا رہے گا اور جب لپیٹا
جائے گا تب لیجائے جاینگے کفار نار کی طرف وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ
یُنْصَبُ لِوَاءُ الصِّدِّیْقِ لِاَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رض وَکُلُّ صِدِّیْقٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ
الْعَدْلِ لِعُمَرَ رض وَکُلُّ عَادِلٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ السَّخَاوَۃِ لِعُثْمَانَ رض وَکُلُّ سَخِیٍّ
تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الشَّہَادَۃِ لِعَلِیٍّ رض وَکُلُّ شَہِیْدٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْفِقْہِ لِمُعَاذِ
ابْنِ جَبَلٍ رض فَکُلُّ فَقِیْہٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الزُّہْدِ لِاَبِیْ ذَرٍّ رض وَکُلُّ زَاہِدٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ
وَلِوَاءُ الْفَقْرِ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ وَکُلُّ فَقِیْرٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْمُقْرِئِ لِاَبِیِّ ابْنِ
کَعْبٍ وَکُلُّ مُقْرِئٍ تَحْتَ لِوَائِہٖ وَلِوَاءُ الْمَقْتُوْلِ لِحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ وَکُلُّ مَقْتُوْلٍ
تَحْتَ لِوَائِہٖ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِہِمْ اور حدیث مین
آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا تب کھڑا ہوگا جھنڈا صدق کا واسطے ابوبکر صدیق
کے اور تمام صدیق اس کے نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا عدل کا واسطے عمر رض کے اور

اُٹھنے کہ کون داخل ہو جنت مین سب سے اجر عاملون کا۔ پھر پکاریگا پکارنے والا کہان ہین صابر لوگ
پس کھڑی ہو گی ایک قوم اور چلے گی جلد بہشت کی طرف تب ملین گے فرشتے اور کہینگے تم کون
ہو وے کہین گے ہم صابر ہین پوچھین گے صبر تمہارا کیا ہے وے جواب دینگے اللہ کی طاعت
اور اپنے گناہون پر صبر کرتے تھے تب کہا جائیگا انکو چلے جاو بہشت مین عاملون کے
لیے اچھا اجر ہے۔ پھر پکاریگا پکارنیوالا کہان ہین آپس مین اللہ دوستی کرنے والے تب
اُٹھ کھڑے ہون گے اشخاص اور دوڑینگے جنت کی طرف ملائکہ ملاقات کرکے اُن سے پوچھینگے
تم جو اس قدر جلد بہشت کی طرف چلے جاتے ہو کون ہو وے جواب دینگے ہم آپس مین
محبت کرتے تھے فرشتے کہین گے جاو جنت مین۔ قَالَ النَّبِيُّ صلعم ثُمَّ وُضِعَتْ مَوَازِيْنُ
الْحِسَابِ بَعْدَ دُخُوْلِ هٰؤُلَاءِ الْجَنَّةَ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
عَنْ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَعَنْ طُوْلِهٖ وَعَرْضِهٖ فَقَالَ صلعم طُوْلُهٗ مَسِيْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَعَرْضُهٗ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَسِنَانُهٗ مِنْ يَاقُوْتَةٍ
حَمْرَاءَ وَقَصَبُهٗ مِنْ فِضَّةٍ وَزُمُرُّدٍ خَضْرَاءَ وَلَهٗ ثَلٰثُ ذَوَائِبَ مِنْ نُوْرٍ ذُؤَابَةٌ
بِالْمَشْرِقِ وَذُؤَابَةٌ بِالْمَغْرِبِ وَالْاُخْرٰى بِوَسَطِ الدُّنْيَا مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ اَسْطُرٍ الْاَوَّلُ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالثَّانِي اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالثَّالِثُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كُلُّ سَطْرٍ مَسِيْرَةُ اَلْفِ سَنَةٍ وَعِنْدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِوَاءٍ وَتَحْتَ كُلِّ
لِوَاءٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَفِي كُلِّ صَفٍّ خَمْسُمِائَةِ اَلْفِ مَلَكٍ يُسَبِّحُوْنَ اللّٰهَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُقَدِّسُوْنَهٗ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ بعد داخل ہونے ان سب کے
بہشت مین رکھی جائینگی ترازو حساب کی اور نیزہ حمد کا اوپر آسمان بلند کے۔ پوچھا گیا نبی
صلعم سے کہ نیزہ حمد کا کیا ہے اور اُسکا طول عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا طول اُسکا ہزار
برس کی راہ تک اور اُسپر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اور عرض اتنا کہ جتنی مسافت
درمیان آسمان و زمین کے ہے۔ پھل اُسکا یاقوت سرخ کا اور چھڑ اُسکی چاندی اور زمرد سبز کی

سب عادل اُسکے نیچے رہیگا۔ اور جھنڈا سخاوت کا واسطے عثمان رضؓ کے اور کل سخی اُسکے نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا شہادت کا واسطے علی رضؓ کے اور تمام شہید اُسکے نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا فقر کا واسطے معاذ بن جبل کے اور سب فقیہ اُس کے نیچے ہونگے۔ اور جھنڈا زہد کا واسطے ابی ذر رضؓ کے اور سب زاہد اُس کے نیچے ہونگے اور جھنڈا فقر کا واسطے ابی درداء رضؓ کے اور ہر فقیر اُسکے نیچے ہون گے اور جھنڈا قرارت کا واسطے ابی بن کعب رضؓ کے اور کل قاری نیچے اُس کے ہونگے۔ اور جھنڈا قتل ظلم کا واسطے حسین رضؓ کے اور سارے مقتول مظلوم اُسکے سائے مین ٹھہرینگے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسدن بلاوینگے ہم لوگون کو ساتھ اُن کے پیشواون کے۔

وَفِی الْخَبَرِ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَقُوْمُ الْخَلَائِقُ وَتَشْتَدُّ بِھِمُ الْعَطَشُ وَیَلْحَقُھُمُ الْعَرَقُ فَھُمْ یَکُوْنُوْنَ فِیْ حَیْرَۃٍ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ تَعَالٰی جِبْرَئِیْلَ اِلٰی مُحَمَّدٍ صلعم فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ مَنْ اُمَّتُکَ حَتّٰی یَدْعُوْا اِلَیَّ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ کَانُوْا یَدْعُوْنَنِیْ فِی الدُّنْیَا عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَیُنَادِی الْمُحَمَّدِیَّۃُ بِھٰذَا الْاِسْمِ بِلِسَانٍ فَیَقُوْلُوْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حِیْنَئِذٍ یَقْضِیْ اللّٰہُ الْقَضَاءَ بَیْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِسَائِرِ الْاُمَمِ لَوْ لَمْ تَکُنْ ذِکْرُ الْمُحَمَّدِیَّۃِ اِلٰی بِھٰذَا الْاِسْمِ لَا تَمَّمْتُ الْقَضَاءَ عَلَیْکُمْ اَلْفَ عَامٍ ثُمَّ یَقْضِیْ اللّٰہُ بَیْنَ الْوُحُوْشِ وَالْبَھَائِمِ حَتّٰی یَقْضِیَ لِلْجَمَّاءِ مِنْ ذَوَاتِ الْقَرْنِ وَمَنْ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ تِلْکَ الْعَیْنَ مِنَ النَّارِ وَیَغْفِرُ اللّٰہُ لَہٗ وَخَلَّصَہٗ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بَکٰی بِقَدْرِ اَنْ یَبُلَّ شَعْرَۃً وَاحِدَۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ بِبَرَکَۃِ شَعْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ ثُمَّ یُنَادِی الْمُنَادِیْ نَجَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِبَرَکَۃِ شَعْرَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَاللّٰہُ یَسُوْقُ بِھٰذِہِ الْکَرَامَۃِ اور خبر مین آیا ہے کہ جب دن قیامت کا ہوگا تب ظاہر ہوگی خلق اور سخت پیاس اُنکو ہوگی اور بہت پسینا نکلے گا تب وہ متحیر ہونگے۔ بعد اُسکے بھیجے گا اللہ تعالیٰ جبرئیل کو محمد صلعم کے نزدیک اور کہے گا اے محمد صلعم کون ہے اُمت تیری جو بلاتی تھی

ہم کو دنیا میں وقت سختی کے میرا نام سے کرب پکارینگے فرقہ محمدیہ ساتھ اسی نام کے اپنی
زبان سے اور کہینگے بسم اللہ الرحمن الرحیم تب اسوقت حکم کرے گا اللہ تعالی درمیان
خلائق کے بیچ کے گا حقتعالی سب امتوں کو کہ اگر یاد نکرتا فرقہ محمدیہ تو تمام کرتے ہم تیر
حکم کو ہزار برس میں۔ بعد اس کے حکم کریگا اللہ تعالی وحشیوں اور چارپایوں اور سینگ والے
جانوروں پر۔ اور جو شخص روویگا خوف خدا سے حرام کرے گا اللہ اس کی آنکھوں پر آگ
جہنم کی اور بخشے گا اسے اور نجات دیگا اسکو نار سے اور اگر رووے گا اتنا کہ تر ہو ایک
بال آمرزش کریگا اللہ اس کی برکت سے اس ایک یا کئی پیر پکارے گا پکارنے والا نجات
پائی فلان ابن فلان نے ایک بال کی برکت سے۔ توفیق دے حق سبحانہ سب کو
اس کرامت کی ۞

الباب السابع والعشرون فی ذکر الجنان

قَالَ وَهْبٌ رَضِیَ اللہُ اِنَّ اللہَ تَعَالیٰ خَلَقَ الْجَنَّۃَ عَرْضُہَا کَعَرْضِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَطُوْلُہَا لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ اِلَّا اللہُ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَبْطُلُ الْاَرْضُوْنَ وَالسَّمٰوَاتُ
وَاَوْسَعَہَا اللہُ اِلٰی حَتّٰی یَسَعُ اَہْلَ الْجَنَّۃِ کُلُّہَا مِائَۃُ دَرَجَۃٍ وَمَا بَیْنَ دَرَجَۃٍ اِلٰی
دَرَجَۃٍ خَمْسُ مِائَۃِ عَامٍ اَنْہَارُہَا جَارِیَۃٌ وَثِمَارُہَا دَانِیَۃٌ وَفِیْہَا مَا تَشْتَہِی الْاَنْفُسُ
وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ وَفِیْہَا اَزْوَاجٌ مُطَہَّرَۃٌ مِنْ حُوْرِ الْعِیْنِ خَلَقَہُنَّ اللہُ مِنَ الْاَنْوَارِ کَاَنَّہُنَّ
الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ وَقَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَا یَنْظُرُوْنَ غَیْرَ اَزْوَاجِہِنَّ وَلَمْ یَطْمِثْہُنَّ اِنْسٌ
قَبْلَہُمْ وَلَا جَانٌّ کُلَّمَا اَصَابَہَا زَوْجُہَا وَجَدَ ہَا عَذْرَاءَ وَعَلَیْہَا سَبْعُوْنَ حُلَّۃً مُخْتَلِفَۃَ
الْاَلْوَانِ وَحُلِیُّہَا اَخَفُّ عَلٰی بَدَنِہَا مِنْ شَعْرَۃٍ وَیُرٰی مُخُّ سَاقِہَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِہَا وَعَظْمِہَا
جِلْدِہَا کَمَا یُرَی الشَّرَابُ الْاَحْمَرُ مِنَ الزُّجَاجِ الْبَیْضَاءِ وَقُرُوْنُہُنَّ مُکَلَّلَۃٌ وَمُرَصَّعَۃٌ بِالْیَاقُوْتِ

ستائیسواں باب بیان میں جنتوں کے

کہا وہب رضی نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو عرض اسکا مثل عرض آسمان اور زمین کے

اور طول اسکا سوا اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ پس جب ہوگا دن قیامت کا خراب ہو جائینگے آسمان و زمین اور بہشت دیگا اللہ تعالیٰ جنت کو یہان تک کہ سارے اہل جنت اسمین سما جائینگے۔ اس کے سو درجے ہونگے اور ہر درجہ کا فاصلہ پانسے برس کی راہ ہوگی۔ نہرین اس کی جاری اور میوے اس کے قریب اور اس مین ایسی چیزین ہین کہ چاہے دل اور لذت پائین آنکھین۔ اور اس مین حوامین پاک پیدا کیا جن کو اللہ نے نور سے گویا وہ یاقوت اور مرجان ہین اور نیچی نگاہ والیان ایسی کہ سوا شوہر کے اور کسی کی طرف نہ دیکھینگی اور بجز شوہر کے اور کوئی انکو نہ دیکھے گا اور ہاتھ نہ لگایا ہوگا ان کو قبل ان کے نہ کسی آدمی اور نہ جن نے جب قادر ہوگا انپر شوہر انکا تب پاویگا ان کو باکرہ اور ان کے بدن پر ستر لباس رنگ رنگ کے ہونگے اور زیور ان کے سب بال سے زیادہ ہلکے اور نظر آویگا اور انکے ساق کا گوشت اور ہڈی چمڑے کے اندر سے جسطرح سے نظر آتی ہے لعل شراب شفاف شیشے سے اور اعضا اور چوٹیان ان کی مرصع ہونگی یاقوتون سے

الباب الثامن والعشرون فی ذکر ابواب الجنان

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لِلْجَنَانِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الذَّهَبِ الْمُرَصَّعِ بِالْجَوَاهِرِ مَكْتُوبٌ عَلَى الْبَابِ الْاَوَّلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ بَابُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالْاَسْخِيَاءِ وَالْبَابُ الثَّانِيْ بَابُ الْمُصَلِّيْنَ بِكَمَالِ وُضُوْئِهَا وَاَرْكَانِهَا۔ وَالْبَابُ الثَّالِثُ بَابُ الْمُزَكِّيْنَ بِطِيْبِ اَنْفُسِهِمْ وَالْبَابُ الرَّابِعُ بَابُ الْاٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْبَابُ الْخَامِسُ بَابُ مَنْ كَفَّ نَفْسَهٗ عَنِ الشَّهَوَاتِ وَالتَّطَلُّمِ وَالْبَابُ السَّادِسُ بَابُ الْحُجَّاجِ وَالْمُعْتَمِرِيْنَ وَالْبَابُ السَّابِعُ بَابُ الْمُجَاهِدِيْنَ وَالْبَابُ الثَّامِنُ بَابُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَبْصَارَهُمْ عَنِ الْمَحَارِمِ وَيَعْمَلُوْنَ الْخَيْرَاتِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْجِنَانُ

ثمانیۃ احدھا دار الجنان وھی من لؤلؤ ابیض وثانیھا دار السلام وھی من یاقوت احمر وثالثھا جنۃ الماوی وھی من زبرجد اخضر ورابعھا جنۃ الخلد وھی من ذھب اصفر وخامسھا جنۃ النعیم وھی من فضۃ وسادسھا جنۃ الفردوس وھی من ذھب احمر وسابعھا جنۃ عدن وھی من درۃ بیضاء وثامنھا وھی من نفسۃ الجنۃ مشرفۃ علی الجنان کلھا ولھا بابان ومصراعان من ذھب کل مصراع ما بینہ وبین الاخر کما بین السماء والارض واما بناؤھا فلبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وملاطھا من المسک الاذفر وترابھا العنبر والزعفران وقصورھا اللؤلؤ وغرفھا الیواقیت وابوابھا الجواھر وفیھا انھار من الرحمۃ وھی تجری فی جمیع الجنان وحصاؤھا اللؤلؤ وماؤھا اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل وفیھا نھر الکوثر وھی نھر محمد اشجارھا من الدر والیواقیت وفیھا نھر الکافور وفیھا نھر التسنیم وفیھا نھر السلسبیل وفیھا نھر الرحیق المختوم ومن وراء ذلک انھار لا تحصی کثرتھا

اٹھائیسواں باب جنت کے دروں کے بیان میں

فرمایا ابن عباس رضؓ نے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں سونے کے جواہر جڑے ہوئے پہلے در پر لکھا ہوا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور وہ دروازہ انبیا و مرسلین کا ہے اور شہدا اور اسخیا کا۔ اور دوسرا دروازہ نمازیوں کا ساتھ کامل وضو اور ارکان کے اور تیسرا دروازہ زکوٰۃ دینے والوں کا ساتھ خوشدلی کے۔ اور چوتھا دروازہ معروف کے حکم کرنے والوں اور منکر سے باز رکھنے والوں کا۔ پانچواں در شہوت اور ظلم سے بچنے والوں کا چھٹا دروازہ حج اور عمرہ گذاروں کا۔ ساتواں در مجاہدوں کا۔ اور آٹھواں در مومنوں کا جنھوں نے بند کرلیں آنکھیں محارم سے اور والدین کے ساتھ نیکی اور صلہ رحم کیا۔ اور جنتیں آٹھ ہیں ایک دار الجنان اور وہ مروارید براق سے بنی ہے۔ اور دوسری

دار السلام اور وہ سرخ یاقوت سے بنی ہے تیسری جنت الماوی اور وہ سبز زمرد کی ہے
چوتھی جنۃ الخلد وہ زرد سونے کی ہے۔ اور پانچوین جنۃ النعیم اور وہ چاندی کی ہے۔
چھٹی جنتہ الفردوس وہ سرخ سونے کی ہے۔ ساتوین جنت عدن وہ سفید موتی کی ہے
آٹھوین چاندی کی جنت اور وہ سب جنتون سے قریب اور اس کے دو دروازے اور
دو کواڑ سونے کے ہین ہر ایک کواڑ مین اتنی وسعت جتنی درمیان آسمان وزمین کے ہے
اور جنت کی عمارت کا یہ حال ہے کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اور چونا مشک
خالص کا۔ اور مٹی عنبر اور زعفران کی۔ اور کوٹھے موتیون کے۔ اور غرفے یاقوتون کے۔
اور دروازے جواہر کے۔ اور اس مین نہرین رحمت کی جو بہتی ہین سب جنتون مین سنگریزے
وہان کے موتیون کے اور پانی وہان کا برف سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین اور
اس مین نہر کوثر ہے جس کو نہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ہین۔ اور درخت وہان کے موتیون
اور یاقوتون کے اور اس مین نہر کافور اور نہر تسنیم اور نہر سلسبیل اور نہر شراب کی
نہر کیا ہوئی اور سوا اسکے نہرین بے شمار ہین وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صلعم أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ وَعُرِضَ عَلَيَّ جَمِيعُ الْجَنَّاتِ فَرَأَيْتُ أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ
لَبَنٍ وَنَهْرًا مِنْ خَمْرٍ وَنَهْرًا مِنْ عَسَلٍ اور رسول محمد صلعم فرماتے ہین کہ جس رات کو ہین آسمان
پر لے گئے اور سب جنتین دکھائین تو ہمنے وہان چار نہرین دیکھین ایک پانی کی۔ دوسری
دودھ کی۔ تیسری شراب کی۔ چوتھی شہد کی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ
غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ
عَسَلٍ مُصَفًّى چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ جنت مین نہرین پانی کی ہین جو پرانا اور
گندا نہین ہوتا اور نہرین دودھ کی جس کا مزہ نہین بدلتا اور نہرین شراب کی جو پینے والون
کو مزہ دیتی ہین فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ يَا جِبْرِيلُ مِنْ أَيْنَ تَجِيءُ هٰذِهِ الْأَنْهَارُ وَأَيْنَ
تَذْهَبُ فَقَالَ جِبْرِيلُ تَذْهَبُ إِلَى حَوْضِ الْكَوْثَرِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مِنْ أَيْنَ تَجِيءُ

سَلْ مِنَ اللّٰهِ يُعَلِّمُكَ اَوْ يُرِيكَ فَلَا غَابَ نَجَاءَ مَلَكٌ فَسَلَّمَ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَغْمِضْ عَيْنَيْكَ فَغَمَضْتُ ثُمَّ قَالَ اَفْتَحْ عَيْنَيْكَ فَفَتَحْتُ فَاِذَا اَنَا عِنْدَ شَجَرَةٍ فَرَاَيْتُ قُبَّةً مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ وَلَهَا بَابَانِ مِنْ يَاقُوتٍ اَخْضَرَ وَقُفْلٌ مِنْ ذَهَبٍ اَحْمَرَ لَوْ اَنَّ جَمِيْعَ مَا فِي الدُّنْيَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وُضِعُوا عَلٰى تِلْكَ الْقُبَّةِ فَكَانُوا مِثْلَ طَائِرٍ جَالِسٍ عَلٰى جَبَلٍ اَوِ الْقُفْلِ عَلَى الْقُبَّةِ فَرَاَيْتُ هٰذِهِ الْاَنْهَارَ الْاَرْبَعَةَ تَجْرِيْ مِنْ هٰذِهِ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ قَالَ لِيَ الْمَلَكُ لِمَ لَا تَدْخُلُ فِي الْقُبَّةِ قُلْتُ كَيْفَ اَدْخُلُ وَعَلٰى بَابِهَا الْقُفْلُ قَالَ لِي اَفْتَحْ قُلْتُ كَيْفَ اَفْتَحُ قَالَ لِيْ فِيْ يَدِكَ مِفْتَاحُهُ قُلْتُ اَيْنَ مِفْتَاحُهُ قَالَ مِفْتَاحُهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْقُفْلِ قُلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفُتِحَ الْقُفْلُ فَدَخَلْتُ فِي الْقُبَّةِ فَرَاَيْتُ هٰذِهِ الْاَنْهَارَ تَجْرِيْ مِنْ اَرْبَعَةِ اَرْكَانِ الْقُبَّةِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ عَنِ الْقُبَّةِ قَالَ لِيَ الْمَلَكُ هَلْ نَظَرْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الْمَلَكُ اُنْظُرْ بَابَهَا فَلَمَّا نَظَرْتُ رَاَيْتُ مَكْتُوْبًا عَلٰى اَرْبَعَةِ اَرْكَانِ الْقُبَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَرَاَيْتُ نَهْرَ الْمَاءِ يَخْرُجُ مِنْ مِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَنَهْرَ اللَّبَنِ مِنْ هَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ وَنَهْرَ الْخَمْرِ مِنْ مِيْمِ الرَّحْمٰنِ وَنَهْرَ الْعَسَلِ مِنْ مِيْمِ الرَّحِيْمِ قُلْتُ اِنَّ اَصْلَ هٰذِهِ الْاَنْهَارِ الْاَرْبَعَةِ مِنَ التَّسْمِيَةِ پھر پوچھا ہم نے جبرئیل سے کہ اے جبرئیل یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں اور کدھر جاتی ہیں۔ تب کہا جبرئیل نے کہ جاتی ہیں حوض کوثر کی طرف اور آنے کا حال ہمکو معلوم نہیں اللہ تعالی سے پوچھیے وہ بتاویگا یا دکھاویگا آپ کو۔ پھر پکارا آپنے رب کو تب آیا ایک فرشتہ اور سلام کیا اور کہا اے محمد صلعم اپنی آنکھیں ڈھانپ لیوین تب مین نے ڈھانپ لین پھر کہا کھول دیجیے پس کھول دین پس ناگاہ ایک درخت کے نزدیک پہونچا اور اُس مین دیکھا ایک گنبد براق موتی کا اور اُس کے دو دروازے یاقوت سبز کے اور ایک قفل سرخ سونے کا اگر تمام دنیا کے جن اور انسان اُس مین رکھے جائین تو ایسا نظر آوے جیسے ایک چڑیا پہاڑ پر بیٹھی ہو پھر دیکھا اُن چار نہرونکو کہ اسی

قبے سے نکلتی ہیں - بعد اُس کے جب ارادہ وہاں سے پھرنے کا کیا تب اُس فرشتے نے کہا آپ کیوں
نہیں جاتے ہیں اندر قبے کے میں نے کہا کیونکر کھولوں کنجی کہاں کہا کنجی اُس کی آپ کے ہاتھ میں
ہے - میں بولا کہاں ہے میرے ہاتھ میں - کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اُس کی کنجی ہے - جب میں
اُس کے قریب گیا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا تب قفل کھل گیا اور میں اندر گنبد کے گھسا اور ان
دیکھا کہ یہ چار نہریں اُس گنبد کے چار رکنوں سے نکلتی ہیں - پھر جب ارادہ نکلنے کا کیا اُس گنبد
سے تب فرشتہ بولا آپ نے دیکھا کہا میں نے نعم وہ بولا اب دیکھیے دروازہ کا میں نے دیکھا
چاروں ستونوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہے پھر دیکھا کہ پانی کی نہر بسم اللہ کے میم سے
اور دودھ کی نہر بسم اللہ کی ہے ہے - اور شراب کی نہر رحمن کے میم سے - اور شہد کی نہر رحیم کے
میم سے نکلتی ہے - میں نے کہا ان چاروں نہروں کی اصل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے فقال
اللہ یا محمد من ذکرنی بهذه الاسماء من امتک وقال بقلب خالص بسم اللہ الرحمن
الرحیم سقیته من هذه الانهار الاربعة ثم یسقی یوم السبت ماءها و یوم الاحد عسلها
و یوم الاثنین لبنها و یوم الثلثاء خمرها فاذا شربوا سکروا و اذا سکروا طربوا
فاذا طربوا طاروا الف عام حتی ینتهوا علی جبل عظیم من المسک الاذفر فیخرج
السلسبیل من تحته فیشربون و ذلک یوم الاربعاء ثم یطیرون الف عام حتی ینتهوا
الی قصر منیف فیه سرر مرفوعة و اکواب موضوعة فیجلس کل واحد منهم علی سریر
فینزل علیهم شراب الزنجبیل فیشربون و ذلک یوم الخمیس ثم تمطر علیهم من
غمام ابیض الذی خلق من قبل بعثر الف عام حللا و الف عام جواهر فتعلق بکل
جوهرة حوریة ثم یطیرون الف عام حتی ینتهوا الی مقعد صدق و ذلک یوم الجمعة
فیقعدون علی مائدة الخلد فینزل علیهم الرحیق المختوم ختامها من المسک فیشربون
ثم قیل وهم الذین یعملون الصالحات و یجتنبون المعاصی پھر فرمایا اللہ
تعالی نے ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری اُمت میں سے جو شخص یاد کرے گا ہمکو ساتھ اس نام

سے اور صدق سے کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم سیراب کرونگا مین اُسے آن چار دن نہرون
سے پھر پلایا جائیگا سنیچر کے دن پانی اُس نہر کا۔ اور اتوار کو شہد اُسکا۔ اور پیر کے
دن دودھ۔ اور منگل کے روز شراب پیکر مست اور محفوظ ہونگے اور ہزار برس
تک اُڑا کرینگے آخر کو ایک مشک خالص کے پہاڑ پر پہونچینگے جس کے نیچے سے
جوے سلسبیل نکلتی ہے اور بدھ کے دن جوے سلسبیل کا پانی پی کر پھر ہزار برس تک اُڑینگے
اور ایک بلند کوٹھے پر پہونچینگے وہان اونچے اونچے تخت اور کوزے اچھے اچھے دھرے
ہوئے ہونگے پھر ہر شخص تخت پر بیٹھیگا اور جمعرات کے دن شراب زنجبیل کی پیئیگا۔ بعد
اُس کے اُس ابر سفید سے جو مخلوق ہوا ہے پہلے سے برساوے گا اُنپر دس ہزار برس تک
لباس اور ہزار برس تک جواہر اور لپٹی رہیگی ہر ایک جواہر کے ساتھ ایک حور پھر ہزار
برس اُڑکر مقصد صدق پر پہونچینگے اور وہ جمعے کا دن ہوگا تب خوان خلد پر بیٹھینگے
اور مشک سے مہر کی ہوئی شراب پئینگے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ اُن سب کے لیے ہے جنھون نے
اعمال نیک اور گناہون سے پرہیز کیا ہے قَالَ کَعْبٌ رض سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلعم عَنْ اَشْجَارِ
الْجَنَّةِ قَالَ لَا یَبْلٰی اَغْصَانُهَا وَلَا یَتَسَاقَطُ اَوْرَاقُهَا وَلَا تَفْنٰی ثِمَارُهَا وَاِنَّ اَکْبَرَ اَشْجَارِ
الْجَنَّةِ طُوْبٰی اَصْلُهَا مِنْ دُرَّةٍ بَیْضَاءَ وَوَسَطُهَا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاَغْصَانُهَا مِنْ زَبَرْجَدٍ
وَاَوْرَاقُهَا مِنْ سُنْدُسٍ وَعَلَیْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ غُصْنٍ وَکُلُّ غُصْنٍ تَلْحَقُ بِسَاقِ الْعَرْشِ
وَاَدْنٰی اَغْصَانِهَا مِثْلُ سَمَاءِ الدُّنْیَا وَلَیْسَ فِی الْجَنَّةِ غُرْفَةٌ وَلَا قُبَّةٌ وَلَا شَجَرَةٌ اِلَّا وَفِیْهَا
غُصْنٌ تَلْحَقُ بِهَا فَیُظِلُّ عَلَیْهَا وَفِیْهَا مِنَ الثِّمَارِ مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ نَظِیْرُهَا فِی الدُّنْیَا
الشَّمْسُ اَصْلُهَا فِی السَّمَاءِ وَضَوْءُهَا فِیْ کُلِّ مَکَانٍ کعب رض کہتے ہین کہ پوچھا مین نے حضرت
رسول خدا صلعم سے وصف جنت کے درختون کا تب آپ نے فرمایا کہ پرانی نہین ہوتین
اُن کی شاخین اور نہ گرتے اُن کے لیئے اور نہ تمام ہوتے اُن کے میوے۔ اور جنت کے
درختون سے بڑا درخت طوبی ہے جڑ اس کی موتی کی اور بیچ اُسکا رحمت کا اور شاخین اُس کی

زمرد کی اور پتے اُس کے سندس کے - اور اُسکی ستر ہزار شاخین ہین اور ہر ایک شاخ عرش سے ملی ہوئی اور ادنی شاخ اُسکی آسمان دنیا کے مثل ہے اور نہین ہے جنت مین کوئی غرفہ اور کوئی قبہ اور حجرہ کہ نہین ہو اُس مین شاخ اُس کی اور اُس مین میوے دلخواہ نظیر اُس کی دنیا مین آفتاب کہ جڑ اُس کی آسمان مین نور اُس کا ہر مکان مین قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اِنَّ اَشْجَارَ الْجَنَّۃِ تَکُوْنُ مِنَ الْفِضَّۃِ وَاَوْرَاقُھَا بَعْضُھَا فِضَّۃٌ بَعْضُھَا ذَھَبٌ فَاِنْ کَانَ اَصْلُ الشَّجَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ یَکُوْنُ اَغْصَانُھَا مِنَ الْفِضَّۃِ وَاِنْ کَانَ اَصْلُھَا مِنَ الْفِضَّۃِ کَانَتْ اَغْصَانُھَا مِنَ الذَّھَبِ وَشَجَرَۃُ الدُّنْیَا اَصْلُھَا فِی الْاَرْضِ وَفَرْعُھَا فِی الْھَوَاءِ لِاَنَّھَا دَارُ التَّکْلِیْفِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اَشْجَارُ الْجَنَّۃِ فَاِنَّ اَصْلُھَا فِی الْھَوَاءِ وَاَغْصَانُھَا فِی الْاَرْضِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُطُوْفُھَا دَانِیَۃٌ اَیْ ثَمَرُھَا قَرِیْبٌ وَتُرَابُ اَرْضِھَا مِسْکٌ وَعَنْبَرٌ وَکَافُوْرٌ وَاَنْھَارُھَا لَبَنٌ وَعَسَلٌ وَخَمْرٌ وَمَاءٌ وَاِذَا ھَبَّتِ الرِّیْحُ یَضْرِبُ الْوَرَقَ بَعْضُھَا بَعْضًا فَیَسْمَعُ مِنْہُ صَوْتٌ مَا سَمِعَ مِثْلَہٗ فِی الْحُسْنِ فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے کہ درخت جنت کے چاندی کے ہین - اور پتے بعض چاندی کے اور بعض سونے کے جس کی جڑ سونے کی اُس کے پتے چاندی کے - اور جس کی جڑ چاندی کی اُس کے پتے سونے کے - اور دنیا کے درختون کی جڑ زمین مین اور شاخین ہوا مین اور جنت کے درختون کی جڑ ہوا مین اور شاخین زمین مین - فرمایا ہے حق تعالی نے میوے اُس کے قریب ہین اور مٹی اُس زمین کی مشک اور عنبر اور کافور ہین اور نہرین دودھ اور شہد اور شراب اور پانی کی اور جب ہوا چلتی ہے تب پتے آپسمین لگ کر ایک آواز لطیف نکلتی ہے رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ یَخْرُجُ مِنْ اَعْلَاھَا حُلَلٌ وَمِنْ اَسْفَلِھَا الْخَیْلُ ذَاتُ الْاَجْنِحَۃِ وَسُرُوْجُھَا مُرَصَّعَۃٌ بِالدُّرِّ وَالْیَوَاقِیْتِ وَلَا یَرُوْثُ وَلَا یَبُوْلُ تَرْکَبُ عَلَیْھَا اَوْلِیَاءُ اللّٰہِ فَتَسِیْرُ بِھِمْ فِی الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَسْفَلَ مِنْھُمْ یَارَبِّ اِنَّمَا بَلَغَ عِبَادُکَ ھٰؤُلَاءِ بِھٰذِہِ الْکَرَامَۃِ

فَقَالَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَنَامُوْنَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَاَنْتُمْ تُفْطِرُوْنَ وَهُمْ يُجَاهِدُوْنَ وَاَنْتُمْ تَجْبُنُوْنَ وَهُمْ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ وَاَنْتُمْ تَبْخَلُوْنَ روایت ہے علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ درخت جنت کے نکلتے ہین اُنکے اوپر سے زیورات اور نیچے سے گھوڑے پروالے جن کی زین مرصع زمرد اور یاقوت سے اور نہ وہ لید کرتے ہین نہ پیشاب سوار ہون گے اوپر اولیاء اللہ اور اُن کو لے کر اڑتے پھرین گے جنت مین تب نیچے والے کہین گے اے رب میرے یہ بندے تیرے اس کرامت مین کیونکر پہونچے تب فرماویگا حق سبحانہ تعالی یہ نماز پڑھتے تھے اور تم سوتے تھے۔ اور یہ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے پیتے تھے۔ یہ جہاد کرتے تھے اور تم کنارہ پکڑتے تھے یہ اپنا مال خیرات کرتے تھے اور تم بخیلی کرتے تھے رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ نَظِيْرُهُ فِی الدُّنْيَا الْوَقْتُ الَّذِیْ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوْبِهَا اِلٰی اَنْ يَّدْخُلَ سَوَادُ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ اُسکے سایے مین جنتی سوار ہوکر سو برس تک سیر کرین گے۔ فرمایا اللہ تعالی نے اور سایہ ہے دراز اور نظیر اسکی دنیا مین وہ وقت ہے جو قبل طلوع آفتاب کے اور بعد غروب آفتاب کے جب تک داخل ہو سیاہی رات کی۔ فرمایا حقتعالی نے آیا نہ دیکھا تونے اپنے رب کو کہ کس طرح پھیلاتا ہے سایہ کو مراد اُس سے وقت قبل طلوع اور بعد غروب کا ہے۔ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّهُ قَالَ لَاُنَبِّئَكَ سَاعَةً هِیَ اَشْبَهُ سَاعَةِ الْجَنَّةِ وَهِیَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ظِلُّهَا قَائِمٌ وَاَحْنَاهَا بَسِيْطٌ وَبَرَكَتُهَا كَثِيْرَةٌ روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ خبر دیتا ہون مین تم کو ایک ساعت سے کہ وہ ساعت جنت سے بہت مشابہ ہے اور وہ ساعت قبل طلوع آفتاب اور بعد غروب آفتاب ہے سایہ اُس کا کھڑا اور کنارہ سایے کا پھیلتا اور برکت اُس کی کثیر ہے

الباب التاسع والعشرون فی ذکر الحور

وفی الخبر ان النبی صلعم قال خلق اللہ تعالیٰ وجوہ الحور من اربعۃ الوان اخضر وابیض واصفر واحمر وبدنہا من الزعفران والمسک والعنبر والکافور وشعرہا من القرنفل ومن اصابع رجلہا الی رکبتیہا من الزعفران الطیب ومن رکبتیہا الی یدیہا من المسک ومن بدنہا الی عنقہا من العنبر ومن عنقہا الی راسہا من الکافور ولو بزقت بزقۃ فی الدنیا لصارت مسکا وفی صدرہا مکتوب اسم زوجہا واسم من اسماء اللہ تعالیٰ ومابین منکبیہا فرسخ فی فرسخ وفی کل ید من یدیہا عشرۃ اسورۃ من ذہب وفی اصابعہا عشرۃ خاتم وفی رجلہا عشرۃ خلاخل من الجواہر واللؤلؤ

انتیسواں باب بیان میں حور کے

روایت ہے نبی صلعم سے آپ نے فرمایا کہ پیدا کیا اللہ جل شانہ نے چہرہ حور کا چار رنگ سے سبز سفید زرد سرخ اور بدن زعفران اور مشک اور عنبر اور کافور سے۔ اور بال اسکا لونگ سے۔ اور پاؤں کی انگلیوں سے زانو تک خوشبو زعفران سے اور زانو سے دونوں ہاتھ تک مشک سے۔ اور بدن سے گردن تک عنبر سے۔ اور گردن سے سر تک کافور سے اور اگر وہ ایکبار تھوکے دنیا میں تمام مشک ہوجائے۔ اور لکھا ہوا ہے اسکے سینے پر نام اسکے شوہر کا اور ایک اسم اسمار اللہ سے اور دونوں کہنیوں میں فاصلہ فرسخ کا ہے۔ اور ہر ایک ہاتھ میں دس دس کنگھے سونے کے اور ہر ایک انگلی میں دس دس انگوٹھیاں۔ اور ہر پاؤں میں دس دس پازیب جواہر اور موتیوں کی ورد عن ابن عباس رض قال رسول اللہ صلعم ان فی الجنۃ حوراء یقال لہا لعبۃ خلقہا اللہ تعالیٰ من اربعۃ اشیاء المسک والزعفران والکافور والعنبر وعجنت طینتہا بماء الحیوان وجمیع الحور لہا عشاق ولو بزقت فی البحر بزقۃ لعذب ماء البحر من ریقہا ومکتوب علی

هٰذِہٖ ھَا مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ مِثْلِیْ فَلْیَعْمَلْ بِطَاعَۃِ رَبِّیْ اور روایت ہی ابن عباس رضؓ سے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ بہشت مین حورین ہین جس کو گڑیا کہتے ہین پیدا کیا ہے اُس کو اللہ تعالےٰ نے چار چیزون سے مشک زعفران کافور عنبر۔ اور خمیر اُسکی طینت کی آب حیات سے ہے۔ اور سب حورین اُن لعبتون کی عاشق ہین۔ اور اگر تھوکے دریا مین تو سارا دریا میٹھا ہو جائے۔ اور اُس کے سینے پر لکھا ہوا ہے کہ جو شخص مجھے چاہے وہ میرے رب کی بندگی کرے۔ وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ جَنَّاتِ عَدْنٍ ثُمَّ دَعَا جِبْرَئِیْلَ وَقَالَ لَہٗ اُنْطَلِقْ فَانْظُرْ مَا خَلَقْتُ لِعِبَادِیْ وَاَوْلِیَائِیْ فَذَھَبَ جِبْرَئِیْلُ وَطَافَ عَلٰی تِلْکَ الْجِنَانِ فَاَشْرَفَتْ اِلَیْہِ جَارِیَۃٌ مِّنْ حُوْرِ الْعِیْنِ مِنْ بَعْضِ تِلْکَ الْقُصُوْرِ وَتَبَسَّمَتْ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ فَاَضَاءَتْ جَنَّاتُ عَدْنٍ مِنْ ضَوْئِھَا وَمِنْ نُوْرِ ثَنَایَاھَا فَخَرَّ جِبْرَئِیْلُ سَاجِدًا اَظَنَّ اَنَّہٗ مِنْ نُوْرِ رَبِّ الْعِزَّۃِ فَنَادَتْہُ الْجَارِیَۃُ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اِرْفَعْ رَاْسَکَ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ فَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ اَللّٰہُ سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَکِ فَقَالَتِ الْجَارِیَۃُ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَتَدْرِیْ لِمَنْ خُلِقْتُ قَالَ لَا قَالَتْ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَنِیْ لِمَنْ اٰثَرَ رِضَاءَہٗ عَلٰی ھَوَا نَفْسِہٖ اور روایت ہی ابن مسعود رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنات عدن بعد اُس کے بلایا جبرئیل کو اور فرمایا جا اور دیکھ کہ مین نے اپنے بندون کے لیے کیا پیدا کیا پس گئے جبرئیل اور اُن بہشتیون کو دیکھا پھر آئی اُس کے پاس ایک حور نوجوان اور مسکرائی تب تمام جنات عدن اُس کے دانتون کی چمک سے روشن ہو گئی پس گر پڑے جبرئیل سجدے مین اور سمجھے کہ یہ نور الٰہی ہے پھر پکارا اُسکو اُس نوجوان حور نے کہا اے امین راز الٰہی کے سر اُٹھا تب اُٹھایا اور نظر کرکے کہا پاک ہی وہ ذات جسنے پیدا کیا تجھے۔ پھر کہا اُس حور نے اے امین اللہ کے جانتے ہو مین کس کے واسطے پیدا کی گئی ہون کہا نہین کہا اُس کے لیے جس نے اپنے ہواے نفس پر اللہ کی رضامندی کو اختیار کیا۔ وَعَلٰی ھٰذَا جَاءَ فِی الْخَبَرِ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْجَنَّۃِ مَلَائِکَۃً

يَبْنُوْنَ قُصُوْرًا لَبِنَةً مِّنْ فِضَّةٍ وَّلَبِنَةً مِّنْ ذَهَبٍ نَبْنَاءُ هُمْ كَذٰلِكَ وَاِذَا كَفُّوْا عَنِ الْبِنَاءِ قَالُوْا انَّمَتْ نَفَقَتُنَا قُلْتُ مَا نَفَقَتُكُمْ قَالُوْا اِنَّ اَصْحَابَ الْقُصُوْرِ كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا كَفُّوْا عَنْ ذِكْرِهٖ كَفَفْنَا عَنْ بِنَائِهَا اور اسی پر ایک حدیث مین آیا ہی نبی صلعم سے آپ نے فرمایا کہ دیکھا مین نے جنت مین کتنے فرشتون کو کہ عمارت بناتے ہین ایک اینٹ چاندی اور ایک سونے کی۔ اور جب باز رہے بنانے سے تو کہنے لگے میر النفقہ تمام ہوا۔ مین نے پوچھا کیا ہی تمھارا نفقہ۔ کہا کہ مالک ان کوٹھون کے ذکر الٰہی کرتے ہین جب وہ باز رہتے ہین ذکر سے تب ہم بھی باز رہتے ہین بنانے سے قال النبي صلعم مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ رَمَضَانَ اِلَّا يُزَوِّجُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ خَيْمَةٍ مِّنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ فرمایا نبی صلعم نے کہ نہین ہی کوئی بندہ مومن روزہ دار رمضان کا مگر نکاح کر دیتا ہے اللہ اُس کا ایک مروارید مجوف کے خیمے مین کما قال اللّٰه تعالٰى حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ وَلِكُلِّ امْرَاَةٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ وَعَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا وَلِكُلِّ تَحْتَهَا اَلْفُ وَصِيْفَةٍ وَّفِيْ يَدِ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ وَتُعْطِيْهِمَا زَوْجَهَا هٰذَا لِكُلِّ مَنْ يَّصُوْمُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سِوٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ چنانچہ فرمایا ہے اللہ پاک نے حورین خانہ نشین ہین خیمون مین۔ اور ایک عورت کے لیے ستر تخت یاقوت سرخ کے اور ہر ایک تخت پر ستر بچھونے۔ اور ہر ایک عورت کے واسطے ہزار لونڈیان جن کے ہاتھ مین سونے کے پیالے ہین دیتی ہین وہ پیالے اُس حور کے شوہر کو۔ یہ سب عطا اور عنایت شہر رمضان کے روزہ دارون کے لیے ہی اور عمل نیک کے واسطے سوا اُسکے ہے

الباب الثلثون في ذكر اهل الجنة

فِي الْخَبَرِ اَنَّ مِنْ وَّرَاءِ الصِّرَاطِ صَحَارٰى فِيْهَا اَشْجَارٌ طَيِّبَةٌ وَتَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ عَيْنَانِ مِنْ مَّاءٍ انْفَجَرَتْ مِنَ الْجَنَّةِ اِحْدٰهُمَا عَنِ الْيَمِيْنِ وَالْاُخْرٰى عَنِ الشِّمَالِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يَجُرُّوْنَ مِنَ الصِّرَاطِ وَقَدْ قَامُوْا عَنِ الْقُبُوْرِ وَقَامُوْا فِي الْحِسَابِ وَوَقَفُوْا فِي الشَّمْسِ

وَجَاؤُا يَشْرَبُوْنَ مِنْ اِحْدَى الْعَيْنَيْنِ فَاِذَا بَلَغَ الْمَاءُ صُدُوْرَهُمْ يَزُوْلُ عَنْهَا كُلُّ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خِيَانَةٍ وَحَسَدٍ وَاِذَا بَلَغَ الْمَاءُ بُطُوْنَهُمْ يَزُوْلُ عَنْهَا كُلُّ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ قَذَرٍ وَدَمٍ وَبَوْلٍ فَيَطْهُرُوْنَ مِنْ كُلِّ ظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ ثُمَّ يَجِيْئُوْنَ فِي حَوْضٍ اٰخَرَ يَغْسِلُوْنَ فِيْهَا رُؤُسَهُمْ فَتَصِيْرُ وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتَلِيْنُ نُفُوْسُهُمْ كَالْحَرِيْرِ وَتَطِيْبُ اَجْسَادُهُمْ كَالْمِسْكِ فَيَنْتَهُوْنَ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَاِذَا بِحَلْقَةٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ فَيَضْرِبُوْنَهَا بِصَفْحَتِهِمْ فَتَخْرُجُ الْحُوْرُ فَتُعَانِقُ زَوْجَهَا فَتَقُوْلُ لَهُ اَنْتَ حَبِيْبِيْ وَاَنَا رَاضِيَةٌ عَنْكَ لَا اَسْخَطُ عَنْكَ اَبَدًا وَتُدْخِلُ بَيْتَهَا وَفِي الْبَيْتِ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا وَعَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا وَعَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ زَوْجَةً وَعَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِيْهَا مِنْ وَّرَاءِ الْجِلْدِ وَلَوْ اَنَّ شَعْرَةً مِنْ اَشْعَرِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ نِسَاءَ اَهْلِ الْاَرْضِ

تیسوان باب بیان مین اہل جنت کے

حدیث شریف مین آیا ہے کہ صراط کے پیچھے میدان ہے جس مین درخت مین تر و تازہ اور ہر درخت کے نیچے دو چشمے ہین پانی کے جو نکلے ہین جنت سے۔ ایک داہنے سے دوسرا بائین سے اور مومنین چلین گے صراط سے اور اٹھ کھڑے ہونگے قبرون سے اور ٹھہرین گے آفتاب مین پھر وہان سے آکر دو چشمون مین سے ایک چشمے کا پانی پیین گے پس جب پہونچے گا پانی اُن کے سینے تک تب جتنی خیانت اور عداوت اُن کے دلون مین ہوگی سب زائل ہوگی اور جب پیٹ تک پانی پہونچے گا تب جتنی نجاست اور خون اور پیشاب ہوگا سب دور ہو کر ظاہر و باطن اُنکا طاہر ہوگا۔ بعد اُس کے آوین گے دوسرے حوض پر اور وہان اپنے سرون کو دھوئین گے تب چہرے اُن کے مثل بدر کے اور نفس اُن کے نرم مثل حریر کے اور بدن اُن کے خوشبودار مثل مشک کے ہونگے پھر دروازے پر جنت کے آوینگے اور وہان حلقہ یاقوت سرخ کا ہوگا جب اُس کو اپنے شانے پر مارینگے

تب نکل آویگی حور اور گلے سے لگ جائیگی اور کہے گی تو میرا دوست ہے اور مین رہنی ہون تجھ سے کبھی ناخوش نہ ہونگی - یہ کہکر اپنے گھر مین لیجائیگی وہان ستر تخت ہونگے اور ہر ایک تخت پر ستر فرش اور ہر فرش پر ستر حورین اور اُن کے بدن پر ستر حلے ایسی حورین کہ اُن کی پنڈلیون کا مغز دکھائی دے چمڑے کے اندر سے اور ایک بال اُنکا زمین پر گرے تو تمام عورتین دنیا کی نورانی ہو جاوین قال النبی صلعم اَلْجَنَّةُ بَيْضَاءُ تَيْلاً لَا يَنَامُ اَهْلُهَا وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ وَلَا نَوْمَ فِيْهَا لِاَنَّ النَّوْمَ اَخُ الْمَوْتِ وَلِدَارِ الْجَنَّةِ حَوَائِطُ مُحِيْطَةٌ بِالْجِنَانِ كُلِّهَا الْاَوَّلُ مِنْ فِضَّةٍ وَالثَّانِيْ مِنْ ذَهَبٍ وَالثَّالِثُ مِنْ جَوْهَرٍ وَالرَّابِعُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَالْخَامِسُ مِنْ دُرٍّ وَالسَّادِسُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَالسَّابِعُ مِنْ نُوْرٍ يَتَلَأْلَأُ مَا بَيْنَ كُلِّ حَائِطَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَاَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ مُكَحَّلُوْنَ وَلِلرِّجَالِ شَوَارِبُ خُضْرٌ وَهُوَ اَمْلَحُ وَلَا يَكُوْنُ لِلنِّسَاءِ ذٰلِكَ لِيَمِيْزَ الرِّجَالَ مِنَ النِّسَاءِ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت چمکتی ہے اور اہل اُس کے سوتے نہین اور وہان نہ سورج ہے نہ چاند اور نہ رات دن اور نہ نیند کیونکہ نیند موت کا بھائی ہے - اور جنت مین دیوارین ہین کہ سب جنتیون کو گھیرے ہوئے ہین پہلی دیوار چاندی کی دوسری سونے کی تیسری جواہر کی چوتھی موتی کی پانچوین دُر کے چھٹی زمرد کی ساتوین چمکتے نور کی - اور ہر دیوار مین فاصلہ ہے پانسے برس کا - اور اہل جنت بے ریش ہیں سرمہ آنکھون مین اور مردون کی مونچھین سبز اور عورتون مین یہ نہ ہوگی واسطے امتیاز کے قال النبی صلعم اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَكُوْنُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يَنْقَلِبُ كُلُّ حُلَّةٍ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ سَبْعُوْنَ لَوْنًا فَيَرٰى وَجْهَهٗ فِيْ وَجْهِهَا وَصَدْرِهَا وَسَاقِهَا وَجْهَهَا فِيْ وَجْهِهٖ وَسَاقِهٖ وَصَدْرِهٖ لَا يَنْزِلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَكُوْنُ شَعْرُ الْاِبِطِ وَالْعَانَةِ اِلَّا الْحَاجِبَيْنِ وَشَعْرَ الرَّاْسِ وَالْعَيْنَيْنِ ثُمَّ يَزْدَادُوْنَ كُلَّ يَوْمٍ حُسْنًا وَجَمَالًا كَمَا يَزْدَادُوْنَ فِي الدُّنْيَا هَرَمًا وَضَعْفًا فَيُعْطَى لِلرِّجَالِ قُوَّةُ مِائَةِ رِجَالٍ فِي الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَتُجَامِعُهٗ

كَمَا يُجَامِعُ اَهْلُ الدُّنْيَا اَهْلَهٗ وَلَا جُنُبًا وَلَا كَسْلًا وَلَا مَلَالًا وَلَا مَنِيَّ فِي الْفُرُشِ
وَكُلَّ يَوْمٍ يَجِدُهَا عَذْرَاءَ اور فرمایا ہے رسول اللہ صلعم نے کہ ہر ایک جنتی کے ستر حلے ہونگے
کہ وہ ہر دم ستر رنگ بدلین گے - اور مردون کے چہرے عورتون کے چہرے اور سینے اور
ساق مین نظر آئین گے - اور چہرے عورتون کے مردون کے چہرے اور ساق اور سینے مین
اور نہ انکے تھوک نہ رینٹ اور نہ بول اور نہ بال بغل اور زہار کے ہونگے مگر دونون بھوین
اور پلکین اور بال سر کے ہونگے پھر ہر روز اُن کے حسن وجمال بڑھین گے جس طرح دنیا
مین ضعف اور پیری زیادہ ہوتی ہے - اور دیجائیگی ہر ایک مرد کو قوت سو مرد کی کھانے
اور پینے اور جماع مین اور دونون آپس مین مجامعت کرینگے جسطرح سے اہل دنیا اپنے
اہل کے ساتھ کرتے ہین لیکن نہ وہ ناپاک ہون گے نہ ملال وماندگی ہوگی اور وہ حور
ہمیشہ باکرہ رہین گی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فَاِذَا اَكَلَ وَلِيُّ اللّٰهِ مِنَ الْفَاكِهَةِ مَا شَاءَ
يَشْتَاقُ اِلَى الطَّعَامِ فَيَامُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُقَدِّمَ اِلَيْهِ الطَّعَامَ فَيَاتُوْنَ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
وَصِيْفَةٍ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ مَائِدَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَكْوَابٍ وَفِيْ كُلِّ صَحْفَةٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لَوْنٍ
مِنَ الطَّعَامِ لَمْ تَنَلْهُ النَّارُ وَلَمْ يَطْبُخْهُ الطَّبَّاخُ وَلَمْ يَبْقَ فِيْ قِدْرِ النُّحَاسِ وَغَيْرِهٖ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ قَالَ كُنْ فَكَانَ بِلَا تَعَبٍ وَلَا نَصَبٍ فَيَاكُلُ وَلِيُّ اللّٰهِ مِنْ تِلْكَ الصَّحَائِفِ مَا شَاءَ
وَزَوْجَتُهٗ مَعَهٗ فَاِذَا شَبِعَ تَنْزِلُ الطُّيُوْرُ عَلٰى مَاءٍ جَارٍ ثُمَّ اَقْبَلَ طُيُوْرٌ مِنْ طُيُوْرِ الْجَنَّةِ
عِظَمُهَا كَعِظَمِ الْبُخْتِ يَقِفُوْنَ بِجِبَاهِهِمْ عَلٰى رَاسِ وَلِيِّ اللّٰهِ وَيَقُوْلُ كُلُّ طَائِرٍ اَنَا طَائِرٌ رَعَيْتُ
كَذَا وَكَذَا وَشَرِبْتُ كَذَا مِنْ مَاءِ السَّلْسَبِيْلِ وَالْكَافُوْرِ وَاَكْوَابٍ لَهَيْاَةِ الْقَوَارِيْرِ وَاسِعَةِ
الرَّاسِ لَيْسَ لَهَا عُرُوْنَ اِلَّا مِنْ ذَهَبٍ وَدُرٍّ وَفِضَّةٍ وَيَاقُوْتٍ يُرَى الشَّرَابُ مِنْ ظَاهِرِهَا
كَمَا يُرٰى بَاطِنُهَا مِنْ صَفَاءِ الْعَقِيْقِ وَالطُّيُوْرُ قَدْ رَعَتْ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيَشْتَاقُ وَلِيُّ
اللّٰهِ اِلٰى تِلْكَ الطُّيُوْرِ فَيَامُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَقْطَعُ فَيَكُوْنُ مُسْتَوِيًا عَلٰى مَائِدَةٍ مِنْ اَيِّ لَوْنٍ
شَاءَ فَيَاكُلُ وَلِيُّ اللّٰهِ مَا شَاءَ مِنْ لُحُوْمِهَا ثُمَّ يَرْجِعُ الطَّائِرُ بِاِذْنِ اللّٰهِ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْقُصُ

ثمارها وانا من اكل منه لا ينقص شئ منه نظيره في الدنيا القرآن يتعلمه الناس ويعلمه وهو على حالته لا ينقص منه شئ ؀

فرمایا ابن عباس رضنے کہ جس وقت کوئی ولی اللہ میوہ جنت کا کھائیگا تو اُسے خواہش کھانے کی ہوگی تب حکم الٰہی سے ستر ہزار لونڈیان ستر ہزار خوان کھانے کے اُسمین سونے کی صحنکین اور کوزے پانی کی لاکر حاضر کرین گی فرمایا حق تعالی نے کھومینگی اُنکے پاس صحنکین سونے کی اور کوزے اور اُن صحنکون مین خواہش دل اور لذت چشم کے موافق چیزین ہون گی اور تم ایسی حالت سے جنت مین ہمیشہ رہوگے اور ہر ایک صحنک مین ستر ہزار رنگ کے کھانے جن کو نہ آگ پہونچی اور نہ اُنھین کسی باورچی نے پکایا اور نہ وہ بھونے گئے کسی تاب تنجہ وغیرہ کی دیگ مین صرف اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہوجائیں تیار ہوگیا بے محنت درنج کے اُسی سے زوجین ملکر حسب دلخواہ تناول کرینگے پھر جب سیر ہونگے تب اُترینگی چڑیان بہتے پانی پر اُسمین ایک چڑیا بہشت کی چڑیون سے جس کی ہڑی اونٹ کی سی ہو ولی اللہ کے سر پر پرون کو پھیلا کر کھڑی اور کہیگی مین ایسی چڑیا ہون کہ مین نے بہشت کی ایسی ایسی نعمتین کھائین ہین اور سلسبیل وکافور کا پانی پیا اور کوزے بڑے بڑے کشادہ منہ کے جن کی کلی سونے اور چاندی اور دُر ویاقوت کی جن کے باہر سے عکس شراب کا نظر آوے جسطرح اندر سے صفائی عقیق کی دکھلائی دیتی ہے نوش کیے۔ اور چڑیان چہکتی ہین باغات مین جنت کے پھر جب کوئی ولی اللہ اُس کی طرف مشتاق ہوگا تب وہ حکم الٰہی سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگی اور بھُن کر اور ایک اچھے خوانچے مین لگ کر اُسکے سامنے آوینگی وہ سیر ہوکر کھالے گا اور وہ چڑیان پھر حکم سے خدا کے جنت مین پھرنے لگین گی اور لوگ کھاتے جائین گے پر اُس کا گوشت تمام نہ ہوگا جس طرح دنیا مین قرآن شریف سیکھتے اور سکھلاتے ہین پر وہ اپنی حالت پر رہتا ہے اُس مین سے کچھ کم نہین ہوتا قال النبی صلعم ان اهل الجنة یاکلون ویشربون ویتفکهون ثم يصير

طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ كَرِيحِ الْمِسْكِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْهُ بِحُرْمَةِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فرمایا نبی صلعم نے جنتی کھانا اور میوہ کھائین گے اور پانی پئین گے پھر اُن کے طعام اور شراب سے مشک کے مانند بو باس نکلے گی۔ بارخدایا یہ سب ہم کو روزی کر اپنے رسول مقبول اور اُس کی آل پاک کی برکات سے اپنے رحم سے اے سب رحیمون مین بڑا رحیم

فہرست دقائق الحقائق کی

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ اس زمانہ خیر و برکت مین یہ رسالہ مفید ذخیرۂ احادیث نبویہ مسمی بہ دقائق الحقائق مطبع فخر المطابع لکھنؤ محلہ وکٹوریا گنج مین کمترین محمد فخر الدین مالک و مہتمم کے اہتمام سے بماہ ستمبر ۱۹۰۶ عیسوی چھپ کر ہدیہ ناظرین با تمکین ہوا